ضیاء الحدیث
جلداول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# ضیاءالحدیث

## جلداول

ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضرا ءپیپلز کالونی فیصل آباد

فون:041-8730834

| | |
|---|---|
| نام کتاب | ضیاء الحدیث (جلداول) |
| ترتیب | محمد کریم سلطانی |
| ایڈیشن | دوم ۲۰۱۰ء |
| کمپوزنگ | صبح نور کمپیوٹر |
| ناشر | مکتبہ صبح نور |
| تعداد | |
| قیمت | |

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ۝ [1]

**ترجمہ:**

جس نے اطاعت کی رسول کی تو یقیناً اس نے اطاعت کی اللہ کی۔ اور جس نے منہ پھیرا تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو ان کا پاسبان بنا کر۔

[1] سورۃ النساء۴/۸۰

قَالَ الْاِمَامُ مَالِکٌ –رَحِمَهُ اللّٰهُ :

كُلُّ اَحَدٍ يُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَيُتْرَكُ،اِلَّا صَاحِبَ هٰذَاالْقَبْرِ اَوْهٰذِهِ الرَّوْضَةِ– صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ

**ترجمہ:**

حضرت امام مالک–رضی اللہ عنہ–نے فرمایا:

ہر ایک کا قول لیا بھی جا سکتا ہے اور رد بھی کیا جا سکتا ہے سوائے اس مکین گنبد خضراء–صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کے ارشاد مبارک کے کہ اسے صرف قبول ہی کیا جائے گا۔

صلاح الامۃ ۲:/۱۸۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم
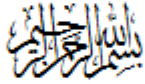
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

اے میرے مہربان اللہ!

اے رحیم وکریم اللہ!

اے ساری کائنات کو پالنے والے اللہ!

میں تیرا ایک عاجز وناتواں بندہ ہوں سر سے لیکر پاؤں تک خطاء وعصیاں میں ڈوبا ہوا ہوں ۔میرے اندر کوئی ایسی نیکی نہیں جو میں تیری بارگاہ میں پیش کرسکوں ۔میں نے سنا ہے بار بار سنا ہے کہ جب تیرا کرم ہوتا ہے، تیری رحمت ہوتی ہے تو اس کیلئے کسی کا پہلے پارساو نیک ہونا شرط نہیں، کسی کا اہل ہونا ضروری نہیں تو دیتا ہے تو بس دے دیتا ہے۔

میں عاجز وتہی دامن علم وعمل کی کوئی چیز میرے پاس نہیں مجھے نہیں معلوم کہ کب اور کیسے تیری رحمت آئی اور مجھے حدیث پاک کا شوق ومحبت دے گئی ۔اس محبت والفتِ حدیث نے احادیث مبارکہ کی کتب سے محبت پیدا کر دی ۔بس اب انہیں دیکھتے رہنا سمجھ آئے یا نہ آئے میری زندگی کا مشن ہوگیا ۔یہ محض تیری عنایت وتیری کرم نوازی ہے ۔اب جمعۃ المبارک کا بیان ہو یا کوئی اور محفل تیرے

پیارے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی احادیث مبارکہ کے بغیر کچھ اور بیان کو نے کو جی ہی نہیں چاہتا۔

بات رفتہ رفتہ یہاں تک پہنچی کہ اب اگر قلم اٹھاتا ہوں تو تیرے پیارے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی احادیث مبارکہ لکھتا ہوں بلکہ یہ شوق حدیث اس درجہ غالب ہے کہ اب جی چاہتا ہے اگر میرے بس میں ہو تو ہر شہر، ہر قریہ، ہر گلی، ہر محلّہ بلکہ ہر مکان تک تیرے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی احادیث مبارکہ پہنچادوں تا کہ لوگ براہ راست اس چشمہ علم وحکمت سے استفادہ کریں اور اپنی آخرت سنواریں۔

اے رحیم وکریم اللہ!

جو احباب تیرے اور تیرے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشادات پر عمل کرتے ہیں ان کے صدقے میری آخرت محمود کرنا، مجھے عذاب قبر سے بچالینا اور قیامت کے دن حضور ختمی مرتبت -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے دامن کرم میں چھپا دینا۔

-☆-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o [1]

**ترجمہ:**

پس (اے مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -) آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ حاکم بنائیں آپ کو ہر جھگڑے میں جو پھوٹ پڑا ان کے درمیان - پھر نہ پائیں اپنے نفسوں میں تنگی اس سے جو فیصلہ آپ نے کیا اور تسلیم کریں دل وجان سے -

-☆-

[1] سورۃ النساء آیت: ۶۵

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۔ [1]

**ترجمہ:**

اے ایمان والو! لبیک کہو اللہ اور (اس کے) رسول کی پکار پر جب وہ رسول بلائے تمہیں اس امر کی طرف جو زندہ کرتا ہے تمہیں۔

-☆-

[1] سورہ انفال: ۲۴/۹

قَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا ، لَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ، مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا ، فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

**ترجمة الحديث،**

حضور نبی کریم – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

میں تمہیں ایسی شریعت بیضا (روشن شریعت) پر چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اس کی رات اس کے دن کی طرح ہے ۔ (اس کے کسی مسئلہ میں کوئی ابہام نہیں وہ روز روشن کی طرح واضح ہے) میرے بعد اس شریعت سے وہی پھرے گا جس کے مقدر میں ہلاکت و بربادی ہے ۔

تم میں سے جو (ذرا طویل) زندگی پائے گا وہ عنقریب بہت سے اختلاف دیکھے گا ۔

پس تم پر لازم ہے جو تم میری سنت کو جانتے ہو اور میرے خلفاء رشدین مھدیین (جو رشد و ہدایت والے ہیں) کی سنت کو اس سنت (سنت نبی اور خلفاء راشدین) کو مضبوطی سے پکڑ لو ۔

–☆–

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۴۳۶۹) | جلد ۲ | صفحہ ۸۰۵ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۴۱) | جلد ۱ | صفحہ ۳۲ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۳۳۱) | جلد ۱ | صفحہ ۱۳۲ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۷۰۷۷) | جلد ۱۳ | صفحہ ۲۷۸ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۴۳) | جلد ۱ | صفحہ ۴۸ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ | رقم الحدیث (۹۳۷) | جلد ۲ | صفحہ ۶۱۰ |

قَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ زَمَانَ صَبْرٍ، لِلْمُتَمَسِّكِ فِيْهِ أَجْرُ خَمْسِيْنَ شَهِيْدًا مِنْكُمْ.

**ترجمة الحديث،**

حضور نبی کریم –صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم– نے ارشادفرمایا:

بے شک تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا اس میں میری سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے کوتم سے پچاس شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

–☆–

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ　رقم الحدیث (۴۹۴)　جلد ۱　صفحہ ۸۱۳
قال الالبانی　صحیح
صحیح الجامع والصغیر وزیادہ　رقم الحدیث (۲۲۳۴)　جلد ۱　صفحہ ۴۴۴
قال الالبانی　صحیح

قَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا

كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ .

**ترجمة الحديث،**

حضور نبی کریم –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

بے شک میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں تم ان دونوں پر عمل کرنے کے بعد گمراہ نہیں ہو سکتے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت (یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں) اور یہ میدان حشر میں حوض (کوثر) پر وارد ہونے تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔

–☆–

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ رقم الحدیث (۱۷۶۱) جلد ۴ صفحہ ۳۶۱

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۳۱۹) جلد ۱ صفحہ ۱۳۷

قَالَ النَّبِيُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

كُلُّ اُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى.

قِيْلَ : وَمَنْ اَبٰى ؟ قَالَ:

مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْاَبٰى.

## ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم – صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

میرا ہر امتی جنت میں داخل ہوگا مگر وہ جس نے انکار کر دیا۔ عرض کی گئی:

یا رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم –! انکار کرنے والا کون ہے؟

حضور – صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۷۲۸۰) | جلد۴ | صفحہ۲۲۷۴ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۴۵۱۳) | جلد۲ | صفحہ۸۳۱ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۸۷۱۳) | جلد۸ | صفحہ۴۰۱ |
| قال احمد محمد شاکر | صحیح | | |
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۱۸۲) | جلد۱ | صفحہ۸۱ |
| قال الحاکم | صحیح علی شرط الشیخین | | |
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۷۶۳۶) | جلد۷ | صفحہ۲۷۱۸ |
| قال الحاکم | صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۳۹) | جلد۱ | صفحہ۱۳۱ |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۶۷۵۷) | جلد۷ | صفحہ۳۹۴ |
| مصابیح السنۃ | رقم الحدیث (۱۰۲) | جلد۱ | صفحہ۱۵ |
| سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ | رقم الحدیث (۳۱۴) | جلد۷ | صفحہ۳۹۲ |
| فتح الباری | رقم الحدیث (۷۲۸۰) | جلد۱۳ | صفحہ۲۴۹ |

# اخلاص وللّٰہیت

## یعنی

## ہر کام اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے

## اجر و ثواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ .

اخلاص وللّٰہیت یعنی ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے

کے سلسلہ میں چند احادیث مبارکہ اور اقوال سلف صالحین پیش خدمت ہیں ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی خاطر زندگی گزارنے کی سعادت عطا فرمائے ۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ط

صلی اللّٰہ علٰی حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے حبیب حضور سید العالمین محمد رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے صدقے ایمان کی دولت سے سرفراز فرمایا۔اب ہم پر فرض ہے کہ ہم دل وجان سے اللہ اور اس کے رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے احکامات پر عمل پیرا ہوں۔ہم جو بھی کام کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اعظم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی رضا اور خوشنودی کے لئے کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص وللّٰہیت عطا فرمائے اور ہمیں خلوص کی وہ مٹھاس عطا فرمائے جو وہ اپنے مقربین کو عطا فرماتا ہے۔

اس سلسلہ میں اولین بات یہ ہے کہ ہم جو بھی نیک عمل کریں اس کے لئے سب سے پہلے اپنی نیت درست کریں۔کیونکہ نیک اعمال کی روح حسن نیت ہے اور اگر عمل صالح کی نیت اچھی نہ ہو تو وہ عمل عمل صالح کی فہرست سے خارج ہو جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں اللہ کے پیارے حبیب اور ہم سب کے آقا ومولیٰ کے ارشادات گرامی سنئے!

# اعمال صالحہ نیت صالحہ پر موقوف ہیں

عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَانَوٰی ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْاِمْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَاهَاجَرَاِلَيْهِ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۱۳۴۴) | جلد۲ | صفحہ۳۸ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| ارواء الغلیل | رقم الحدیث (۲۲) | جلد۱ | صفحہ۵۹ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۱) | جلد۱ | صفحہ۳۱ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۶۶۸۹) | جلد۴ | صفحہ۳۰۸۸ |
| مسند ابی عوانہ | رقم الحدیث (۷۴۳۸) | جلد۴ | صفحہ۳۸۸ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۹۰۷) | جلد۴ | صفحہ۱۲۴ |

## ترجمة الحديث،

امیر المومنین ابوحفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

بیشک اعمال (صالحہ) کا انحصار نیتوں پر ہے اور یقیناً ہر آدمی کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔

پس جس نے ہجرت کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی ہے۔ پس جس نے ہجرت کی دنیا کے لئے تاکہ اسے پالے، یا ہجرت کی کسی عورت کے لئے تاکہ اس سے نکاح کرے تو (سن لیجئے) ایسے آدمی کی ہجرت ادھر ہی ہوگی جدھر اس نے ہجرت کی۔

-☆-

| کتاب | رقم الحدیث | جلد | صفحہ |
|---|---|---|---|
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۴۲۲۷) | جلد۴ | صفحہ۵۲۳ |
| قال محمود محمد محمود | صحیح | | |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۵۴) | جلد۱ | صفحہ۳۰ |
| صحیح سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۳۴۰۲) | جلد۳ | صفحہ۳۷۶ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| سنن ابی داود | رقم الحدیث (۲۲۰۱) | جلد۲ | صفحہ۲۳۵ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن ابی داود | رقم الحدیث (۲۲۰۱) | جلد۲ | صفحہ۱۲ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| سنن الترمذی | رقم الحدیث (۱۶۵۳) | جلد۳ | صفحہ۲۴۳ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۱۷۱۴) | جلد۲ | صفحہ۱۳۸ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| السنن الکبری للبیہقی | رقم الحدیث (۸۱۰۸) | جلد۴ | صفحہ۳۹۶ |
| السنن الکبری للبیہقی | رقم الحدیث (۷۳۷۰) | جلد۴ | صفحہ۱۸۸ |
| السنن الکبری للبیہقی | رقم الحدیث (۸۹۹۳) | جلد۵ | صفحہ۶۰ |

ائمہ حدیث کی یہ عادت مبارکہ ہے کہ اپنی کتب احادیث کو اسی حدیث مبارکہ سے شروع کرتے ہیں ۔یہ حدیث ان کی تصانیف کی ''فاتحۃ الکتاب'' کہلاتی ہے۔

اس حدیث پاک کی اہمیت واضح ہے اسے دین اسلام کی اصل اور بنیاد کہا جاتا ہے۔

قَالَ اَبُوْدَاوُدْ:

اِنَّ ھٰذَاالْحَدِیْثَ–اِنَّمَاالْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ–نِصْفُ الْاِسْلَامِ،لِاَنَّ الدِّیْنَ اِمَّا ظَاھِرٌ وَھُوَالْعَمَلُ اَوْ بَاطِنٌ وَھُوَ النِّیَّۃُ[1]

| | | | |
|---|---|---|---|
| السنن الکبریٰ للبیہقی | رقم الحدیث(۱۳۹۰۷) | جلد۶ | صفحہ۵۳۸ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث(۳۸۸) | جلد۲ | صفحہ۱۱۳ |
| قال شعیب الارنؤوط | صحیح علی شرط مسلم | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث(۱۶۸) | جلد۱ | صفحہ۳۶ |
| قال شعیب الارنؤوط | صحیح علی شرط الشیخین | | |
| شرح مشکل الآثار | رقم الحدیث(۵۱۰۷) | جلد۱۳ | صفحہ۱۰۶ |
| صحیح ابن خزیمہ | رقم الحدیث(۱۴۲) | جلد۱ | صفحہ۷۳ |
| صحیح ابن خزیمہ | رقم الحدیث(۱۴۳) | جلد۱ | صفحہ۷۴ |
| سنن الدارقطنی | رقم الحدیث(۱۳۸) | جلد۱ | صفحہ۴۶ |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث(۱۵) | جلد۱ | صفحہ۹۳ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترہیب | رقم الحدیث(۱۰) | جلد۱ | صفحہ۱۰۷ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الارواء الغلیل | رقم الحدیث(۲۲) | جلد۱ | صفحہ۵۹ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| سنن النسائی | رقم الحدیث(۳۴۳۴) | جلد۶ | صفحہ۱۵۹ |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث(۳۴۳۷) | جلد۲ | صفحہ۳۸۰ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث(۱۶۸) | جلد۱ | صفحہ۳۳۶ |
| قال احمد محمد شاکر | صحیح | | |

[1] الوافی: ۹

## ترجمة الحدیث،

امام ابو داؤد فرماتے ہیں:

کہ حدیث انما الاعمال بالنیات۔نصف اسلام ہے کیونکہ ہمارا دین دو حصوں میں منقسم ہے۔ ظاہر یعنی عمل۔باطن یعنی نیت۔

قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَالشَّافِعِیُّ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ:

یَدْخُلُ فِی حَدِیْثِ ،اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ثُلُثُ الْعِلْمِ وَسَبَبُ ذٰلِکَ اِنَّ کَسْبَ الْعَبْدِ یَکُوْنُ بِقَلْبِهٖ وَلِسَانِهٖ وَجَوَارِحِهٖ فَالنِّیَّةُ بِالْقَلْبِ اَحَدُ الْاَقْسَامِ الثَّلَاثَةِ۔[1]

حضرت امام احمد بن حنبل اور حضرت امام شافعی رحمہا اللہ فرماتے ہیں:

حدیث ''انما الاعمال بالنیات''میں ایک تہائی علم ہے کیونکہ کسب عبد دل ،زبان اور اعضا سے ہے۔دل سے نیت کرنا تین قسموں میں سے ایک ہے۔

غور فرمایئے !بعض علماء اسے ثلث علم اور بعض اسے نصف دین سے تعبیر کرتے ہیں لیکن حقیقتاً یہ کل دین ہے کیونکہ اگر نیت میں فساد اور بگاڑ ہو تو تمام اعمال اکارت جاتے ہیں۔

اللہ کے پیارے حبیب اور ہم سب کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درج بالا ارشاد مبارک کتنا فکر انگیز ہے۔بندہ مسلم اس میں جتنا گہرا غور کرتا جائے اسی فرمان مبارک کی برکت سے اتنا ہی خلوص نصیب ہوگا۔

ذرا توجہ فرمایئے!

دو آدمی مکہ مکرمہ سے ہجرت کرتے ہیں اور دونوں مدینہ منورہ کی پاکیزہ سرزمین میں پہنچتے ہیں۔دونوں کی نیتیں مختلف ہیں ایک اللہ کے حبیب اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے اور اسی کا دوسرا ساتھی بھی اپنا گھر ،اپنا وطن چھوڑتا ہے لیکن اس کی نیت کسی عورت

[1] الوافی: ۱۰

سے شادی کرنا ہے۔

صرف نیت کی وجہ سے

پہلے کی ہجرت، ہجرت اِلَی اللّٰہ وَرَسُوْلِہٖ ہوگی۔اس کا ہر قدم نیکی اس کا ہر سانس سعادت سے لبریز ہوگا اور اس کا یہ سفر ایسا رحمتوں سے لبریز کہ رشک قدسیاں بنے گا۔

اسی کا دوسرا ساتھی وہی سفر کر رہا ہے لیکن اس کا سانس، اس کا قدم، اس کی مشقت اور اس کی روز و شب کی طویل مسافت سب اللہ کے ہاں بیکار ہے جس میں نیکی نام کی کوئی چیز نہیں۔

سبحان اللہ! حسن نیت واقعی بندہ مسلم کے نیک اعمال کو رضائے الٰہی کا زینہ بنا دیتی ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں ہر نیک کام میں نیت درست رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، خلوص وللّٰہیت کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے۔

**فَہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ :**

اس حدیث پاک میں ایک اور بات بھی واضح نظر آتی ہے جس کو سن کر ایک مسلم بھائی کی کشتِ ایمان تر و تازہ ہو جاتی ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری سے ہر نعمت مل جاتی ہے۔بلکہ نعمتیں پیدا فرمانے والا "اللہ" بھی مل جاتا ہے۔ فَہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ کے الفاظ اسی حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں۔بندہ مسلم ہجرت تو مدینہ منورہ کی طرف کرتا ہے جہاں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔لیکن حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ کہتے ہیں کہ وہ بندہ مسلم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جا رہا ہے تو بات بالکل واضح ہوگئی کہ مدینہ منورہ وہ پاک زمین ہے جہاں جلوہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے اور اسی پر نور ذات کے صدقے سے تجلی الٰہی بھی ہے۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااَللّٰہُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

حسن نیت ہی اعمال صالحہ کی روح ہے اگر یہ روح نہ ہوتو اعمال صالحہ بے جان جسم کی طرح ہونگے ۔

-☆-

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:

اِنَّ فِي الْجَسَدِ لَمُضْغَةً اِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَاوَهِيَ الْقَلْبُ.

## ترجمة الحديث،

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ارشاد فرمارہے تھے:

جسم انسانی میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہے تو تمام جسم درست ہے اگر وہ فاسد ہے تو تمام جسم فاسد ہے۔سن لیجئے! وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۲۹۷) | جلد۱ | صفحہ۵۳۲ |
| قال شعیب الارنووط | صحیح علی شرط مسلم | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۸۳۸۸) | جلد۱۴ | صفحہ۱۵۲ |
| قال حمزہ احمد الزین | صحیح | | |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۵۲) | جلد۱ | صفحہ۳۸ |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۲۵۸۵) | جلد۲ | صفحہ۵۴۲ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۱۷۳۱) | جلد۲ | صفحہ۳۳۱ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۳۹۸۴) | جلد۴ | صفحہ۳۸۸ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۵۹۹) | جلد۳ | صفحہ۱۲۰۸ |

فرمان مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وسلم- کی روشنی میں یہ بات واضح ہوئی۔جسم انسانی سے صادر ہونے والے تمام اعمال صالحہ کاانحصار دل کی نیت پر ہے۔اگر نیت درست ہےتو اعمال صالحہ بھی درست ہیں اگر دل کی نیت میں ہی فساد ہےتو وہ اعمال صالحہ جوفی نفسہ اچھے ہیں فسادنیت کےاثر سے وہ عنداللہ مردود ہو جائیں گے۔

-☆-

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَجُلٌ اُسْتُشْھِدَ ، فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَھَا ، قَالَ : فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا ؟ قَالَ : قَاتَلْتُ فِیْکَ حَتّٰی اسْتُشْھِدْتُ قَالَ:

کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُقَالَ : جَرِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ .

وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَہٗ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَھَا قَالَ : فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا ؟ قَالَ : تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُہٗ وَقَرَأْتُ فِیْکَ الْقُرْآنَ . قَالَ:

کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ :عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِیُقَالَ ھُوَ قَارِیءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ .

وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَعْطَاہُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ کُلِّہٖ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَھَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا ؟ قَالَ : مَاتَرَکْتُ مِنْ سَبِیْلٍ تُحِبُّ اَنْ یُنْفَقَ فِیْھَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِیْھَا لَکَ قَالَ:

کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ فَعَلْتَ لِیُقَالَ: ھُوَ جَوَّادٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ.

## ترجمة الحدیث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن ایک شہید کو لایا جائے گا۔اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہید ان نعمتوں کا اقرار کرے گا اللہ اس سے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کے لئے کیا کیا؟ وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتی کہ شہید ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو جھوٹ کہتا ہے تو نے بہادر کہلوانے کیلئے جنگ کی۔سو دنیا نے تجھے بہادر کہا، پھر فرشتوں کو حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۹۰۵) | جلد ۳ | صفحہ ۱۵۱۳ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۴۹۲۳) | جلد ۳ | صفحہ ۴۹۰ |
| صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ | رقم الحدیث (۲۰۱۴) | جلد ۱ | صفحہ ۴۰۴ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الجامع لشعب الایمان | رقم الحدیث (۴۳۷۸) | جلد ۴ | صفحہ ۹۱ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۸۲۶۰) | جلد ۸ | صفحہ ۲۶۲ |
| قال احمد محمد شاکر | صحیح | | |
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۲۵۲۴) | جلد ۳ | صفحہ ۹۲۸ |
| قال الحاکم | صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۲۰۳) | جلد ۱ | صفحہ ۱۴۹ |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۲۳۸۲) | جلد ۲ | صفحہ ۵۵۶ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۲۶) | جلد ۱ | صفحہ ۷۱ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۱۹۹۶) | جلد ۲ | صفحہ ۲۶۹ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۲۳۸۳) | جلد ۲ | صفحہ ۵۵۸ |
| قال الالبانی | صحیح | | |

اس کے بعد وہ آدمی لایا جائے گا۔ جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور وہ (عالم) ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ تب اللہ اس سے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا:

میں نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے تو قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں سو دنیا نے تمہیں عالم اور قاری کہا، پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

اس کے بعد ایک اور آدمی لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا وہ ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے سوال کرے گا کہ میری نعمتیں پا کر تم نے کیا کام کیے؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے تیری راہ میں تمام جگہوں پر مال خرچ کیا جہاں تجھ کو پسند تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

کہ تو جھوٹ کہتا ہے تو نے تو مال صرف اس لئے خرچ کیا تا کہ لوگ تجھے سخی کہیں اور دنیا نے تجھے سخی کہا، پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

-☆-

قیامت کے دن تین آدمیوں کو بارگاہ خداوندی میں پیش کیا جائے گا۔

(۱) مجاہد (۲) عالم (۳) سخی

مجاہد سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تمہیں یہ یہ نعمتیں دیں تو نے ان نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟

عرض کرے گا: الٰہی تیری رضا کی خاطر جہاد کیا اور تیری ہی رضا کی خاطر اپنی جان قربان کر دی۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا تو نے اس لئے جہاد کیا تھا کہ لوگ تجھے مجاہد کہیں۔ دنیا می تیرے مجاہد ہونے کا چرچا ہو چکا ہے۔ اور پھر فرشتوں سے فرمائے گا اسے منہ کے بل گھسیٹتے

ہوئے جہنم میں پھینک دو

پھر عالم سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے میری نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟ وہ عرض کرے گا الٰہی میں نے علم حاصل کیا اور تیری رضا کیلئے دوسروں کو سکھایا۔

اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا تو نے فقط اس لئے پڑھا اور پڑھایا کہ لوگ تجھے عالم کہیں۔ سو دنیا میں تجھے عالم کہا جا چکا ہے۔

پھر فرشتوں کو حکم ہوگا اسے منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں پھینک دو۔

پھر سخی سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے میری نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟ وہ عرض کرے گا الٰہی میں نے تیری رضا کیلئے خیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا یہ سب کچھ تو نے اس لئے کیا کہ لوگ تجھے سخی کہیں۔ سو دنیا میں تجھے سخی کہا جا چکا ہے۔

فرشتوں کو حکم ہوگا اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دو۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین!

اے ستار وغفار!

ہم سب مسلمانوں کو فساد نیت سے بچا۔ ہمارے اعمال کو ریا کاری اور دکھلاوے سے محفوظ فرما۔ تیری عنایت اور توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔

اے نیکیوں کی توفیق دینے والے اللہ! ہمیں اس نیکی کی توفیق عطا فرما جو تیری بارگاہ میں مقبول ومنظور ہو۔

اِنَّمَا لِاِمْرِءٍ مَا نَوٰی:

یقیناً انسان کیلئے وہی اجر ہوگا جس کی اس نے نیت کی۔

اے مسلمان بھائی!

حدیث پاک کے یہ الفاظ ہمیں جھنجوڑ رہے ہیں کہ ہم اپنی نیتیں اچھی کر لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ فقط معمولی سی بات سے ساری محنت اکارت جائے۔

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّكْمُلَ لَهُ عَمَلُهُ فَلْيُحْسِنْ نِيَّتَهُ۔[1]

جو فرزند آدم اس بات میں خوشی محسوس کرتا ہے کہ اس کا عمل مکمل ہو اسے چاہئے کہ وہ اپنی نیت اچھی کرلے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ معمولی کام کو نیت غیر معمولی بنا دیتی ہے۔

رُبَّ عَمَلٍ صَغِيْرٍ تَعَظُّمُهُ النِّيَّةُ۔[2]

کتنے ہی چھوٹے عمل ہیں کہ نیت انہیں بڑا بنا دیتی ہے۔

آپ اپنے مکان میں کھڑکی اور روشندان بناتے وقت یہ نیت کریں کہ ان کے ذریعے

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کی ایمان افروز آواز آئے گی۔

کاروبار کرتے وقت نیت کیجئے کہ تجارت کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

کپڑے پہنتے وقت نیت کیجئے کہ اس کے ذریعے دلجمعی سے اللہ کی عبادت کروں گا۔

دوپہر کو سوتے وقت نیت کیجئے کہ قیلولہ کرنا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ الغرض جو کام بھی کیجئے اس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا طلب کیجئے۔ ان شاء اللہ آپ کا ہر عمل حقیقی عمل ہوگا اور اس کا بے حساب اجر ملے گا۔

آپ اسی نقطۂ نظر پر قائم رہئے۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ کی رحمت آپ کو ان خوش قسمت اصحاب کے زمرہ میں داخل کردے۔ جن کے بارے میں اس پروردگار جل جلالہ نے ارشاد فرمایا ہے:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

(۱) جامع العلوم والحکم از ابن رجب حنبلی صفحہ ۱۶ عن بعض السلف
(۲) جامع العلوم والحکم از ابن رجب حنبلی صفحہ ۱۶ عن بعض السلف

کتنے ہی ایسے خوش قسمت افراد ہیں جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرسکتی۔

فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

ہجرت کا لغوی معنی ہے چھوڑنا

اَلْهِجْرَةُ: اَلتَّرْكُ.

اصطلاح میں اس کی تعریف یوں ہوگی۔

اَلْهِجْرَةُ: هُجْرَانُ بَلَدِ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالْاِنْتِقَالُ مِنْهُ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ.

دار الشرک والکفر کو چھوڑنا اور دار الاسلام میں منتقل ہوجانا ہجرت شرعی کہلاتا ہے۔

الشیخ ابراہیم بن مرعی بن عطیہ رحمہ اللہ خوف الفتنہ اور طلب اقامۃ الدین کا اضافہ کرتے ہیں۔ الفاظ ملاحظہ ہوں۔

مُفَارَقَةُ دَارِ الْكُفْرِ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ خَوْفَ الْفِتْنَةِ وَطَلَبَ اِقَامَةِ الدِّيْنِ. [1]

وطن، گھر، عزیز واقارب، اصحاب واحباب، مال ودولت اور جائیداد چھوڑنا کوئی معمولی عمل نہیں ہے لیکن صرف دل کی نیت سے ہی اس عمل میں بڑا فرق آجاتا ہے۔ ایک وہ آدمی جو اپنا وطن اور عزیز واقارب، اسلام اور دین سے محبت کی خاطر چھوڑتا ہے۔

دوسرا وہ آدمی جو انہی چیزوں کو کسی دنیاوی منفعت کیلئے چھوڑتا ہے ظاہر ہے ان دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

وہ فرزند آدم بڑا خوش نصیب ہے جس کے سینے میں اسلام کی تڑپ ہے وہ اس دین حنیف کی خاطر سب کچھ لٹا دیتا ہے۔ اسے نہ عز وجاہ مطلوب ہے اور نہ ہی مال ودولت، وہ فقط اسلام کی خاطر جیتا ہے اور اسلام ہی کی خاطر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کرتا ہے۔

(۱) الفتوحات الوھبیہ بشرح الاربعین حدیثا النوویہ لبرھان الدین ابراہیم الشبرخیتی صفحہ ۵۶

طُوْبٰی لَہٗ ثُمَّ طُوْبٰی لَہٗ۔

لیکن وہ انسان انسان نہیں جو دین کے لبادے میں دنیا کا طلبگار ہو۔ جبہ ودستار کے پردے میں خالص دنیا دار ہو۔ لوگ تو اس کے پاس دین سیکھنے کیلئے آئیں لیکن وہ خود سرتاپا دنیا میں غرق ہے۔

اَللّٰھُمَّ نَعُوْذُ بِکَ مِنْہُ۔

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تعلق کی نوعیت کو کوئی نہ سمجھ سکا۔ قرآن کریم میں جگہ جگہ اللہ نے اپنے نام کے ساتھ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ذکر کیا۔ چند آیات ملاحظہ ہوں۔

مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ۔

مَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خٰلِدًا فِیْھَا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

وَمَا نَقَمُوْا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ۔

بعض مقامات پر رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دے دیا۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ۔

درج ذیل آیت میں تو تعلق اپنی انوکھی شان سے نظر آتا ہے۔

وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ۔

اپنے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ضمیر واحد استعمال کی جس کا کیف اہل نظر ہی جانتے ہیں۔

حدیث پاک کے زیر نظر حصہ میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت الٰہیہ کے مطابق اللہ کا اور اپنا ذکر اکٹھا فرمایا۔

فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو تمام مسلمان اپنے اپنے وطن سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچنا شروع ہو گئے اور آقا علیہ السلام کے سحاب رحمت سے اپنی اپنی کشت ایمان کو سیراب کرنے لگے۔ اس عالم میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرمانا:

جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو یقیناً اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی ہے۔

ایمان والے پر یہ واضح کرتا ہے کہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچنا درحقیقت بارگاہ خداوندی میں پہنچنا ہے۔ اگر اللہ جل شانہ کو پانا چاہتے ہو تو درحبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو جاؤ۔ جہاں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہی توجہ مبارک سے تمہارے دل کی آنکھوں میں وہ نور پیدا ہوگا جس سے جمال الٰہی کا مشاہدہ نصیب ہوگا۔

فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا الخ

جو انسان دارالکفر کو چھوڑتا ہے حصول دنیا کیلئے یا اپنے وطن کو اس لئے خیر باد کہتا ہے کہ میں دارالہجرہ پہنچ کر فلاں عورت سے شادی کروں گا۔ ان دونوں صورتوں میں اسے ہجرت شرعی کا اجر وثواب نہ ملے گا۔

شارحین اس حدیث کے پس منظر کے طور پر ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں۔

خَطَبَ اَعْرَابِیٌّ اِمْرَأَةً یُقَالُ لَهَا اُمَّ قَیْسٍ فَاَبَتْ اَنْ تَزَوَّجَهُ حَتّٰی یُهَاجِرَ فَهَاجَرَ فَتَزَوَّجَتْهُ.

ایک اعرابی نے ایک ام قیس نامی عورت کو پیغام نکاح بھیجا اس عورت نے انکار کر دیا اور نکاح کی شرط یہ لگائی کہ وہ بھی ہجرت کر جائے۔ اس اعرابی نے بھی ہجرت کی پھر اس نے نکاح کر لیا۔

غور کیجئے! اس مہاجر ام قیس کو مہاجر الی اللہ ورسولہ کا اجر وثواب نہیں مل سکتا۔ وجہ یہی ہے کہ اسے وہ نیت نصیب نہ ہوئی جو مہاجر الی اللہ ورسولہ کو نصیب ہوتی ہے۔

**یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ اَصْلِحْ اَحْوَالَنَا وَاجْعَلْ سِرَّنَا اَحْسَنَ وَاَزْکٰی بِبَرَکَۃِ حَبِیْبِکَ الْاَتْقٰی وَنَبِیِّکَ الْاَزْکٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔**

اعمال کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اعمال حسنہ

(۲) اعمال قبیحہ

نیت کا تعلق اعمال حسنہ کے ساتھ ہے یعنی ان اعمال کے بجالاتے وقت اگر نیت اچھی ہو تو ان کے حسن کو چار چاند لگ جائیں گے اور اگر بجا آوری کے وقت نیت اچھی نہ ہوئی تو اعمال کا حسن ختم ہو جائیگا اور وہ اعمال فی نفسہ حسنہ ہونے کے باوجود اسکے حق میں غیر حسنہ ہوں گے۔

لیکن اعمال قبیحہ کسی بھی نیت کیساتھ حسنہ نہیں ہو سکتے۔ کوئی آدمی چوری کرتے وقت یہ نیت کرے کہ اس مال کو غرباء میں تقسیم کر دوں گا تو اس کی ایسی نیت چوری کو کسی بھی صورت میں اعمال محمودہ کے زمرہ میں شامل نہیں کر سکتی۔

-☆-

## فرمانبردار بندہ

وَمَا اُمِرُوا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَاءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ۔ ۱

انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کیلئے دین کے مخلص بنتے ہوئے، باطل سے منہ موڑ کر حق کی طرف مائل ہوتے ہوئے اور وہ قائم کریں صلاۃ کو اور ادا کریں زکاۃ اور یہی ملت قیمہ کا دین ہے۔

وَاَقِیْمُوا وُجُوْھَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ۔ ۲

اور ہر صلاۃ ادا کرتے وقت اپنے چہروں کا رخ قبلہ کی طرف کرلیا کرو اور اسے ہی پکارو اس کے دین کے مخلص بنتے ہوئے۔

عبادت وبندگی صرف اور صرف اللہ وحدہٗ لاشریک ہی کیلئے ہے۔

انسان کا سر بندگی صرف اللہ کی بارگاہ میں جھکتا ہے وہ کسی اور کو معبود تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں۔

(۱) البینۃ

(۲) الاعراف　　۷-۲۹

اھل ایمان اخلاص وللّٰہیت سے اس کے دین پر کاربند رہا کرتے ہیں۔اھل ایمان کا اوڑھنا بچھونا اللہ کی رضا ہوا کرتا ہے وہ اس دین کے جملہ امور رضائے الٰہی کے لیے کرتے ہیں۔

ایک مسلم کا سب کچھ اس کا دین ہی ہے اسکی عبادت اسکا کاروبار اس کے جملہ معاملات سب کے سب دین کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں وہ سر کے بالوں سے لے کر پاؤوں کے ناخنوں تک دین میں ڈوبا ہوا ہے۔اسکی دنیا دنیا نہیں بلکہ یہ بھی اس کا دین ہے کیونکہ اس کا ہر کام اللہ کی رضا کیلئے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ہے۔وہ کسی بھی لمحہ دائیں بائیں نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نظر اٹھتی ہے تو تعلیمات نبویہ علٰی صاحبھا الصلاۃ والسلام پر اور وہ اخلاص کا پیکر بن کر تمام کام کیا کرتا ہے۔وہ ایسا کیوں کرتا ہے کہ یہ اس کے خالق و مالک اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور حکم الٰہی کی اتباع ہی مومن کا طرۂ امتیاز ہے۔

**حُنفاءَ :**

حنفاء: یہ حنیف کی جمع ہے۔

الدکتور خلیل الجر لکھتے ہیں:

اَلْحنِیْف: اَلَّذِیْ یَمِیْلُ اِلَی الْحَقِّ فِی الدِّیْنِ [1]

جو دین میں حق کی طرف مائل ہو اسے حنیف کہتے ہیں۔

اھل ایمان کے دل کا میلان دین کی طرف ہوا کرتا ہے وہ اخلاص کے پیکر ہر وقت دین کی طرف جھکتے ہیں اور انہیں دینی تعلیمات وہدایات پر عمل کر کے ہی چین وسکون ملا کرتا ہے۔

-☆-

(۱) لاروس ۴۶۸

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰہِ الْحَارِثُ بْنُ اُسَیْدٍ الْمُحَاسِبِیُّ:

مَنْ صَحَّحَ بَاطِنَہٗ بِالْمُرَاقَبَۃِ وَالْاِخْلَاصِ زَیَّنَ اللّٰہُ تَعَالٰی ظَاہِرَہٗ بِالْمُجَاہَدَۃِ وَاتِّبَاعِ السُّنَّۃِ۔[۱]

حضرت ابوعبداللہ حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جس نے اپنے باطن کو مراقبہ اور اخلاص سے صحیح کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاھدہ اور اتباعِ سنت سے آراستہ کردیتا ہے۔

یہ سعید روحیں اخلاص کی اسی لیے دلدادہ ہیں کہ اس کے ثمرہ کے طور پر اللہ تعالیٰ مجاھدہ کی توفیق دیتا ہے اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے کی سعادت ارزانی فرماتا ہے۔

-☆-

(۲) الطبقات الکبریٰ للشعرانی ۱-۷۵

# قبولیتِ عمل کیلئے اخلاص شرط ہے

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَرَاَیْتَ رَجُلاً غَزَا یَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّکْرَ، مَالَهٗ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

لَاشَیْءَ لَهٗ. ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا کَانَ لَهٗ خَالِصاً وابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُهٗ.

## ترجمة الحدیث،

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۹) | جلد۱ | صفحہ۲۱ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ | رقم الحدیث (۵۲) | جلد۱ | صفحہ۸۱ |
| سنن النسائی | رقم الحدیث (۳۱۱۷) | جلد۲ | صفحہ۲۶ |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث (۳۱۴۰) | جلد۲ | صفحہ۳۸۳ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۱۰۲۶) | جلد۲ - | صفحہ۳۵۰ |

وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور! آپ کا جہاد میں شریک اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو اجر وثواب کا بھی خواستگار ہے اور ناموری کا بھی خواہش مند ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس کیلئے اللہ کی بارگاہ میں کوئی اجر وثواب نہیں۔ پھر ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کسی بھی عمل کو قبول نہیں کرتا تا وقتیکہ وہ عمل صرف اسی کیلئے ہو اور اس عمل کے ذریعے اس وحدہٗ لاشریک کی رضا کا طالب ہو۔

-☆-

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضِ صحبت سے معمور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کس درجہ دانا وبینا تھے۔ نیک اعمال کرتے ہوئے جو عوارض لاحق ہو سکتے ان سب کے بارے حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفسار کر لیا کرتے تھے۔ تا کہ دین اپنی پوری رعنائی اور آب وتاب سے تا قیامت ضیا بار رہے اور اسکی تعلیمات میں کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے۔

اس حدیث پاک میں عرض کی جاتی ہے:

یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم ایک آدمی جہاد کر رہا ہے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کیلئے بے تاب ہے۔ بلکہ جذبہ جہاد سے یوں لبریز ہے کہ دشمن کے تیر وتفنگ سے لڑ پڑا ہے۔ اس عمل سے اسکی نیت ہے کہ اس کا خالق ومالک اجر وثواب عطا فرمائے اور ساتھ ہی اس کی یہ نیت بھی ہے کہ لوگ اسے بہادر کہیں شجاعت وبہادری میں اس کا نام نمایاں ہو۔

ظاہری طور پر یہ جذبہ کس قدر اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تلواروں سے ٹکرانے اور نیزوں سے بھڑ جانے میں نیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر وثواب کا حصول ہے۔ لیکن ساتھ یہ بھی جذبہ ہے کہ لوگ اسکی تعریف وتوصیف کریں۔

اس معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نیت میں جو فساد چھپا تھا اس پر کاری ضرب لگائی اور اہل ایمان کو بتایا۔ ایسا آدمی اللہ کے ہاں کسی قسم کے اجر وثواب کا مستحق نہیں۔

کیوں؟اس لیے کہ

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَایَقْبَلُ مِنَ العَمَلِ الاَّ مَاکَانَ لَہٗ خَالِصاً وَابْتُغِیَ بِہٖ وَجْھُہٗ ۔

بے شک اللہ تعالیٰ کسی کے عمل کوقبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ عمل خالصۃً اسی کیلئے ہواوراس عمل کے ذریعے اس وحدہٗ لاشریک کی رضامطلوب ہو۔

اللہ وحدہٗ لاشریک ہے وہ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے۔اس کا کوئی مثیل وشریک نہیں اس لیے وہ عمل بھی وہی قبول کرتا ہے جس کے کرنے والے کی نیت صرف اسی وحدہٗ لاشریک کی رضاوخوشنودی ہو۔جس عمل کی نیت میں ذرہ سی بھی ملاوٹ آجائے اللہ تعالیٰ اس عمل کوقبول نہیں کرتا۔

صرف نیت کی سمت درست کرنے سے،نیت وارادہ کاقبلہ صحیح کرنے سے انسان کاعمل قبول ہوجاتا ہے۔آج ہمیں چاہیے کہ جوبھی نیک کام کرنے لگیں اس کے کرتے وقت نیت کریں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضاوخوشنودی حاصل ہو۔پھر دنیاوالوں کی تعریف وتوصیف سے بے نیاز ہوکر یوں نیک کام کیاجائے کہ اس عمل صالح کرتے وقت مخلوق کاخیال تک نہ آئے۔

جہاد جیساعمل کتنی فضیلت رکھتا ہے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کردشمن کی توپوں سے لڑا جاتا ہے۔اس کی گولیوں کاسامنا کیاجاتا ہےاس عالم میں بھی اولیت نیت کو ہے۔اگرنیت درست ہےتو یہ سب کچھ قبول ہےاوراگرنیت درست نہیں یہ سب کچھ بے کار ہے۔

-☆-

## فلاح پانے والا

عَن ابِی ذَرٍّرَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِیْماً وَلِسَانَهُ صَادِقاً وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِیْقَتَهُ مُسْتَقِیْمَةً وَجَعَلَ اُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً وَعَیْنَهُ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمْعٌ وَالْعَیْنُ مُقِرَّةٌ بِمَایُوْعِیْ الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهُ وَاعِیاً۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۱۳۰۷) | جلد ۱۵ | صفحہ ۳۸۶ |
| قال حمزہ احمد الزین | صحیح | | |
| الجامع لشعب الایمان | رقم الحدیث (۱۰۷) | جلد ۱ | صفحہ ۳۳۹ |
| قال الہیثمی | حسن | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۵۲۰۰) | جلد ۳ | صفحہ ۱۴۳۵ |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۱۴) | جلد ۱ | صفحہ ۲۳ |
| قال المحقق | حسن | | |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۳۹۱۱) | جلد ۳ | صفحہ ۳۸۸ |
| قال المحقق | حسن | | |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۴۳۶۴) | جلد ۳ | صفحہ ۵۳۰ |
| قال المحقق | حسن | | |
| مجمع الزوائد | رقم الحدیث (۱۷۷۳۱) | جلد ۱۰ | صفحہ ۳۰۱ |

## ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فلاح پا گیا وہ آدمی جس نے اپنے دل کو ایمان کیلئے اخلاص کی دولت سے مالا مال کر دیا اور اپنے دل کو (دلی بیماریوں سے) سالم اور اپنی زبان کو سچ اور اپنے نفس کو مطمئن اور اپنے اخلاق وعادات کو شریعت کے مطابق درست کر دیا گیا اور اس نے اپنے کانوں کو حق سننے والا اور آنکھوں کو حق دیکھنے والا بنا دیا۔

بہر حال کان دل تک پہنچانے کا آلہ ہے اور آنکھیں ان چیزوں کو ثابت کرتی ہیں جن کو دل یاد رکھتا ہے۔اور یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے اپنے دل کو (حق بات) یاد رکھنے والا بنا دیا۔

-☆-

عربی زبان میں کامیابی کا معنی دینے کیلئے کئی لفظ ہیں۔ان میں ایک لفظ ''فلاح'' بھی ہے یہ لفظ کسی ادھوری اور نامکمل کامیابی کے لیے نہیں بولا جاتا بلکہ اس کامیابی کیلئے استعمال ہوتا ہے جو ہمہ جہت اور مکمل ہو بلکہ پورے کلام عرب میں کامیابی کیلئے کوئی لفظ ''فلاح'' سے بڑھ کر نہیں ہے۔

اس حدیث پاک میں حضور سید العالمین معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سعید لوگوں کا ذکر کیا ہے جنکے مقدر میں کامیابی ہے۔یہ کامیابی ناتمام نہیں بلکہ کامل ومکمل ہے۔آیئے ان سعید لوگوں کی خوبیوں پر نظر ڈالیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہوں کہ اے خالق ومالک ہمیں بھی ان خوش نصیب لوگوں میں کر دے۔

مَنْ اَخْلَصَ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ:

جس آدمی نے اپنے قلب کو ایمان کیلئے ہر قسم کی آمیزش سے پاک کر دیا۔

خالص اس چیز کو کہتے ہیں جس میں کسی قسم کی ملاوٹ اور کھوٹ نہ ہو بلکہ بالکل صاف اور نتھری

ہوئی ہو۔دل کو ایمان کیلئے خالص کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ دل صرف اور صرف ایمان کیلئے ہو۔

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو بلاچوں وچرا تسلیم کرنے والا ہو۔یہ دل نفاق کے داغوں سے معرا ہو اور شک وشبہ کے اثرات سے محفوظ و مامون ہو۔

دل ان چیزوں سے بھی پاک ہو جن سے اسے بیماری لاحق ہوتی ہے۔کذب (جھوٹ) سے دل داغدار ہوتا ہے گناہ سے اس میں سیاہی آتی ہے یعنی یہ ہر قسم کے گناہانِ صغیرہ وکبیرہ سے پاک ہو۔

**جَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيماً:**

اللہ تعالیٰ جس پر مہربانی فرماتا ہے اس کے قلب کو درست کر دیتا ہے۔جس کا قلب درست ہے اس کے تمام اعضاء درست ہیں۔اگر نیت اچھی ہے،اگر نیت رضائے الٰہی ہے تو تمام اعضاء وہی کریں گے جس سے خالق ومالک راضی ہو۔

حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا ارشادگرامی ہے:

**اِنَّ فِي الْجَسَدِ لَمُضْغَةً اِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ اَلاَ وَهِيَ الْقَلْبُ.**

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۲۹۷) | جلد۱ | صفحہ۵۳۲ |
| قال شعیب الارنووط | صحیح علی شرط مسلم | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۸۲۸۸) | جلد۱۴ | صفحہ۱۵۲ |
| قال حمزہ احمد الزین | صحیح | | |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۵۲) | جلد۱ | صفحہ۲۸ |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۲۵۸۵) | جلد۲ | صفحہ۵۴۲ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۱۷۳۱) | جلد۲ | صفحہ۳۲۱ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۳۹۸۴) | جلد۴ | صفحہ۳۸۸ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۵۹۹) | جلد۳ | صفحہ۲۰۸ |

## ترجمة الحديث،

جسمِ انسانی میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہے تو تمام جسم درست ہے اگر اس میں فساد ہے تو تمام جسم فساد میں مبتلا ہے سن لیجئے وہ دل ہے۔

-☆-

اگر دل اچھا ہے تو تمام اعضاء اچھے ہیں۔یعنی اگر نیت خالص ہے اس میں کسی قسم کا فتور نہیں تو جسم کے تمام اعمال بھی ان شاء اللہ درست ہوں گے۔رضائے الٰہی کے جذبے سے سرشار مردِ مومن کی زبان سچ کی دلدادہ ہوا کرتی ہے۔زبان کسی کے خلاف طعن وتشنیع نہیں کرتی،زبان گالی گلوچ غیبت اور چغلی سے مامون ومحفوظ ہوا کرتی ہے۔

اسی طرح کان آنکھیں بھی شرعی دائرے کے اندر رہا کرتے ہیں۔کان کسی کے خلاف باتیں نہیں سنتے۔دین حق کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والے کی باتیں سننے سے کان بہرے ہوجاتے ہیں۔وہ ہمیشہ حق وسچ سنا کرتے ہیں،کلماتِ خیر کانوں سے ٹکراتے ہیں،آنکھیں اس طرف نہیں اٹھتی جہاں انہیں اٹھانے سے شریعت نے منع کردیا ہے۔یہ آنکھیں اٹھتی ہیں قرآن کریم کے نور بھرے اوراق پر اٹھتی ہیں۔

احادیث مقدسہ کی کتب کا کیف لیتی ہیں،اسلاف کے کارناموں سے بھری کتاب سے شادکام ہوتی ہیں۔والدین کی زیارت کرتی ہیں۔علماء وصلحاء کے جمال سے بہرہ ورہوتی ہیں۔

اسی طرح جس کا قلب درست ہے نیت صالح ہے اس کے ہاتھ پاؤں راہِ حق میں اٹھتے ہیں،نیکی کی طرف چلتے ہیں،اور ہر اس جگہ جانے سے اور تصرف کرنے سے رک جاتے ہیں جہاں جانے سے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمادیا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ جس کے قلب کو سلیم بنادے وہ کامیاب وکامران ہے۔

**لِسَانَہٗ صَادِقاً:**

سچائی مومن کا زیور ہے سچائی سے ہی مومن کے حسن میں تابانی ہے اسے جھوٹ سے نفرت ہے۔وہ جھوٹ سے یوں نفرت کرتا ہے جیسے انسان کریہہ المنظر بیماری سے نفرت کرتا ہے۔سچائی مومن کی پہچان اور اسکے جنتی ہونے کی سند ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ملاحظہ ہو:

**عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ:**

**عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِیْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِیْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقاً وَاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِیْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِیْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّاباً.**

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۵۷۴۳) | جلد۵ | صفحہ ۲۲۶۱ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۲۷۹۴) | جلد۴ | صفحہ ۱۹۲۳ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۶۰۷) | جلد۵ | صفحہ ۱۷۵ |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۴۳۱۹) | جلد۳ | صفحہ ۵۵۸ |
| قال المحقق: | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۲۹۳۳) | جلد۳ | صفحہ ۱۲۴ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۱۲۶۵) | جلد۱ | صفحہ ۳۳۴ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن ابی داؤد | رقم الحدیث (۴۹۸۹) | جلد۳ | صفحہ ۲۲۶ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۱۹۷۱) | جلد۲ | صفحہ ۳۶۸ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| شرح السنۃ للبغوی | رقم الحدیث (۳۵۷۴) | جلد۱۳ | صفحہ ۱۵۴ |

## ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صدق کولازم پکڑو! کیونکہ صدق "البر" کی طرف لے جاتا ہے اور "البر" جنت کی طرف لے جاتی ہے۔بندہ مومن سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کی تلاش جاری رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔

اے اہل ایمان! جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ "الفجور" کی طرف لے جاتا ہے اور "الفجور" نار(آگ) کی طرف لے جاتا ہے۔آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی تلاش میں ہی رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

-☆-

سچ کتنی بڑی دولت ہے جو سچ کا دلدادہ ہے وہ جنت کا سزاوار ہے۔یقیناً وہ آدمی فلاح پاگیا جس نے اپنی زبان کو سچا کر دیا۔

**نَفْسٌ مُطْمَئِنَّة:**

نفس کی تین قسمیں ذکر کی جاتی ہیں:

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث(۲۷۳) | جلد۱ | صفحہ۵۰۸ |
| قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث(۲۷۴) | جلد۱ | صفحہ۵۰۸ |
| قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث(۴۷۵۳) | جلد۳ | صفحہ۳۷۷ |
| قال الالبانی | متفق علیہ | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث(۳۶۳۸) | جلد۳ | صفحہ۵۴۲ |
| قال حمزہ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| السنن الکبریٰ للبیہقی | رقم الحدیث(۲۰۸۱۷) | جلد۱۰ | صفحہ۳۳۰ |

۱۔　نفسِ امارۃ:

یہ نفس برائی کا دلدادہ ہے بدی اس کی سرشت میں ہے۔ یہ ہروقت انسان کو گناہوں کی جانب راغب ہی نہیں کرتا بلکہ گناہوں کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے۔ یہ نیکی نہیں کرتا بلکہ برائی کا حکم دیتا رہتا ہے۔ جب یہ بدی کر نہ لے اسے سکون نہیں ملتا۔ العیاذ باللہ من ذالک

۲۔　نفسِ لوامۃ:

یہ نفس برائی کرنے کے بعد ملامت کرتا ہے گناہ کرنے کے بعد انسان کو شرم دلاتا ہے۔ یہ نفس غنیمت ہے کہ انسان سے اگر کوئی جرم وخطا سرزد ہوجائے تو یہ بعد میں اسے احساس دلاتا ہے کہ تو نے نافرمانی کی ہے اب اللہ الکریم کی بارگاہ میں رجوع کرلے۔

۳۔　نفسِ مطمئنہ:

یہ نفس سکون واطمینان کی دولت سے لبریز نفس ہے یہ ہمیشہ نیکی کرتا ہے نیکی سے محبت اس درجہ رکھتا ہے کہ اسے سکون ہی نیکی وبرّ میں ہے۔ یہ اوامر الٰہی کو بطریق احسن بجالاتا ہے نواھی سے اجتناب کرتا ہے۔ بلکہ نواھی کے نزدیک بھی نہیں جاتا یہ نفس ایمان کی حقیقی بہاروں سے سرفراز ہے۔ جو اہل ایمان اپنے نفس کو مطمئنہ کرلے اس جیسا سعید کون ہوسکتا ہے اور حقیقی فلاح وکامیابی اسے ہی ہے جس کا نفس مطمئنہ ہے۔ ایسے نفس مطمئنہ والے مردِ سعید کو وقت نزع پکارا جاتا ہے:

يَآيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔[1]

اے نفس مطمئنہ لوٹ جا اپنے رب کی طرف تو رب سے راضی تیرا رب تجھ سے راضی۔ (اللہ تعالیٰ حکم ارشاد فرماتا ہے) میرے بندوں میں داخل ہوجا اور میری جنت میں داخل ہوجا۔

خَلِيْقَةٌ مُّسْتَقِيْمَةٌ:

(۱) سورۃ الفجر　۲۷۔۳۰

اللہ تعالیٰ جس کے اخلاق واطوار عادات وشمائل شریعت غرّا کے مطابق کردے وہ بڑا سعید ہے ۔اصل کام شریعت مطہرہ پر کاربند رہنا ہے ۔جس کے اعمال شریعت مطہرہ کے بنائے ہوئے نشانات سے سرموانحراف نہ کریں وہ دونوں جہاں میں کامیاب وکامران ہے ۔

**جَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهٗ نَاظِرَةً :**

اللہ تعالیٰ کا جس پر کرم ہوتا ہے اس کے کان سننے والے اوراسکی آنکھیں دیکھنے والی بنادیتا ہے بعض ایسے بدنصیب بھی ہوتے ہیں جن کے کان صحیح ہونے کے باوجودنہیں سنتے ۔آنکھیں درست ہونے کے باوجودنہیں دیکھتیں یہ لوگ جہنم کا ایندھن ہوں گے کیونکہ نہ یہ حق بات سنتے ہیں اور نہ کسی کو دیکھ کرنصیحت پکڑتے ہیں ۔

ارشادربانی ملاحظہ ہو:

**وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ**۔[1]

اور ہم نے جہنم کیلئے بہت سے جن وانس پیدا کیے ہیں ان کے دل تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے سمجھتے نہیں ۔انکی آنکھیں تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے دیکھتے نہیں ۔انکے کان تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے سنتے نہیں ۔یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں اور یہی لوگ غافل ہیں ۔

جن کے دل حق بات نہ سمجھیں جن کی آنکھیں حق بات نہ دیکھیں جن کے کان حق بات نہ سنیں وہ جہنم کے سزاوار اور غضب الٰہی میں گرفتار ہیں ۔تو جن کے دل حق بات سمجھتے ہوں اور حق پر یقین کامل رکھتے ہوں جن کی آنکھیں حق بات دیکھتی ہوں اوراس پرایمان کامل ہواور جن کے کان حق

(۱) الاعراف ۱۷۹

سنتے ہوں اور یقین کی دولت سے لبریز ہوں تو ایسے سعید لوگوں کیلئے جنت ہے اللہ کی رضا کا مقام ہے اوران کے دائمی انعامات ہیں۔

اے اللہ! اہل ایمان کے کان کھول دے جس سے ہر حق بات سنتے رہیں اور اپنے ایمان کو جلا بخشتے رہیں اور انکی آنکھیں وا کردے جس سے ہر حق کو دیکھتے رہیں اور ایمان وایقان کی مزید دولت سمیٹتے رہیں۔

اَمَّا الاُذُنُ فَقَمْعٌ:

جبران مسعود لکھتے ہیں:

اَلْقَمْعُ: اٰلَةٌ مَخْرُوْطِيَّةُ الشَّكْلِ تُوْضَعُ عَلٰى فَمِ الْإِنَاءِ فَتُصَبُّ فِيْهِ السَّوَائِلُ۔[1]

قـــمــع مخروطی شکل کے اس آلہ کو کہتے ہیں جسے برتن کے منہ پر رکھا جاتا ہے تاکہ اس میں سائل چیزیں ڈالی جاسکیں۔

کان دل کیلئے ایسا آلہ ہے کہ بیرونی آوازیں اس کے ذریعے دل تک پہنچتی ہیں۔ یہ آوازیں صحیح بھی ہوتی ہیں اور غیر صحیح بھی۔ سیرت انسانی کیلئے مفید بھی ہوتی ہیں اور مضر بھی۔ تعلیمات اسلامیہ کے موافق بھی ہوتی ہیں اور مخالف بھی۔ کان صرف ایک واسطہ اور ذریعہ ہے اس سے ہر قسم کا مواد دل تک اتر جاتا ہے۔

بس جو مردمومن اپنے کان کی حفاظت کرتا ہے ایسی کوئی چیز اندر داخل نہیں ہونے دیتا جو اس کے دین وایمان کو نقصان پہنچا سکے۔ اسکے ذکر وفکر اور ذوقِ عبادت میں خلل ڈال سکے وہ یقیناً اپنے ایمان وایقان کو بچالیتا ہے اور اس کے ذکر وفکر اور ذوق عبادت میں فتور نہیں آتا۔

یہ دور خیر القرون نہیں ہے۔ زمانہ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام سے بعد نے شیطان کی دخل اندازی کو مزید سہل بنادیا ہے۔ جو اس گئے گزرے وقت میں ذرا سی بے احتیاطی برتے گا اسے کافی

(۱) الرائد لجبران مسعود　　۱۲۰۲

نقصان اٹھانا پڑے گا۔اب تو جگہ جگہ ایسی آوازیں کانوں میں پڑتی ہیں جو نعمت ایمان کو ضائع کر سکتی ہیں۔اس لیے ہمیں چاہیے کہ اپنی سماعت کی حفاظت کریں۔ہر ایک کی بات سننے سے احتراز کریں۔ صرف اسی آدمی کی باتیں سنیں جس کے دین وایمان کی دل گواہی دے رہا ہو۔

اے اللہ! اپنے فضل وکرم سے ہم سب کے ایمان ویقین کی حفاظت فرما۔آمین

بِبَرَکَةِ سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

-☆-

# حلاوۃ الایمان

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:
ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ:
اَنْ یَکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُحِبَّ الْمَرْءَ لَایُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ ، وَاَنْ یَکْرَہَ اَنْ یَعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُقْذَفَ فِی النَّارِ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۱۹۳۱) | جلد ۱۰ | صفحہ ۳۴۸ |
| قال حمزہ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۲۷۱۹) | جلد ۱۱ | صفحہ ۵ |
| قال حمزہ احمد الزین | الحدیث صحیح من طریقیہ | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۳۳۳۰) | جلد ۱۱ | صفحہ ۱۷۲ |
| قال حمزہ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| سنن الترمذی | رقم الحدیث (۲۶۲۴) | جلد ۵ | صفحہ ۱۵ |
| قال الترمذی | ھذا الحدیث حسن صحیح | | |
| سنن النسائی | رقم الحدیث (۴۹۹۷) | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۴۰۳۳) | جلد ۴ | صفحہ ۴۱۶ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |
| شرح السنۃ | رقم الحدیث (۲۱) | جلد ۱ | صفحہ ۴۸ |
| قال البغوی: | ھذا الحدیث متفق علی صحتہ | | |

## ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین چیزیں جس میں ہونگی اس نے ایمان کی حلاوت وچاشنی کو پالیا:

۱۔　اللہ اور اسکا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔

۲۔　جس بھی آدمی سے محبت کرے تو اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرے۔

۳۔　کفر میں واپس لوٹ جانا یوں ناپسند ہو جیسے آگ میں پھینکا جانا ناپسند ہے۔

-☆-

جب ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے تو عبادت الٰہی کا کیف نصیب ہوتا ہے، سر بندگی جھکا کر سبحان ربی اللہ علیٰ کہنے کا لطف آتا ہے۔ حلاوتِ ایمان کے سبب زندگی کی جملہ ساعتیں ذکر الٰہی میں بسر ہوتی ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنا طبیعت کا لازمہ بن جاتا ہے۔ حلاوتِ ایمان مقدر میں ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ پر کاربند رہنا زندگی کا حاصل ٹھہرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص وللّٰہیت کی سعادت ارزانی فرمائے اور اپنا عبد خاص بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

-☆-

# ایمان کامل

عَنْ اَبِی فِرَاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – رَجُلٌ مِنْ اَسْلَمَ – قَالَ:
نَادٰی رَجُلٌ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْاِیْمَانُ؟ قَالَ.
اَلْاِخْلَاصُ.

## ترجمة الحديث،

حضرت ابوفراس اسلمی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:
ایک آدمی نے ندا دی تو عرض کی یارسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اخلاص۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| الجامع لشعب الایمان | رقم الحدیث (۶۴۴) | جلد۹ | صفحہ ۱۷۳ |
| قال شعیب | اسنادہ مرسل | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۳) | جلد۱ | صفحہ ۵۸ |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۳) | جلد۱ | صفحہ ۱۰۴ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |

عَنْ اَبِی فِرَاسٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ ، فَنَادٰی رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! مَا الْاِسْلَامُ ؟ قَالَ :

اِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ ، قَالَ : فَمَا الْاِیْمَانُ ؟ قَالَ :

اَلْاِخْلَاصُ ، قَالَ : فَمَا الْیَقِیْنُ ؟ قَالَ :

اَلتَّصْدِیْقُ بِالْقِیَامَۃِ.

## ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابوفراس اسلمی -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جو تمہارا جی چاہتا ہے مجھ سے پوچھو۔ایک آدمی نے ندادی یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صلاۃ (نماز) قائم کرنا اور زکاۃ ادا کرنا۔

اس نے پھر عرض کیا ایمان کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اخلاص۔

اس نے پھر عرض کی یقین کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کی تصدیق کرنا۔

-☆-

اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بار بار پڑھیے بلکہ لوح دل پر لکھ لیجئے۔ ایمان اخلاص ہے اس سے بڑھ کر اخلاص کی اور کیا اہمیت ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ایمان قرار دے رہے ہیں تو گویا جس خوش نصیب کے پاس اخلاص وللّٰہیت ہے وہ ایمان کے وصف سے متصف ہے۔ اسے ایمان کے وصف سے متصف کرنے والے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

اب غور کیجئے اس آدمی پر اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم کا کیا عالم ہوگا۔ اس دنیا میں بھی عالم برزخ میں بھی اور عالم آخرت میں بھی، یہ مومن یہ صادق الایمان دونوں جہاں میں سرخرو ہے۔

-☆-

## جہاد وہی ہے جو
## کلمۃ اللہ کی بلندی کیلئے ہو

عَنْ أَبِیْ مُوْسَی عَبْدِاللّٰہِ بِنْ قَیْسٍ الأَشْعَرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

سُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلہٖ وَسَلَّمَ – عَنِ الرَّجُلِ یُقَاتِلُ شَجَاعَۃً ، وَیُقَاتِلُ حَمِیَّۃً ، وَیُقَاتِلُ رِیَاءً ، أَیُّ ذَالِکَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلہٖ وَسَلَّمَ –:

مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ هِیَ الْعُلْیَا فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ .

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۲۸۱۰) | جلد۲ | صفحہ ۸۷۰ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۱۲۳) | جلد۱ | صفحہ ۲۲ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۳۱۲۶) | جلد۲ | صفحہ ۹۶۱ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۷۴۵۸) | جلد۴ | صفحہ ۲۳۳۹ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۹۰۴) | جلد۳ | صفحہ ۱۵۱۲ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۶۲۱۷) | جلد۲ | صفحہ ۱۰۹۵ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| مشکوٰۃ المصابیح | رقم الحدیث (۳۷۳۹) | جلد۴ | صفحہ ۱۰ |

## ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

ایک آدمی جہاد میں شریک ہوا شجاعت کے جوہر دکھانے کیلئے، دوسرا اسی جہاد میں حمیت کی غرض سے شریک ہوا اور تیسرا دکھلاوے کیلئے شریک ہوا تو ان میں سے کس کے جہاد کو جہاد فی سبیل اللہ کہا جائے گا؟ اس پر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس آدمی کا جہاد جہاد فی سبیل اللہ ہوگا جو اس نیت سے جہاد میں شریک ہوا کہ کلمۃ اللہ کا بول بالا ہو اور وہ رفعت وبلندی سے ہمکنار ہو۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح سنن ابی داود | رقم الحدیث (۲۵۱۸) | جلد۲ | صفحہ۱۰۲ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن ابی داود | رقم الحدیث (۲۵۱۷) | جلد۲ | صفحہ۱۰۱ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۲۷۸۳) | جلد۳ | صفحہ۳۵۶ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث متفق علیہ | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۱۶۴۶) | جلد۲ | صفحہ۲۳۲ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث (۳۱۳۶) | جلد۲ | صفحہ۳۸۱ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۱۹۸۷) | جلد۲ | صفحہ۲۶۵ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۱۳۲۸) | جلد۲ | صفحہ۱۱۴ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۴۶۳۶) | جلد۱۰ | صفحہ۴۹۳ |
| قال شعیب الارنؤوط | حدیث صحیح علی شرط الشیخین | | |
| السنن الکبریٰ | رقم الحدیث (۴۳۳۹) | جلد۴ | صفحہ۲۸۴ |

مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۱۹۳۸۵)　جلد۱۴　صفحہ۴۹۳
قال حمزۃ احمد الزین　اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۱۹۴۳۵)　جلد۱۴　صفحہ۵۰۸
قال حمزۃ احمد الزین　اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۱۹۴۸۵)　جلد۱۴　صفحہ۵۲۳
قال حمزۃ احمد الزین　اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۱۹۵۴۱)　جلد۱۴　صفحہ۵۴۳
قال حمزۃ احمد الزین　اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۱۹۶۲۷)　جلد۱۵　صفحہ۴۱
قال حمزۃ احمد الزین　اسنادہ صحیح

# حسن نیت کے سبب
# قیام اللیل کا اجر و ثواب

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَتٰی فِرَاشَهٗ وَهُوَ یَنْوِیْ اَنْ یَقُوْمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَغَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ حَتّٰی اَصْبَحَ کُتِبَ لَهٗ مَانَوٰی وَکَانَ نَوْمُهٗ صَدَقَةً عَلَیْهِ مِنْ رَبِّهٖ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۲۵) | جلد۱ | صفحہ۲۹ |
| قال المحقق: | صحیح | | |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث (۱۷۸۶) | جلد۱ | صفحہ۵۶۷ |
| قال الالبانی | حذا حدیث صحیح | | |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث (۱۷۸۷) | جلد۱ | صفحہ۵۶۸ |
| قال الالبانی | حذا حدیث صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۱۳۴۴) | جلد۲ | صفحہ۱۴۹ |
| قال محمود محمد محمود: | الحدیث صحیح | | |
| صحیح سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۱۱۱۳) | جلد۱ | صفحہ۲۰۰ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۸۷۲) | جلد۱ | صفحہ۴۶۴ |
| قال المحقق | حذا حدیث صحیح | | |

## ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی سونے کیلئے اپنے بستر پر دراز ہوا اس کی نیت ہے کہ وہ رات کو اٹھے گا اور صلاۃ التہجد ادا کرے گا۔ تو اس پر نیند کا غلبہ ایسا ہوا کہ سوئے ہوئے صبح ہوگئی تو اس کے اعمال نامہ میں جو اس نے (صلاۃ التہجد) کی نیت کی تھی اسے لکھ دیا جائے گا۔ اور اس کا سو جانا اس کے رب کی طرف سے اس پر صدقہ ہوگا۔

-☆-

جس طرح جاگنے جاگنے میں فرق ہے اسی طرح سونے سونے میں بھی فرق ہے۔ ایک آدمی کا بیدار رہنا سراپا رحمت ہوا کرتا ہے۔ وہ بیداری میں ذکر الٰہی کرتا ہے صلاۃ ادا کرتا ہے تلاوت قرآن کریم سے شادکام ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے سانسوں کا اتار چڑھاؤ یاد الٰہی سے معمور ہوتا ہے۔ تو دوسرا آدمی بیدار ہوکر فسق وفجور میں مبتلا ہو جاتا ہے، اللہ الاکبر کی نافرمانیاں کرتا ہے۔ اسکے احکامات کا استہزا کرتا ہے۔ برائی سے صرف رغبت ہی نہیں کرتا بلکہ بدمستوں کی طرح برائیوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے۔ تو یقیناً ان دونوں آدمیوں کی بیداری، بیداری میں فرق ہے ایک کا جاگنا رضائے الٰہی کیلئے ہے تو دوسرے کا جاگنا غضب الٰہی کو دعوت دیتا ہے۔

اسی طرح سونے سونے میں فرق ہے ایک سوتا ہے تو ذکر الٰہی کرتے کرتے سوتا ہے۔ اسکی

صحیح الترغیب والترھیب　رقم الحدیث (٦٠٢)　جلد ١　صفحہ ٣١٧
قال الالبانی　ھذا حدیث حسن صحیح
ارواء الغلیل　رقم الحدیث (٤٥٤)　جلد ٢　صفحہ ٢٠٣
قال الالبانی:　صحیح
جامع الاصول　رقم الحدیث (٣١٨٦)　جلد ٥　صفحہ ٣٢٨

پلکیں جب پیوست ہوتی ہیں تو اس وقت بھی اسکے دل کے تاروں سے اللہ اللہ کا نغمہ بلند ہو رہا ہوتا ہے۔رات جب بھی وہ کروٹ بدلتا ہے زبان قلب کے ساتھ زبان قالب بھی اللہ اللہ کرتی ہے۔پھر وہ رات کے آخری حصہ میں بستر سے اٹھ کر مصلی پر جلوہ افروز ہوتا ہے۔کبھی حالت قیام میں تو کبھی حالت سجود میں کبھی دست بدعا ہو کر تو کبھی آنکھوں سے موتی گرا کر پروردگار کو یاد کرتا ہے۔

تو دوسرا آدمی حیوانوں کی طرح سوتا ہے ان دونوں کے سونے سونے میں فرق ہے۔

اگر کبھی ایسا ہو جائے کہ رات کو اٹھ اٹھ کر عبادت کرنے والا تہجد ادا کرنے والا اور سحری کی نور بھری گھڑیوں میں استغفار کرنے والا جب سونے لگے تو حسب سابق اسکی یہ نیت کہ میں رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر مناجات کا کیف لوں گا۔وقت تہجد طویل قیام وسجود سے لطف اندوز ہونگا اور دست بدعا ہو کر اللہ کا قرب حاصل کروں گا۔لیکن اتفاق سے وہ وقت سحر اٹھ نہ سکا تو اس کی یہ نیت بیکار نہ جائے گی۔اخلاص وللٰہیت سے بھرپور یہ شخص اگر سحری کو بیدار نہ ہو سکا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اسے یوں اپنی آغوش میں لیتی ہے کہ اسے صلاۃ التہجد کا پورا ثواب ملتا ہے۔استغفار و قیام کا پورا اجر ملتا ہے،اور یہ نیند بیکار نہیں گئی بلکہ یہ نیند بھی اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہے۔

-☆-

# نفس پر زیادہ شاق

# اخلاص وللہیت

قِيْلَ لِسَهْلِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ:

اَیُّ شَیْءٍ اَشَدُّ عَلَی النَّفْسِ ؟

قَالَ :اَلْاِخْلَاصِ لِاَنَّهٗ لَيْسَ فِيْهِ نَصِيْبٌ .

**ترجمہ:**

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا:

کونسی چیز نفس پر سب سے بھاری ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا:

اخلاص

کیونکہ اس میں نفس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

-☆-

# سراپا اخلاص کی زباں سے نکلی ہوئی بات دلوں پر اثر کرتی ہے

قِيْلَ لِحَمْدُوْنِ بْنِ اَحْمَدَ:

مَابَالُ كَلَامِ السَّلَفِ اَنْفَعُ مِنْ كَلَامِنَا ؟قَالَ:

لِاَنَّهُمْ تَكَلَّمُوْا لِعِزِّ الْاِسْلَامِ ،وَنَجَاةِ النُّفُوْسِ ،وَرِضَا الرَّحْمٰنِ، وَنَحْنُ نَتَكَلَّمُ لِعِزِّ النُّفُوْسِ ،وَطَلَبِ الدُّنْيَا ، وَرِضَا الْخَلْقِ .

جناب حمدون بن احمد سے کہا گیا:

کیا وجہ ہے کہ اسلاف کا کلام ہمارے کلام سے زیادہ فائدہ مند ہے؟انہوں نے فرمایا:

اسلاف کا کلام اس لئے زیادہ نفع دیتا ہے کہ وہ کلام کرتے تھے۔اسلام کی عزت کیلئے،نفوس کی نجات کیلئے اور رب رحمان جل جلالہ کی رضا کیلئے اور ہم کلام کرتے ہیں اپنے نفوس کی عزت کیلئے، دنیا کی طلب میں اور مخلوق کی رضا کیلئے۔

-☆-

## ہر وہ کام جس سے رضائے الٰہی مقصود نہ ہو وہ بے کار ہے

قَالَ الرَّبِيْعُ بْنُ خثيم :

كُلُّ مَالَا يُرَادُ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ يَضْمَحِلُّ.

**ترجمہ:**

جناب ربیع بن خثیم نے فرمایا:

ہر وہ کلام یا عمل جس سے اللہ تعالٰی کی رضا کا ارادہ نہ ہو وہ مضمحل ہو جاتا ہے۔

-☆-

## بندہ جب خلوص دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو
## اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے

قَالَ مُجَاهِدٌ:

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَقْبَلَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِقَلْبِهٖ اَقْبَلَ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلَیْهِ.

**ترجمہ:**

جناب مجاھد رحمہ اللہ نے فرمایا:

بندہ جب دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اھل ایمان کے دلوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔

-☆-

# اخلاص کے سبب ایک نیکی کا اجروثواب
# سات سو نیکی تک

عَنْ بِنْ عَبَّاس بِنْ عَبْدِ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا،عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،فِیْمَایَرْوِیْ عَنْ رَبِّہٖ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَالَ:

إِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ ، ثُمَّ بَیَّنَ ذَالِکَ فَمَنْ ھَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً.

وَإِنْ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ إِلٰی أَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَإِنْ ھَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً، وَإِنْ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ سَیِّئَۃً وَاحِدَۃً.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۶۴۹۱) | جلد۴ | صفحہ ۲۰۳۵ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۳۱) | جلد۱ | صفحہ ۱۱۸ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۱۷۹۶) | جلد۱ | صفحہ ۳۶۹ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۲۳۱۲) | جلد۲ | صفحہ ۴۶۲ |

## ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث قدسی میں بیان فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے حسنات (نیکیاں) اور سیئات (برائیاں)

لکھی ہیں پھر انہیں واضح بیان فرما دیا۔

جس نے کسی حسنہ (نیکی) کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں پوری نیکی لکھ لیتا ہے۔ اگر کسی نے حسنہ (نیکی) کا ارادہ کیا اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں دس سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے کئی گنا زیادہ لکھ لیتا ہے۔

اور جس نے کسی سیئہ (برائی) کا ارادہ کیا پھر اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنے ہاں کامل نیکی لکھ لیتا ہے۔ اور اگر کسی نے برائی کا ارادہ کر لیا اور اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ ایک برائی لکھتا ہے۔

-☆-

حسنات سے مراد وہ اعمال ہیں جن کے کرنے سے اجر و ثواب ملتا ہے اور سیئات سے مراد وہ اعمال ہیں جن کے کرنے سے انسان سزا و عذاب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۴۱) | جلد ۱ | صفحہ ۶۷ |
| قال المحقق | ھذا حدیث صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۱۷) | جلد ۱ | صفحہ ۱۱۱ |
| قال الالبانی | ھذا حدیث صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۵۱۹) | جلد ۳ | صفحہ ۱۳۵ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۸۲۸) | جلد ۳ | صفحہ ۲۵۵ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۳۴۰۲) | جلد ۳ | صفحہ ۳۴۳ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |

جومرد مومن نیکی کی نیت کرتا ہے لیکن کسی وجہ سے وہ نیکی نہیں کرسکتا اللہ تعالیٰ اس کی اس نیت کو ضائع نہیں کرتا بلکہ صرف نیکی کے ارادہ سے اسے کامل نیکی کا ثواب عطا فرماتا ہے۔اہل ایمان کیلئے اصل حسن نیت ہے۔اگر وہ نیت کی دولت سے لبریز ہے،اخلاص سے کوئی کام کرنا چاہتا ہے اگر کسی عارضہ کی وجہ سے وہ کام نہ کرسکا تو اسے زیادہ رنجیدہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ رحیم وکریم اللہ اسے اس کی اس نیت پر اسے کامل نیکی عطا فرماتا ہے۔

اگر نیت وارادہ کے بعد توفیق الٰہی یاوری کرے اور وہ نیکی کر بھی لے تو اب اللہ الکریم کے کرم پر موقوف ہے اسے چاہے تو ایک کے بدلے دس نیکیاں عطا فرمائے۔اور اگر چاہے تو اسے سات سو نیکیاں عطا فرمائے۔اور اگر وہ چاہے تو لاتعداد نیکیاں مرحمت فرمادے۔

ایک مرد مومن میں جس قدر اخلاص ہوگا جس مقدار میں للّٰہیت ہوگی اتنا ہی اجر وثواب بڑھتا چلا جائے گا۔کوئی سات سو نیکی کر کے بھی وہ اجر نہیں پاسکتا جو ایک مقرب بارگاہِ الٰہی اخلاص وللّٰہیت کا پیکر ایک نیکی کر کے پالیا کرتا ہے۔اسی حکمت کے پیش نظر علماء ربانیین فرماتے ہیں:

امت محمدیہ کے سالار اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی دیگر احباب کی ساری زندگی کی نیکیوں سے افضل وبرتر ہے۔

یہ اللہ کا فضل وکرم ہے اللہ کے فضل وکرم پر کوئی قدغن نہیں اور کرم الٰہی کو ماپنے کیلئے کوئی پیمانہ نہیں۔

اخلاص وللّٰہیت سے کیا گیا ایک عمل بسا اوقات نیکیوں کے انبار لگا دیتا ہے۔وہ اجر سات سو گنا تک نہیں بلکہ اضعاف کثیرۃ تک پہنچتا ہے۔اضعاف کثیرہ کو ایک انسان کیسے شمار کرسکتا ہے۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک بھی ملاحظہ ہو:

مَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ بَابَ نِیَّۃٍ حَسَنَۃٍ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَبْعِیْنَ بَاباً مِنَ التَّوْفِیْقِ وَمَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ بَابَ نِیَّۃٍ سَیِّئَۃٍ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَبْعِیْنَ بَاباً مِنَ الْخَذْلاَنِ مِنْ حَیْثُ لاَ یَشْعُرُ۔[1]

(1) الطبقات الکبریٰ للشعرانی ۱-۸۹

جو اہل ایمان اپنی ذات پر نیت حسنہ کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر توفیق کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔اور جو اپنی ذات پر نیت سیئہ کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ذلت و رسوائی کے ستر دروازے کھول دیتا ہے وہاں سے جہاں اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

اخلاص وللٰہیت سے نیکی کرنے والا، عمل صالح کو نیت حسنہ سے کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو یوں پاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر توفیق کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔

یعنی ایک نیک صالح عمل حسن نیت سے سرانجام دیا ہوا اللہ کے ہاں یوں قبول و منظور ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے صالح اعمال کرنے کے لیے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔پھر اسکی زندگی کے روز و شب اعمال صالح کے کرتے ہوئے گزرتے ہیں۔اور ہر عمل حسن نیت سے سرانجام پاتا ہے تو یہ سلسلہ دراز در دراز ہوتا چلا جاتا ہے۔بات پھر اس کی ظاہری زندگی تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کے دنیا سے پردہ کر جانے کے بعد اسکی اولاد اور اسکے احباب کے ہاتھوں نیک اعمال کا صدور جاری رہتا ہے۔اور ان سب کا اجر و ثواب نیت حسنہ رکھنے والے مردِ حق آگاہ کو ملتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس لطف و کرم کا عمل مشاہدہ کرنا ہو تو آج بھی وادی کشمیر کی خوبصورت مساجد انکے مناروں سے پانچوں وقت اللہ اکبر اللہ اکبر کی دلکش صدائیں۔صلاۃ ادا کرنے والے مسلمین کا اژدھام، قرآن پاک کی تعلیمات حاصل کرنے والے جوانوں کی کثیر تعداد، ہزاروں سعید افراد کے سینوں میں محفوظ قرآن کریم، یہ سب کچھ عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی چیچوی رحمۃ اللہ علیہ کی نیت حسنہ کا خوبصورت پھل ہے۔یاد رہے یہ سب کچھ عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

-☆-

## حسن نیت سے
## سخیوں کا مرتبہ پانے والا

عَنْ اَبِی کَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَثَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ کَمَثَلِ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ :

رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً وَعِلْمًا فَهُوَ یَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ فِیْ مَالِهٖ یُنْفِقُهٗ فِیْ حَقِّهٖ ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ یُؤْتِهٖ مَالاً فَهُوَ یَقُوْلُ :

لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ هٰذَا عَمِلْتُ فِیْهِ مِثْلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

فَهُمَا فِی الْاَجْرِ سَوَاءٌ ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ یُؤْتِهٖ عِلْمًا فَهُوَ یَخْبِطُ فِیْ مَالِهٖ یُنْفِقُهٗ فِیْ غَیْرِ حَقِّهٖ ، وَرَجُلٌ لَمْ یُؤْتِهِ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَا مَالًا فَهُوَ یَقُوْلُ :

لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ هٰذَا عَمِلْتُ فِیْهِ مِثْلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلّٰی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

فَهُمَا فِي الْوِزْرِ سَوَاءٌ.

## ترجمۃ الحدیث

حضرت ابو کبشہ الانماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس امت کی مثال چار آدمیوں کی مثال ہے۔

ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال وعلم عطا فرمایا وہ اپنے علم کے مطابق مال میں تصرف کرتا ہے اور مال کو اس کی حق جگہ خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے علم تو عطا فرمایا لیکن اسے مال عطا نہیں فرمایا تو وہ کہتا ہے:

اگر میرے پاس اس آدمی جیسا مال ہوتا تو میں بھی اسے وہیں خرچ کرتا جہاں یہ خرچ کر رہا

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۱۶) | جلد ۱ | صفحہ ۱۱۰ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۳۰) | جلد ۱ | صفحہ ۲۲ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| سنن الترمذی | رقم الحدیث (۲۳۲۵) | جلد ۴ | صفحہ ۵۳۴ |
| قال الترمذی | ھذا حدیث حسن صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۴۲۲۸) | جلد ۴ | صفحہ ۵۴۴ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |
| صحیح سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۳۴۲۵) | جلد ۳ | صفحہ ۳۷۶ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۷۹۵۴) | جلد ۱۴ | صفحہ ۳۱ |
| قال حمزہ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| السنن الکبریٰ للبیھقی | رقم الحدیث (۷۸۲۸) | جلد ۴ | صفحہ ۳۶۷ |
| البدایہ والنھایہ | | جلد ۵ | صفحہ ۳۳۴ |
| اتحاف السادۃ المتقین | | جلد ۸ | صفحہ ۲۱ |

ہے۔حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ دونوں آدمی اجر وثواب میں برابر ہیں۔

ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا لیکن علم عطا نہیں فرمایا وہ اپنے مال میں بے راہ چلتا ہے اور اسے ناحق خرچ کرتا ہے۔

دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے نہ علم دیا اور نہ مال وہ کہتا ہے:

اگر میرے پاس اس (بے راہ مال خرچ کرنے والے) کی مانند مال ہوتا تو میں بھی اس مال کو وہیں خرچ کرتا جہاں یہ خرچ کر رہا ہے۔حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

-☆-

ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے علم و مال دیا ہے، وہ اپنے مال کو علم کے مطابق خرچ کرتا ہے، اللہ کی رضا کے کاموں میں بھی خرچ کرتا ہے، اشاعت اسلام کیلئے اپنی دولت صرف کرتا ہے، دین حق کی سربلندی کیلئے بے دریغ مال خرچ کرتا ہے، اس کے رگ وریشہ میں اسلام کی سچی تڑپ ہے، وہ دین کا درد رکھتا ہے، اور ہر اس جگہ مال صرف کرتا ہے جہاں دین اسلام کو شوکت ملے دین حق کو تقویت ملے۔

دوسرے آدمی کو اللہ تعالیٰ نے علم تو دیا وہ دین کا مزاج شناس بھی ہے اور اسے معلوم ہے کہ کہاں کہاں مال خرچ کرنے سے اللہ الکریم راضی ہوتا ہے۔وہ اپنے اس مالدار بھائی کو دیکھتا ہے تو وہ بھی تمنا کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس بھی مال ہو اگر اللہ تعالیٰ اسے مال دے تو وہ بھی وہیں خرچ کرے گا جہاں یہ دوسرا بھائی خرچ کر رہا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ دونوں اجر وثواب میں برابر ہیں۔

پہلے کو اجر اس کے عمل کی وجہ سے ملا لیکن دوسرے کو اجر اس کے حسن نیت سے ملا۔ جو آدمی اخلاص وللٰہیت سے لبریز ہے اس کا دل اللہ کی رضا کے حصول کیلئے تڑپتا ہے۔ بلکہ اس کی رگوں کا خون طلب رضائے الٰہی کیلئے گردش کرتا ہے تو وہ آدمی مال ودولت کے نہ ہوتے ہوئے بھی کسی مالدار سے کم نہیں۔ اس کے صرف اخلاص وحسن نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے سخیوں کا مرتبہ عطا فرماتا ہے اور یہ بات ذہن نشین رہے:

اَلسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہِ

سخی اللہ کا پیارا ہوا کرتا ہے۔

یہ بھی کریم اللہ کی کرم نوازی ہے کہ ایک مال ودولت صرف کر کے راہ حق میں ثروت خرچ کر کے سخی کا درجہ پاتا ہے تو اس کا دوسرا مسلم بھائی صرف اخلاص وحسن نیت سے سخیوں کا درجہ ومرتبہ پالیتا ہے۔

ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

اس حدیث پاک میں اس کے بالکل برعکس ایک چیز اور بھی نظر آتی ہے۔

ایک آدمی کے پاس علم نہیں صرف مال ہے وہ مال کو ناحق خرچ کرتا ہے۔ باطل کی ترویج واشاعت میں لٹاتا ہے۔ ان امور میں ثروت خرچ کرتا ہے جن کے ارتکاب سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ اور وہ امور گناہوں کے زمرے میں آتے ہیں تو یقیناً ایسا آدمی عذاب وسزا کا سزاوار ہے۔

لیکن اسی کا ایک اور ساتھی اس کے پاس علم بھی نہیں اور مال بھی نہیں وہ اپنے بھائی کو روزانہ باطل میں مال خرچ کرتے دیکھتا ہے، گناہوں کے ارتکاب میں مگن دیکھتا ہے۔ اس کی تمنا اور آرزو ہے کہ اگر اسے بھی مال مل جائے تو وہ بھی وہی کام کرے گا جو اس کا یہ ساتھی کر رہا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

گناہوں میں یہ دونوں شریک ہیں۔

ایک تو گناہ کر کے غضب الٰہی کا سزاوار ہوا دوسرا گناہ کی آرزو کر کے غضب الٰہی میں گرفتار

ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے غضب سے محفوظ فرمائے اور ہماری نیتوں کو درست فرمائے۔ اخلاص وللٰہیت کی لازوال نعمت نصیب فرمائے آمین۔

بِبَرْکَةِ سَیِّدِالْاَنْبِیَاءِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

اس حدیث پاک میں غور کرنے سے ایک اور بات عیاں ہوتی ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک میں علم وہی ہے جو راہِ حق بتائے، جو انسان کو صراطِ مستقیم پر چلائے۔ دین اسلام کی بہاروں سے آشنا کرے اور تعلیمات نبویہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام سے آگاہی بخشے۔

لیکن جو علم راہ باطل پر چلائے، بے راہ روی کی ترغیب دے اور راہِ حق سے دور لے جائے وہ علم نہیں سراپا جہالت ہے۔ بیسیوں ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود ایسا علم، علم نہیں سرتاپا جہالت ہے۔

کشتِ ایمان کو تازہ کرنے کیلئے اپنے اسلاف کا ایک تذکرہ ملاحظہ کیجئے:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اکبرآباد میں مرزا محمد زاہد کے درس سے واپسی کے دوران راستہ میں ایک کوچے سے میرا گزر ہوا۔ اس وقت میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور خوب ذوق وشوق حاصل تھا:

جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است
جز سِر عشق ہر چہ بخوانی بطالت است
سعدی بشو تو لوح دل از نقشِ غیرِ حق
علمے کہ راہِ حق نماید جہالت است

اللہ تعالیٰ کے ذکر-یاد- کے علاوہ جو کچھ بھی کروگے عمر ضائع کروگے۔ عشق الٰہی کے سِرّ کے علاوہ جو کچھ بھی پڑھوگے باطل ومردود ہوگا۔

اے سعدی! اپنے دل سے غیر حق کا نقش دھو دے- مٹا دے- وہ علم جو راہِ حق نہ بتائے وہ جہالت ہے۔

چوتھا مصرع میرے ذہن سے نکل گیا۔ اس سبب سے میرے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا۔

اچانک ایک فقیر منش، دراز زلف، ملیح چہرہ، پیر مرد ظاہر ہوا اور کہا:

علمے کہ راہ حق نماید جہالت است

وہ علم جو راہ حق نہ بتائے جہالت ہے

میں نے کہا: جزاک اللہ خیر الجزاء آپ نے میرے دل سے بہت بڑی بے چینی اور اضطراب دور فرما دیا۔ پھر میں نے ان کی خدمت میں پان پیش کیا۔ مسکرائے اور فرمایا:

کیا یہ یاد دلانے کی اجرت ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں بلکہ یہ شکرانہ ہے۔ فرمایا:

میں نہیں کھاتا۔ پھر فرمایا:

مجھے جلدی جانا چاہیے۔ میں نے کہا: میں بھی چلوں گا۔ فرمایا:

میں بہت جلد جانا چاہتا ہوں۔ قدم اٹھا کر کوچہ کے آخر میں رکھا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ روح مجسم ہے میں پکار اٹھا مجھے اپنے نام سے تو آگاہ کیجئے تا کہ فاتحہ پڑھ سکوں۔ فرمایا:

سعدی یہی فقیر ہے۔[1]

-☆-

(1) انفاس العارفین ۷۸

# خفیہ طور پر کیا گیا صدقہ
# اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ –:

صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِيءُ غَضَبَ الرَّبِّ.

**ترجمة الحديث،**

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پوشیدہ صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| سلسلة الاحاديث الصحيحة | رقم الحديث (۱۹۰۸) | جلد ۴ | صفحہ ۵۳۵ |
| صحيح الجامع الصغير | رقم الحديث (۳۷۵۹) | جلد ۲ | صفحہ ۷۰۲ |
| قال الالبانی | صحیح | | |

اللہ تعالیٰ جب کسی پر اپنی رحمت کے دروازے کھولتا ہے تو اس کا میلان نیکیوں کی طرف ہو جاتا ہے اور ہر اس کام سے رغبت رکھتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔ اگر اس کے پاس مال و دولت ہو تو وہ اسے راہ خدا میں لٹانے سے دریغ نہیں کرتا۔ لیکن کبھی اس پر اخلاص کا اس درجہ غلبہ ہوتا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے اس صدقہ وخیرات کا اللہ کے علاوہ کسی کو پتہ نہ چلے اس جذبہ صادقہ کے تحت وہ صدقہ چھپ کر کرتا ہے اور اپنا نام تک ظاہر نہیں کرتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس آدمی کیلئے کتنا حوصلہ افزا ہے کہ:

چھپ کر کیا گیا صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

انسان جب معصیت کرتا ہے گناہ کی دلدل میں پھنستا جاتا ہے، صبح وشام فسق وفجور کی محفلیں گرم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ اگر کسی سے اس کا اللہ ناراض ہو جائے پھر اس کیلئے امان کی کوئی جگہ نہیں۔

اس غضب الٰہی کو ٹھنڈا کرنے کا ایک طریقہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

چھپ کر، لوگوں کی نظروں سے بچا کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا غضب الٰہی کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ جو پہلے ناراض تھا خفیہ طور پر صدقہ کرنے سے وہ راضی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سب سے بڑا عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف وکرم سے ہمیں اس عظیم دولت، نعمت رضا سے مالا مال فرمائے۔

-☆-

## سیدنا زین العابدین بن سیدنا الحسین بن سیدنا علی
## رضی اللہ عنہم

كَانَ يَحْمِلُ جِرَابَ الْخُبْزِ عَلٰى ظَهْرِهٖ بِاللَّيْلِ وَيَتَصَدَّقُ بِهٖ وَيَقُوْلُ:
اِنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ.

**ترجمة الحديث:**

حضرت سیدنا حسین بن سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ روٹیوں کا تھیلا رات کو اپنی پشت پر اٹھاتے اور اسے صدقہ کرتے اور فرماتے:
بے شک پوشیدگی سے صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نسل پاک کس درجہ طیب و طاہر ہے اہل بیت اطہار کا تعلق باللہ کتنا مضبوط ہے کہ:

حضرت سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ چھپ چھپ کر صدقہ وخیرات کرتے تھے۔ غرباء

ومساکین کو پتہ بھی نہ چلتا کہ وہ ان کی خدمت کر جاتے۔ یہ ان کے پاک باطن ہونے کی نشانی ہے اور ان کے اس جذبہ صادقہ پر دال ہے کہ انہیں رضائے الٰہی کی وافر دولت نصیب ہے۔

-☆-

## حضرت سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کی پرخلوص سخاوت و دریا دلی کا راز ان کے وصال مبارک کے بعد عیاں ہوا

قَالَ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ:

لَمَّامَاتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَغَسَلُوْا جَعَلُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلٰى آثَارِ سَوَادٍ بِظَهْرِهِ ،

فَقَالُوْا: مَاهٰذَا؟ قَالُوْا:

كَانَ يَحْمِلُ جِرَابَ الدَّقِيْقِ لَيْلًا عَلٰى ظَهْرِهِ يُعْطِيْهِ فُقَرَاءَ الْمَدِيْنَةِ .

**ترجمہ:**

جناب عمرو بن ثابت فرماتے ہیں:

حضرت علی بن الحسین یعنی حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا جب غسل دینے والوں نے آپ کو غسل دیا تو انہوں نے آپ کی پشت پر سیاہ رنگ کے نشانات دیکھے۔انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اہل خانہ نے جواب دیا:

حضرت رات کو آٹے کی بوری اٹھا کر لے جاتے اور مدینہ منورہ کے فقراء کو عطا فرماتے۔

-☆-

قَالَ شَیْبَةُ بْنُ نُعَامَةَ :

كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يَبْخَلُ ،فَلَمَّا مَاتَ وَجَدُوْهُ يَقُوْتُ مِائَةَ اَهْلِ بَيْتٍ بِالْمَدِيْنَةِ.

**ترجمہ:**

شیبہ بن نعامہ کا بیان ہے:

حضرت علی بن الحسین المعروف حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کو لوگ غیر سخی خیال کرتے تھے لیکن جب ان کا وصال ہوا تو انہیں معلوم ہوا کہ وہ مدینہ منورہ کے ایک سو گھرانوں کو غلہ پہنچایا کرتے تھے۔

-☆-

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاق:

كَانَ نَاسٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ يَعِيْشُوْنَ لَايَدْرُوْنَ مِنْ اَيْنَ كَانَ مَعَاشُهُمْ،فَلَمَّا مَاتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَقَدُوْامَا كَانُوْا يُؤْتَوْنَ بِهٖ فِي اللَّيْلِ .

**ترجمہ:**

جناب محمد بن اسحاق فرماتے ہیں:

مدینہ منورہ کے باشندے زندگی اچھے طریقے سے گزارتے تھے لیکن انہیں معلوم نہ تھا کہ ان کی روزی کہاں سے آتی ہے۔جب حضرت علی بن الحسین المعروف سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ہوا تو اس کے بعد انہیں غلہ ملنا بند ہو گیا جو رات کی تاریکی میں ان کے گھروں میں پہنچ جاتا تھا۔

-☆-

# اخلاص کا فیض عام

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

قَالَ رَجُلٌ: لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ، فَوَضَعَهَا فِیْ يَدِ سَارِقٍ، فَاَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ، فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ؟ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ، فَوَضَعَهَا فِیْ يَدِ زَانِيَةٍ، فَاَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ، فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ؟ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ، فَوَضَعَهَا فِیْ يَدِ غَنِيٍّ، فَاَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ، فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ، وَزَانِيَةٍ، وَغَنِيٍّ؟ فَاُتِیَ فَقِيْلَ لَهٗ:

اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ، فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ، وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ عَنْ زِنَاهَا، وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَعْتَبِرَ، فَيُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

## ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پہلی امتوں میں ایک آدمی نے کہا: میں اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرونگا وہ اپنے صدقے کا مال لیکر نکلا اور اس نے ایک چور کے ہاتھ پر صدقہ کا مال رکھدیا۔صبح لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ آج رات چور پر صدقہ کیا گیا۔اس صدقہ کرنے والے نے کہا:

اے اللہ! تمام خوبیاں تجھے ہی زیبا ہیں! میں نے چور پر صدقہ کردیا؟ میں پھر صدقہ کرونگا۔ وہ اپنے صدقہ کا مال لیکر نکلا اور ایک زانیہ کے ہاتھ پر رکھدیا۔صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات زانیہ پر صدقہ کیا گیا۔تو اس صدقہ کرنے والے نے کہا:

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں میں نے زانیہ پر صدقہ کردیا؟ میں پھر صدقہ کرونگا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک غنی (مالدار) کے ہاتھ پر رکھدیا۔صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات غنی پر صدقہ کیا گیا۔اس صدقہ کرنے والے نے کہا اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں کیا میں نے چور، زانیہ اور غنی پر صدقہ کردیا؟ تو اس کے پاس ایک آنے والا آیا اور کہا:

| | | | |
|---|---|---|---|
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۳۳) | جلد ۱ | صفحہ ۲۹ |
| قال المحقق: | صحیح | | |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۱۳۲۱) | جلد ۱ | صفحہ ۳۲۳ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۰۲۲) | جلد ۲ | صفحہ ۲۰۲ |
| سنن النسائی | رقم الحدیث (۲۵۱۹) | جلد ۵ | صفحہ ۵۷ |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث (۲۵۲۲) | جلد ۲ | صفحہ ۲۰۱ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| تحفۃ الاشراف | رقم الحدیث (۱۳۷۳۵) | جلد ۱۰ | صفحہ ۱۷۵ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۸۲۶۵) | جلد ۸ | صفحہ ۲۶۳ |
| الجامع لاحکام القرآن | | جلد ۸ | صفحہ ۱۷۶ |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۴۶۶۴) | جلد ۵ | صفحہ ۵۷۷ |

تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے تو نے جو چور پر صدقہ کیا شاید وہ چوری سے رک جائے۔ تو نے جو زانیہ پر صدقہ کیا ہوسکتا ہے وہ زنا سے باز آجائے۔ اور تو نے جو غنی کو صدقہ کیا ہے ہوسکتا ہے وہ تیرے اس عمل سے عبرت پکڑے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو مال دیا ہے اس سے صدقہ کرنے لگے۔

-☆-

اخلاص وللّٰہیت سے کیا جانے والا کوئی بھی عمل بے کار نہیں جاتا۔ زیر نظر حدیث پاک میں غور کیجئے۔ سابقہ امتوں میں ایک آدمی اخلاص سے لبریز ہو کر صدقہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے صدقے کو قبول و منظور فرما لیتا ہے تو اس خیر الامم کا کوئی فرد اگر صدقہ کرے گا تو یقیناً اس کا صدقہ قبول منظور ہو گا۔ وہ عمل جس میں نام و نمود نہ ہو وہ اللہ ذوالجلال والاکرام کو بڑا محبوب ہوا کرتا ہے۔ عمل بے ریا ہی آخرت کیلئے ذخیرہ ہوا کرتا ہے اور یہی عمل رفع درجات کا ذریعہ بنتا ہے۔

اخلاص وللّٰہیت کا فیضان ملاحظہ ہو۔ غلطی سے چور پر صدقہ کر دیا گیا، زانیہ کو صدقہ دے دیا گیا اور مالدار کے ہاتھ میں صدقہ تھما دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پیکر اخلاص کا یہ صدقہ اس طرح قبول فرمایا کہ ایک ہستی کو اس صدقہ کرنے والے کے پاس بھیجا۔

یہ کون ہوسکتا ہے؟ ہوسکتا ہے کہ کوئی فرشتہ ہو یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ جس نبی کی امت ہو اس نبی علیہ السلام پر وحی آئی ہو اور اللہ کے نبی نے کسی کو حکم الٰہی دے کر اس کے پاس بھیجا ہو۔

یہ آنے والا آیا اور اسے صدقہ کی قبولیت کی بشارت دے گیا۔

صحیح مسلم میں صراحت یہ الفاظ مذکور ہیں

اَمَّا صَدَقَتُکَ فَقَدْ قُبِلَت۔

تیرا صدقہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہو گیا ہے۔

وہ صدقہ دینے والا دل برداشتہ ہو رہا تھا اس کا صدقہ کبھی چور کے ہاتھ، کبھی بدکار عورت کے ہاتھ اور کبھی مالدار کے ہاتھ میں لیکن پھر بھی وہ ہمت نہیں ہارتا بلکہ ہر مرتبہ حمد و ثنا اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے۔

اپنے صدقہ کو اچھے لفظوں سے یاد نہیں کرتا کیونکہ اس کا یہ عمل ریا کاری کے داغوں سے مُعَرّا تھا اور اس کا اجر وثواب صرف اللہ وحدہٗ لاشریک سے لینا چاہتا تھا۔

اخلاص سے لبریز اس صدقہ کی قبولیت اس طرح ہوئی کہ جس چور کو صدقہ ملا اللہ تعالیٰ نے اسے مزید چوری کے جرائم سے روک دیا توفیق الٰہی سے وہ اس جرم سے باز آ گیا۔ بدکارہ کو اللہ تعالیٰ نے بدکاری سے روک لیا۔ اور جس غنی کے ہاتھ میں صدقہ کا مال گیا اللہ تعالیٰ نے اس غنی پر اپنی توفیق کے دروازے کھول دیے اور اس نے اپنے مال سے راہ حق میں صدقہ خیرات کرنا شروع کر دیا۔

یہ سابقہ امتوں سے ایک امتی کے اخلاص کا ثمر ہے تو اس امت محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلاۃ والسلام کے اخلاص وللّٰہیت سے لبریز افراد کی برکات کا عالم کیا ہوگا۔

اولیاء کرام کے دربار کا لنگر ہر ایک کے لیے کھلا ہوتا ہے اور وہ اتنا خیرات وبرکات سے معمور ہوتا ہے کہ اگر کوئی جرائم پیشہ گنہگار ان کے خوان سے چند لقمے کھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس صاحب آستانہ، پیکر اخلاص ووفا کی برکت سے اس مجرم کو توبہ کی سچی توفیق دے دیتا ہے جس سے اس کی باقی زندگی ذوق عبادت میں گزرتی ہے اور ذکر الٰہی کی مے سے مست ہو کر گزرتی ہے۔

-☆-

# حسد وبغض سے پاک

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – اَنَّہٗ قَالَ فِیْ حِجَّۃِ الْوَدَاعِ:

نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَءاً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاھَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ لَیْسَ بِفَقِیْہٍ ثَلَاثٌ لَا یَغُلُّ عَلَیْھِنَّ قَلْبُ امْرِیٍٔ مُؤْمِنٍ:

اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ وَالْمُنَاصَحَۃُ لِأَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِھِمْ فَإِنَّ دُعَاءَ ھُمْ یُحِیْطُ مِنْ وَرَائِھِمْ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۴) | جلد۱ | صفحہ۱۰۴ |
| قال الالبانی | صحیح لغیرہ | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۲) | جلد۱ | صفحہ۵۹ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۶۷۶۶) | جلد۲ | صفحہ۱۱۳۵ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح ابن حبان (مطولا) | رقم الحدیث (۶۸۰) | جلد۲ | صفحہ۴۵۴ |
| قال شعیب الارنووط | اسنادہ صحیح | | |

## ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ارشادفرمایا:

اللہ تعالیٰ اس آدمی کوسرسبزوشاداب رکھے جس نے میرے مقالہ کوسنابس اسے یادرکھا۔کتنے ہی علم دین کے حامل ہوتے ہیں لیکن وہ خودفقیہ نہیں ہوتے۔تین باتیں ہیں جن پرمومن کادل خیانت نہیں کرتا (یعنی ان باتوں کومومن ضروراختیارکرکےاپنادل پاک وصاف کرتاہے)۔

عمل خالصۃً اللہ کیلئے کرنا،مسلمین کے آئمہ (حاکمان وقت) کی خیرخواہی،مسلمین کی بڑی جماعت کولازم پکڑنا کیونکہ انکی دعاسب طرف سےانہیں گھیرلیتی ہے۔

-☆-

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءً ا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاهَا:

اللہ اس آدمی کوسرسبزوشاداب رکھےجس نے میری حدیث پاک کوسناتواسے یادرکھا۔

درخت ھرابھراہوتو درخت کہلاتا ہے وہ خوشنمابھی ہوتا ہے سایہ بھی دیتا ہے پھول نکالتا ہے اورپھل بھی دیتاہےلیکن اگر درخت سوکھ جائے اس میں ہریالی نام کی کوئی چیز نہ رہےتوعرف میں اسے درخت نہیں کہتے بلکہ لکڑی کہاجاتا ہے جسے چیرکرکسی کام میں لایاجاتا ہے یااسےبطورایندھن استعمال کیاجاتا ہے۔

حضورنبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی کوسرسبزوشاداب ہونے کی دعادی ہے جو علم حدیث سےشغف رکھتاہےاحادیث مبارکہ کوسن کرانہیں محفوظ رکھتا ہے گویاحدیث پاک سےمحبت رکھنےوالااوراس کی ترویج واشاعت میں حصہ لینےوالاوہ ہراابھرامومن ہےجس کادامن روح کی نعمت سے مالامال ہےوہ مخلوق خداکوفائدہ بھی دیتا ہے۔

وہ ایساشاداب وآباد ہے کہ جوبھی اس کے پاس بیٹھتا ہے وہ اس کے دامن کوبھی احادیث

مبارکہ کے موتیوں سے لبریز کردیتا ہے اوراحادیث مبارکہ کی محبت سے یوں معمور ہوتا ہے کہ پھر احادیث مبارکہ پرعمل اس کا زندگی کا مقصد ٹھہرتا ہے۔

اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ:

اہل ایمان جوبھی عمل کرتے ہیں ان کا مطمع نظر اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہوتا ہے۔انکا عمل چھوٹا ہو یا بڑا اس عمل کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ خالق و مالک راضی ہوجائے۔اھل ایمان اپنے عمل سے اللہ کی رضا چاہتے ہیں اس لیے ان کے عمل میں ریاکاری ودکھلاوا نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔وہ جھوٹی نام ونمود سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ان کے کردار وگفتار میں انکے سیرت وعمل میں اخلاص کی عطر بیز مہک آیا کرتی ہے۔وہ اخلاص کی دولت سے خود ہی معمور نہیں ہوتے بلکہ جو مسلم محبت وعقیدت سے چند گھڑیاں ان کے پاس بیٹھ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی اخلاص وللّٰہیت کی دولت عطا فرمادیتا ہے۔پھر وہ بھی پیکر اخلاص کے روپ میں اللہ کی بندگی کے مزے لیتا ہے۔

اَلْمُنَاصَحَۃُ لِأَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ :

جو باہمت آدمی مسلمین کے امور کا والی بنتا ہے، زمام اقتدار اس کے پاس آتی ہے،تو اہل ایمان اس کے خیر خواہ ہوا کرتے ہیں اور ہر وقت اس کی بھلائی چاہتے ہیں کیونکہ اس کی بھلائی میں وطن کی بھلائی ہے اور اس کے صحیح ہونے میں وطن کو استحکام ہے۔

اھل ایمان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

عام آدمی جو صبح سے لیکر شام تک اپنی روزی کی تلاش میں نکلتا ہے اسے بچوں کی فکر لاحق رہتی ہے وہ مزدوری یا کاروبار کرکے جسم وجاں کا رشتہ برقرار رکھتا ہے۔

با اثر آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال ودولت کی فراوانی عطا فرمائی ہے۔علم ودانش سے معمور ہے اور صائب الرائے ہے صاحب اقتدار اس کی آواز کو اہمیت دیتے ہیں۔کسی بھی محفل یا میٹنگ میں اس کی باتیں بڑے غور سے سنی جاتی ہیں۔

عام آدمی کی حاکمان وقت سے خیر خواہی تو یہ ہے کہ وہ اللہ ذوالجلال والاکرام سے ملک وملت کی بہتری کی دعائیں مانگیں ۔اپنا کاروبار دیانت داری سے کریں اور کسی ایسی مہم میں شریک نہ ہوں جو فتنہ وفساد کا موجب بنے ۔

بااثر آدمی کی حاکمان وقت سے خیر خواہی یہ ہے کہ وہ اپنے صائب مشوروں سے انہیں نوازے ۔اگر وہ کسی وقت پٹری سے اترتے نظر آئیں تو انہیں بروقت تنبیہ کردی جائے اوراگر کسی وقت کلمہ حق کہنے کا موقع آجائے تو وہ بھی کہنے سے دریغ نہ کیا جائے ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ (1)

اس سلسلہ میں محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار وعمل بہترین اسوہ ہے کہ آپ نے ظالم وجابر حکمرانوں سے ٹکر لی ،بھرے دربار میں کلمہ حق کہا،قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں ،لیکن خود اقتدار کی کشمکش سے دور رہے،اوراقتدار کی لالچ وخواہش سے اپنے دامن کو محفوظ ومعمون رکھا ۔حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کردار وعمل اوراقِ تاریخ میں سنہری حروف سے جگمگا رہا ہے اوراس بے لوث کردار سے برسوں اس خطہ زمین پر اللہ اوراسکے رسول کے احکامات نافذ رہے اورآج بھی ہزاروں نہیں لاکھوں دل فیضانِ مجدد الف ثانی سے روشن وتاباں ہیں ۔

**لُزُوْمُ جَمَاعَتِهِم :**

اھل ایمان مسلمانوں کی اجتماعیت کو پارہ پارہ نہیں کرتے بلکہ یہ فکر وسوچ بھی ان کے ہاں

(۱) صحیح سنن الترمذی　رقم الحدیث (۲۱۷۴)　جلد ۲　صفحہ ۴۶۲
قال الالبانی　صحیح
سنن ابن ماجہ　رقم الحدیث (۴۰۱۲)　جلد ۴　صفحہ ۴۰۴
قال محمود محمد محمود　حسن صحیح
المستدرک للحاکم　رقم الحدیث (۶۶۳۸)　جلد ۶　صفحہ ۲۳۶۹
تحفۃ الاشراف　رقم الحدیث (۴۹۸۳)　جلد ۴　صفحہ ۴۰۷

گوارانہیں ۔وہ ہمیشہ مسلمانوں کا اجتماعی درد رکھتے ہیں اور اھل اسلام کی قوت وشوکت کے خواہاں ہوا کرتے ہیں ۔

شیطان تنہا آدمی کو دبوچ لیتا ہے جیسے ریوڑ سے الگ بکری بھیڑیے کے لئے تر نوالہ ہوا کرتی ہے ۔اسی طرح مسلمین کی جماعت سے الگ تھلگ اپنا وجود رکھنے والا شیطان کا تر نوالہ بن جاتا ہے۔ شیطان اسے یوں اپنے قابو میں کرتا ہے کہ وہ پھر شیطنت کا ہی ایک پرزہ بن جاتا ہے ۔

غور کیجئے مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہونے والے فرقے کس طرح شیطان کے شکنجے میں پھنسے ہوئے ہیں اور کس طریقہ سے شیطنت کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں ۔

جماعت میں برکت ہوا کرتی ہے۔مسلمین کی جماعت اس درجہ مضبوط ہے کہ اس کے چاروں طرف ان کی دعائیں گھیرے ہوئے ہوتی ہیں ۔یہ دعائیں حصار کا کام دیتی ہیں اور مسلم ایک مضبوط قلعے میں ہوتے ہیں ۔اس اجتماع میں رہتے ہوئے اگر کوئی مسلمان برائی میں کتنا بھی دور چلا جائے پھر بھی اس کی نعمت ایمان محفوظ رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسلمانوں کی جماعت سے وابستہ رکھے آمین یارب العالمین ۔

بِبَرْکَةِ سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

-☆-

# اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا گیا عمل پہاڑ سرکا دیتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا – عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

بَیْنَمَا ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْھِمْ، فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ: اُنْظُرُوا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوھَا لِلّٰہِ صَالِحَۃً فَادْعُوا اللّٰہَ بِھَا لَعَلَّہٗ یُفَرِّجُھَا. فَقَالَ اَحَدُھُمْ:

اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِی وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَلِیْ صِبْیَۃٌ صِغَارٌ کُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْھِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْھِمْ فَحَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْھِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ وَاِنَّہٗ نَاٰیٰ بِیَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَیْتُ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُھُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِھِمَا اَکْرَہُ اَنْ اُوْقِظَھُمَا مِنْ نَوْمِھِمَا وَاَکْرَہُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْیَۃِ قَبْلَھُمَا وَالصِّبْیَۃُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمِیْ فَلَمْ یَزَلْ ذَالِکَ دَاْبِیْ وَدَاْبُھُمْ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ

كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ ، فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتّٰى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ.

وَقَالَ الثَّانِيْ:

اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيْ اِبْنَةُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَايُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ :

يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي قَدْفَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَامِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً.

وَقَالَ الْآخَرُ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ : اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَ نِيْ فَقَالَ :

اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَاتَظْلِمْنِيْ وَاَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَقُلْتُ : اذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيَهَا فَقَالَ : اتَّقِ اللّٰهَ وَلَاتَهْزَأْ بِيْ فَقُلْتُ :

اِنِّي لَااَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ تِلْكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَاَخَذَهَا فَانْطَلَقَ ، فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَابَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۵۹۷۴) | جلد۴ | صفحہ۱۸۹۳ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۳۴۶۵) | | |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۷۴۳) | جلد۵ | صفحہ۲۷۵ |
| السنن الکبریٰ (للبیہقی) | رقم الحدیث (۱۱۶۹۴) | جلد۶ | صفحہ۱۹۴ |
| قال المحقق: | رواہ مسلم فی الصحیح | | |

## ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین آدمی دوران سفر چل رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا تو وہ پہاڑ کی غار میں چلے گئے۔ پہاڑ سے ایک چٹان گر کر پہاڑ کے منہ (دہانے) پر آ گئی تو وہ چٹان غار کے دہانے پر پیوست ہوگئی اور انکے نکلنے کی راہ مسدود ہوگئی۔

تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا:

اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لو جو عمل تم نے صرف لوجہ اللہ کیا ہو اس کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا مانگو تا کہ وہ تمہیں اس قید سے رہائی عطا فرمائے۔

تو ان میں سے ایک نے کہا:

| | | | |
|---|---|---|---|
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۵۹۷۳) | جلد ۵ | صفحہ ۳۱۹ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۵۹۷۴) | جلد ۵ | صفحہ ۳۲۱ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۹۷۱) | جلد ۳ | صفحہ ۲۵۱ |
| قال شعیب الارنووط | اسنادہ حسن | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۳۶۶۸) | جلد ۳ | صفحہ ۳۱۹ |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۲۳۹۷) | جلد ۲ | صفحہ ۲۵۴ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۳۶۶۹) | جلد ۳ | صفحہ ۳۹۱ |
| قال المحقق: | حسن | | |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۲۳۹۸) | جلد ۲ | صفحہ ۲۵۵ |
| قال الالبانی: | حسن صحیح | | |
| مجمع الزوائد | رقم الحدیث (۱۳۳۱۱) | جلد ۸ | صفحہ ۲۵۹ |
| المعجم الکبیر (للطبرانی) | رقم الحدیث (۱۳۱۸۸) | جلد ۱۲ | صفحہ ۳۳۵ |

اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے عمر رسیدہ تھے اور میرے چھوٹے بچے بھی تھے میں دن بھر بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں ان کے پاس آتا تو بکریوں کا دودھ دوھتا تو اپنے ماں باپ کو اپنے بچوں سے پہلے پلاتا۔ تو ایک مرتبہ سبز درختوں کی طلب مجھے دور لے گئی تو میں اس وقت واپس گھر آیا جب رات چھا چکی تھی تو میں نے اپنے ماں باپ کو پایا کہ وہ دونوں سو چکے تھے۔

تو میں نے ایسے ہی دودھ دوہا جیسے میں پہلے دودھ دوہتا تھا۔ تو میں دوھا ہوا دودھ لے کر آیا اور اپنے ماں باپ کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور یہ بات مجھے ناپسند تھی کہ میں ان دونوں کو بے آرام کروں اور مجھے یہ بات بھی ناپسند تھی کہ اپنے ماں باپ سے پہلے بچوں کو دودھ پلاؤں اور میرے بچے میرے قدموں کے پاس فریاد وواویلا کرتے تھے۔ میری اور انکی یہی حالت وکیفیت رہی یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔

اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو ہمیں اتنی کشادگی عطا کردے کہ ہم اس میں سے آسمان کو دیکھ سکیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے (چٹان کو ذرا سرکا کر) اتنی کشادگی کردی کہ جس سے وہ آسمان کو دیکھ سکے۔

دوسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا:

اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی تو میں اس سے محبت کرتا تھا جتنی آدمی عورتوں سے محبت کرتے ہیں اس سے بھی شدید تر۔ تو میں نے اس سے اسکا وجود حوالے کردینے کا کہا تو اس نے انکار کردیا یہاں تک کہ میں ایک سو دینار اسے پیش کروں۔

میں نے تگ و دو شروع کردی یہاں تک کہ ایک سو دینار جمع کر لیے۔ میں یہ سو دینار لے کر اس سے ملا۔ تو جب میں اسکے قریب بیٹھ گیا تو اس نے کہا:

اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈرو اور مہر کو اس کے حق کے بغیر نہ توڑو۔ تو میں اس سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اے اللہ تو جانتا ہے کہ اگر میں نے اس کے پاس سے اٹھ آنا تیری رضا کیلئے کیا ہے تو ہم کو اس قید سے نکال لے تو اللہ نے اس چٹان کو کچھ سر کا کر کچھ اور کشادگی کر دی۔

تیسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا:

اے اللہ! میں نے ایک مزدور تین صاع چاول پر لیا جب اس نے اپنا کام ختم کر لیا تو کہا مجھے میرا حق دے دے۔

میں نے اس پر اسکا حق پیش کیا تو اس نے اس سے منہ پھیرا اور اسے چھوڑ کر چل دیا میں ان چاولوں کو کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس کی رقم سے کئی گائیں اور انکا چرواھا خرید لیا۔

تو وہ ایک دن آیا اور کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ پر ظلم نہ کرو اور مجھے میرا حق دے دو۔ تو میں نے کہا: ان گائیوں اور ان کے چرواھے کو لے جاؤ۔ اس نے کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ سے مذاق نہ کرو۔ تو میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ ان گائیوں اور ان کے چرواھے کو لے جاؤ یہ تیرا حق ہے تو اس نے وہ سارا مال لیا اور چلا گیا۔

اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اگر میں تیری رضا کیلئے ایسا کیا ہے تو تو ہمیں اس قید سے رہائی عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے اس چٹان کو سر کا کر ان کو رہائی عطا فرما دی۔

-☆-

اھل ایمان جو کام بھی کریں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں جن تین افراد کا ذکر ہے اور انہوں نے جن اعمال کا وسیلہ دیکر اللہ سے دعا مانگی ان کے وہ تینوں کام اخلاص وللٰہیت پر مبنی ہیں۔ انکے خلوص وجذبہ پر اللہ کی نظر رحمت ہوئی تو ہر ایک کی دعا سے اتنی بڑی چٹان تھوڑی تھوڑی سر کنا شروع ہوئی اور وہ تینوں صحیح وسلامت غار سے باہر آ گئے۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ دعا میں بڑی قوت وطاقت ہے۔ اخلاص وللٰہیت سے مانگی گئی دعا ایک چٹان کو اپنی جگہ سے سرکا دیتی ہے جو کام بیسیوں آدمی نہ کرسکیں وہ ایک دعا کر جاتی ہے۔

یہ تذکرہ یہ واقعہ اس امت کا واقعہ نہیں بلکہ یہ پہلی امتوں میں سے کسی امت کا واقعہ ہے۔ اب یہ امت محمدیہ علی صاحبھا الف الصلاۃ والتحیہ جو خیر الامم کہلاتی ہے اس کے کسی صالح وپارسا آدمی کے اخلاص وللٰہیت کا عالم کیا ہوگا۔ پھر اس کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کتنی حیرت انگیز طاقت کے مالک ہونگے۔

اگر اللہ تعالیٰ اخلاص پر مبنی پہلی امتوں کے کسی فرد کی دعاء رد نہیں کرتا تو اس خیر الامم کے نیک وصالح آدمی کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔

یہ امت صدیوں سے اپنی مشکلات کے حل کیلئے اور اپنے مصائب سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے اس امت کے صلحا افراد کی بارگاہ میں حاضری دیتے آئے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اگر اس نیک وصالح آدمی نے خلوص سے ان کے حق میں دعا کردی تو اللہ تعالیٰ فوراً انکی دعا کو قبول کرے گا اور انکی مشکل حل ہوجائے گی اور ان سے مصائب وآلام کے بادل چھٹ جائیں گے۔

### والدین کا خدمت گزار:

اللہ کی رضا کیلئے والدین سے حسن سلوک کرنے والا اخلاص سے بھرپور ماں باپ کے خدمتگار کی دعا میں کس درجہ اثر ہے۔ غور کیجئے صرف ایک اسی نیکی کے سبب دعا سے اتنی بری چٹان سرک جاتی ہے۔ چٹان سرکانا انسانوں کے بس کی بات نہیں ہوا کرتی تو گویا جو کام انسانوں کے بس میں نہ ہوتو وہ ماں باپ کے خدمت گذار کی دعا سے ہوجاتے ہیں۔

خدمت والدین کے سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی پیش نظر رہنا چاہیے:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ یُبَایِعُہٗ عَلَی الْھِجْرَۃِ وَتَرَکَ اَبَوَیْہِ یَبْکِیَانِ، فَقَالَ: اِرْجِعْ اِلَیْھِمَا وَاَضْحِکْھُمَا کَمَا اَبْکَیْتَھُمَا۔

## ترجمة الحديث

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور وہ ہجرت پر بیعت کرنا چاہتا تھا اور وہ اپنے ماں باپ کو روتا چھوڑ کر آیا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کے پاس واپس لوٹ جاؤ جیسے انہیں روتا چھوڑ کر آئے ہو ایسے ہی انہیں ہنساؤ۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الادب المفرد | رقم الحدیث (۱۳) | جلد ۳ | صفحہ ۳۶ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| شرح مشکل الآثار | رقم الحدیث (۳۱۳۲) | جلد ۵ | صفحہ ۳۶۶ |
| قال شعیب الارنووط: | اسنادہ حسن | | |
| سنن النسائی | رقم الحدیث (۳۱۶۹) | جلد ۷ | صفحہ ۱۵۱ |
| سنن ابی داود | رقم الحدیث (۲۵۲۸) | جلد ۲ | صفحہ ۳۱ |
| صحیح سنن ابی داود | رقم الحدیث (۲۵۲۸) | جلد ۲ | صفحہ ۱۰۲ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| مصنف عبدالرزاق | رقم الحدیث (۹۲۸۵) | جلد ۵ | صفحہ ۱۷۵ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۳۱۹) | جلد ۲ | صفحہ ۱۶۳ |
| قال شعیب الارنووط: | اسنادہ صحیح | | |
| السنن الکبری للبیہقی | رقم الحدیث (۱۷۸۳۰) | جلد ۹ | صفحہ ۲۵ |
| شرح السنۃ للبغوی | رقم الحدیث (۲۶۳۹) | جلد ۱۰ | صفحہ ۳۷۸ |
| المسند الجامع | رقم الحدیث (۸۵۹۱) | جلد ۱۱ | صفحہ ۲۰۰ |
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۷۳۳۲) | جلد ۵ | صفحہ ۲۱۰ |
| قال الحاکم: | ھذا حدیث صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۶۴۹۰) | جلد ۶ | صفحہ ۴۳ |
| قال احمد محمد شاکر: | اسنادہ صحیح | | |

ہجرت ایک عظیم نیکی ہے اللہ کی رضا کی خاطر اپنے گھر کو اپنے وطن کو اور اپنے اہل قبیلہ کو خیر باد کہہ کر دار اسلام میں آجانا معمولی نیکی نہیں اس نیکی کے حصول کیلئے ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کر رہا ہے اس کے ماں باپ زندہ ہیں اور انہیں روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ہجرت کی اجازت نہیں دی بلکہ اسے گھر واپس جانے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا:

جیسے ماں باپ کو روتا چھوڑ کر آئے ہو اسی طرح واپس جا کر انہیں ہنساؤ۔

پہلے وہ اس کے آنے سے رنجیدہ ہوئے اب جب وہ واپس جائے گا تو اس کے جانے سے ماں باپ کو خوشی و مسرت ہوگی اور ان کے لبوں پر مسکراہٹ ہوگی۔ اولاد کی طرف سے ایسا عمل جس سے ماں باپ کے لبوں پر مسکراہٹ آجائے اولاد کیلئے باعث سعادت و نیک بختی ہے۔

ہمارے اسلاف ماں باپ کی خوشی کو کیا اہمیت دیتے تھے۔ عارف باللہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنیے!

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ ابو اسماعیل دباس کہتے ہیں کہ میں حج کی نیت سے گھر سے نکلا اور شیراز پہنچ گیا۔ وہاں ایک مسجد میں گیا جہاں میں نے شیخ مومن کو دیکھا کہ گدڑی سی رہے ہیں۔ میں سلام کر کے بیٹھ گیا جب میری طرف متوجہ ہوئے تو مجھ سے دریافت کیا کہ کس نیت سے گھر سے نکلے ہو؟ کیا حج کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا:

لوٹ جاؤ اور ماں کی خدمت کرو مجھے ان کی یہ بات ناگوار محسوس ہوئی تو فرمانے لگے دل میں کیا پیچ و تاب کھا رہے ہو۔ میں نے پچاس (۵۰) حج کیے ہیں میں ان تمام حجوں کا ثواب تم کو دیتا ہوں اس کے عوض تم اپنی والدہ کی وہ خوشی مجھے دے دو جو تمہاری خدمت سے ان کو ہوگی۔(۱)

(۱) نفحات الانس ۵۵۸

## گناہوں سے بچنے والا:

جو آدمی اللہ کی رضا کیلئے گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے خوف خدا اس کے دل میں یوں گھر کر جاتا ہے کہ گناہ کے مواقع ہوتے ہوئے بھی وہ گناہ کی غلاظت میں گرنے سے بچ جاتا ہے اس آدمی کی دعا بھی پہاڑوں کو سر کا دیا کرتی ہے۔

گناہوں سے بچنے والا ورع کی دولت سے معمور ضعیف وناتواں نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اس کے ہاتھوں سے عیاں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو گناہوں سے محفوظ فرمائے۔

عارف باللہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی کا تذکرہ کرتے ہیں کہ جسے گناہ کا موقع ملنے کے باوجود اللہ یاد آ گیا اور اللہ کی رضا کیلئے اور اسکے خوف سے وہ گناہ کرنے سے محفوظ رہا۔

بصرہ کا ایک رئیس اپنے باغ میں ٹہل رہا تھا اچانک اس کی نظر اپنے باغبان کی بیوی پر پڑ گئی۔ اس کے حسن وجمال نے اسے فتنہ میں مبتلا کر دیا۔ اس نے اپنے باغبان کو کسی کام کی غرض سے شہر سے باہر بھیج دیا اور اس باغبان کی بیوی کے پاس آیا اور برے ارادے کا اظہار کیا اور ساتھ ہی کہا:

اس مکان کے سب دروازے بند کر دو۔ وہ عورت واپس آ کر کہنے لگی: میں نے اس مکان کے سب دروازے بند کر دیے ہیں سوائے ایک دروازے کے وہ مجھ سے بند نہیں ہوتا۔

اس رئیس نے اٹھتے ہوئے پوچھا؟ وہ کونسا دروازہ ہے جو تجھ سے بند نہیں ہوتا؟ میں خود جا کر بند کرتا ہوں۔ اس عورت نے جواب دیا:

وہ دروازہ جو ہمارے اور اللہ کے درمیان ہے وہ مجھ سے بند نہیں ہوتا۔ اتنا سننے کی دیر تھی کہ رئیس کو خدا یاد آ گیا اور شرمساری سے اپنے سر کو جھکا لیا۔ اس وقت خدا یاد آنے پر اس قادر وقیوم نے اسے سچی توبہ کی توفیق عطا فرما دی[1]۔

(1) کشف المحجوب للعارف الہجویری مطبوعہ

حقدار کو حق پہنچانے والا:

اکثر ایسے ہوتا ہے کہ حقدار کو اس کا حق نہیں پہنچایا جاتا ایسا کرنا بہت بڑی غلطی اور جرم ہے۔ حقوق العباد کی اس وقت تک معافی نہ ہوگی جب تک جس کا حق غصب کیا گیا ہو وہ معاف نہ کردے۔ جو مومن اللہ کی رضا کیلئے حقدار کو اس کا حق لوٹاتا ہو اس کی دعا بڑی با اثر ہوا کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حنیف کی جملہ تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

-☆-

## غنا کی دولت سے لبریز

عَنْ عُمَرَبْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبَانِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: خَرَجَ زَيْدُ بْنَ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِقَالَ : قُلْتُ :مَابَعَثَ إِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ :

سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلَ:

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءً ا سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثاً فَبَلَّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ ، ثَلَاثٌ لَايَغُلُّ عَلَيْهِنَّ :

قَلْبُ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الاَمْرِ وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّامَاكُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ أَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ .

## ترجمة الحدیث،

جناب ابان فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے ہاں سے نصف النھار کو نکلے میں نے کہا ضرور مروان نے آپ کو اس وقت کسی مسئلہ کیلئے بلا بھیجا ہے۔ میں نے حضرت زید سے عرض کر دی تو آپ نے فرمایا:

| صحیح سنن ابوداؤد | رقم الحدیث (۳۶۶۰) | جلد ۲ | صفحہ ۴۱۱ |
|---|---|---|---|
| قال الالبانی: | صحیح (مختصر) | | |
| جامع بیان العلم وفضلہ | رقم الحدیث (۱۸۴) | جلد ۱ | صفحہ ۱۷۵ |
| قال ابن عبد البر: | اسنادہ صحیح | | |
| المعجم الکبیر للطبرانی | رقم الحدیث (۴۸۹۰) | جلد ۵ | صفحہ ۴۳ (مختصر) |
| المعجم الکبیر للطبرانی | رقم الحدیث (۴۸۹۱) | جلد ۵ | صفحہ ۱۴۳ (مختصر) |
| سلسلة الاحادیث الصحیحة | رقم الحدیث (۴۰۴) | جلد ۱ | صفحہ ۶۸۹ |
| قال الالبانی: | ھذا اسنادہ صحیح | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۶۷) | جلد ۱ | صفحہ ۲۷۰ |
| قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ صحیح (مختصر) | | |
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۲۹۴) | جلد ۱ | صفحہ ۱۲۷ |
| قال الحاکم: | ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین (مختصر) | | |
| المعجم الکبیر | رقم الحدیث (۴۹۲۵) | جلد ۵ | صفحہ ۱۵۴ |
| مسند الدارمی | رقم الحدیث (۲۳۵) | جلد ۱ | صفحہ ۳۰۲ |
| قال الدارمی | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۳۲۸۳) | جلد ۱۱ | صفحہ ۱۵۵ |
| قال حمزہ احمد الزین | اسنادہ حسن (مختصر) | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۲۲۸۳) | جلد ۱۳ | صفحہ ۱۳۹ |
| قال حمزہ احمد الزین | اسنادہ صحیح (مختصر) | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۱۳۸۴) | جلد ۱۶ | صفحہ ۳۴ |
| قال حمزہ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۲۶۵۴) | جلد ۲ | صفحہ ۶۰ |
| قال الترمذی | صحیح (مختصر) | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۲۳۰) | جلد ۱ | صفحہ ۱۳۹ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح (مختصر) | | |

اس مروان نے ہم سے چند چیزوں کے بارے میں دریافت کیا ہے جنہیں ہم نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

اللہ اس آدمی کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے ہم سے حدیث پاک کو سنا پھر اسے کسی اور تک پہنچادیا۔ کتنے ہی فقہ کی بات لے جاتے ہیں اس آدمی تک جو اس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔ کتنے فقہ کا علم رکھنے والے ہیں کہ خود فقیہ نہیں ہیں۔

تین چیزیں ایسی ہیں جن پر مومن کا دل خیانت نہیں کرتا۔

۱۔　اللہ کیلئے عمل کو خالص کرنا۔

۲۔　ولاۃ الامر سے خیر خواہی کرنا۔

۳۔　جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ مسلمانوں کی دعا ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔

کوئی عمل صالح کرتے ہوئے جس کے پیش نظر دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس سے اس کے امور کو منتشر کردیتا ہے۔ اور اس کے فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کردیتا ہے اور اسے دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کیلئے لکھ دی جاتی ہے۔

اور وہ خوش نصیب جو عمل صالح کرتے ہوئے آخرت کی نیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام امور کو ایک جگہ جمع کردیتا ہے۔ اور اس کے غنا کو اس کے دل میں رکھ دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ورسوا ہو کر آتی ہے۔

-☆-

عَنْ اَنَسٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ: مَنْ کَانَتْ نِیَّتُهٗ طَلَبَ الْاٰخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ وَاَتَتْهُ الدُّنْیَا وَهِیَ رَاغِمَةٌ ، وَمَنْ کَانَتْ نِیَّتُهٗ طَلَبَ الدُّنْیَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَیْنَ عَیْنَیْهِ وَشَتَّتَ عَلَیْهِ اَمْرَهٗ وَلَا یَاْتِیْهِ مِنْهَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَهٗ.

## ترجمة الحديث،

حضرت انس بن مالک-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

جس کی نیت طلب آخرت ہو اللہ تعالیٰ اپنے غنا کی دولت اس کے دل میں انڈیل دیتا ہے اور اسکے تمام امور وحاجات کو ایک جگہ جمع فرما دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل وخوار ہو کر آتی ہے۔

اور جس کی نیت (تمام اعمال میں) طلب دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ محتاجی کو اس کی آنکھوں کے درمیان رکھ دیتا ہے اور اس کے تمام امور اور حاجتیں بکھر جاتی ہیں اور اسے اس دنیا سے اتنا ہی حصہ ملتا ہے جو (بدنصیبی میں لپیٹ کر) اس کے لئے لکھ دیا گیا ہے۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| سلسلة الاحاديث الصحيحة | رقم الحديث (٩٤٩) | جلد٢ | صفحہ٦٣٣ |
| سلسلة الاحاديث الصحيحة | رقم الحديث (٩٥٠) | جلد٢ | صفحہ٦٣٤ |
| مشكوٰة المصابيح | رقم الحديث (٥٢٥٠) | جلد٥ | صفحہ٢٢ |
| صحيح سنن الترمذی | رقم الحديث (٢٤٦٥) | جلد٢ | صفحہ٥٩٣ |
| قال الالبانی: | صحيح | | |
| صحيح الترغيب والترهيب | رقم الحديث (٣١٦٩) | جلد٣ | صفحہ٢٣١ |
| قال الالبانی: | صحيح لغيره | | |
| صحيح الجامع الصغير | رقم الحديث (٦٥١٠) | جلد٢ | صفحہ١١٠٩ |
| قال الالبانی | صحيح | | |
| جامع الاصول | رقم الحديث (٨٢٤٢) | جلد١١ | صفحہ١١ |

کتنا بڑا فرق ہے اس خوش نصیب میں جو فکر آخرت کی دولت سے لبریز ہے اور اس بدنصیب میں جس کے دل ودماغ میں دنیا کا حصول سرایت کیا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کتنا کریم ہے اس مسلم بھائی پر جو ہر عمل صالح میں آخرت پر نظر رکھتا ہے۔اس کی نیت،سوچ اور ارادہ میں دنیا کی ناپیدار چیزیں نہیں بلکہ اللہ الباقی کی باقی رہنے والی نعمتیں ہیں۔اس کی نیت میں صرف باقی رہنے والی نعمتیں ہی نہیں بلکہ انکی روح اور جوہر رضائے الٰہی ہے۔

کریم اللہ اپنے لطف وکرم سے اسے اس دنیا میں بھی محروم نہیں رکھتا بلکہ

۱- جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ:

اللہ تعالیٰ اپنے غنا کی دولت اس دل میں انڈیل دیتا ہے۔

جسے اللہ کی جانب سے غنا کی دولت ملے اسے کسی کی کیا پروا۔اس چشم فلک نے یہ نظارہ کئی مرتبہ دیکھا غنا کی دولت دل سے سمیٹنے والا فقیر، بادشاہ وقت بھی اس کے در پر آجائے تو اس نے کبھی آنکھ اٹھا کر بھی اس کی طرف نہ دیکھا جسے بے پروائی کی الٰہی دولت نصیب ہو اسے غیر کی کیا پرواہ۔

۲- جَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ:

جس کے ہر عمل صالح میں نیت اللہ کی رضا اور طلب آخرت ہو اللہ اس کی تمام حاجات کو اور اس کے جملہ امور کو ایک جگہ جمع فرما دیتا ہے۔وہ جہاں بھی بیٹھ جائے اسکی تمام حاجات وہیں بیٹھے بیٹھے پوری ہوتی ہیں اس کے تمام کام خود بخود سر انجام پا جاتے ہیں۔

وجہ واضح ہے قاضی الحاجات اس کی حاجتیں خود پوری فرماتا ہے۔بلکہ لوگوں کی حاجتیں بھی اس کے در سے پوری ہوتی ہیں۔اس لئے حسن نیت کی دولت رکھنے والے مرد حق آگاہ کے در پر ہر وقت بھیڑ لگی رہتی ہے۔کیونکہ اللہ اس کے در کو دکھی انسانیت کے لئے وجہ سکون اور پریشان حال افراد کے لئے باعث اطمینان بنا دیتا ہے۔

۳- وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ":

دنیا اس کے پاس ذلیل ورسوا ہو کر آتی ہے۔

دنیا اپنے چاہنے والوں کو خوار کرتی ہے۔دنیا بڑی خودغرض اور بے وفا ہے یہ اپنے چاہنے والوں کی قبائے عزت کو تار تار کرنے سے باز نہیں آتی۔

لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ غلام جس کی نظر آخرت پر ہے اور جمال الٰہی کا شوق اس کی نیت کو اوراجلا اور مصفی کرتا ہے۔وہ اس دنیا میں اس شان ووقار سے رہتا ہے کہ خودغرض اور متکبر دنیا اس کے پاس ایک ذلیل ورسوا کی طرح سر جھکائے کھڑی ہوتی ہے۔بڑے بڑے شاہ اپنی تجوریاں لیکر اس کے پاس آتے ہیں تو وہ پائے حقارت سے انہیں ٹھکرا دیتا ہے۔

حاجت مندوں کا اژدھام،مفلوک الحال افراد کی کثرت،پھر اس پر لطف یہ کہ ہر ایک کو ہر مراد لے کر واپس پلٹتا ہے۔یہ سب کچھ ان کے ہاں دنیا کی حقارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اور دوسری طرف وہ آدمی جو خالق کو بھول گیا اور دنیا کی دلدل میں یوں پھنسا کہ اس کے قلب ونظر پر دنیا ہی چھا گئی اور اس کے ارادے ونیت پر دنیا نے اپنے بے رحم پنجے گاڑ دیئے۔پھر اللہ کی ناراضگی کا اس پر یوں اظہار ہوا:

۴- جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ:

اللہ محتاجی کو اس کے سامنے کر دیتا ہے۔

جس کی نظر دنیا پر ہو اللہ اسے محتاج بنا دیتا ہے۔ظاہری طور پر چاہے اس کے ہاں دنیا کی ریل پیل ہو،متاع دنیا کی فروانی ہو،اس کے باوجود وہ محتاج رہتا ہے۔دنیا کی حرص اسے رات کو سونے نہیں دیتی اور دنیاوی زندگی کے چند روز حرص کا بندہ بن کر گزارتا ہے۔

۵- وَشَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرُهٗ:

اس کے اموراوراسکی حاجتیں اللہ اس پر منتشر کر دیتا ہے۔

اسے ایک جگہ قرارنہیں ملتا اسے ایک حالت میں چین نصیب نہیں ہوتا۔اللہ سے روگردانی کرنے والے کا یہ حشر کہ کبھی کسی چیز کی فکر کبھی کسی چیز کی احتیاجی۔غم واندوہ اورفکروانتشارا سے یوں گھیرتے ہیں کہ پل بھر چین نہیں ملتا۔

۶۔　وَلَا یَاْتِیْهِ مِنْهَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَهٗ:

یہ دنیا اسے اتنی ہی ملے گی جتنی اس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔

اللہ کو بھول جانے والا دنیا کے پیچھے پیچھے پھرتا ہے یہ دنیا ہاتھ نہیں آتی بجزاتنی مقدار کے جو اللہ نے اس کے لئے لکھ دی ہے۔

اللہ کی ناراضگی کا یہ کیسا انداز ہے اس چیز کے پیچھے وہ عمر بھر دیوانوں کی طرح پھرتا ہے جواسے ملنے والی نہیں ۔ایسا غافل مال کی کثرت تو لے لیتا ہے لیکن مال کی برکت سے یکسر محروم رہتا ہے۔

اللہ سب مسلم بھائیوں کواپنے غضب وناراضگی سے محفوظ فرمائے۔

اس جملہ پر ایک اور رنگ سے غور کیجئے۔

جس کی نظر دنیا پر ہے اسے اتنی ہی دنیا ملے گی جواس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔تو بات واضح ہوئی جس کی نظر دنیا کے خالق پر ہواور جس کی نگاہ آخرت پر ہوا سے صرف وہی انعامات نہیں ملیں گے جواس کے لئے لکھ دیئے گئے ہیں بلکہ ان کے علاوہ بھی ملیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور رحمت سے لکھتا رہے گا اوراس کے مقدر کو مزید سنوارتا رہے گا۔

یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْکِتَابِ:

اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے لکھتا ہے لوح محفوظ اسی کے پاس ہے۔

-☆-

## ہر عملِ صالح کا اجر پانے والا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :

رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ مَعَ النَّبِيِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ :

اِنَّ اَقْوَاماً خَلْفَنَا بِالْمَدِیْنَۃِ مَاسَلَکْنَا شِعْباً وَلاَ وَادِیاً اِلاَّ وَھُم مَعَنَا، حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ۔

**ترجمة الحديث،**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں غزوۂ تبوک سے واپس آ رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک کچھ لوگ ہمارے پیچھے مدینہ منورہ میں ہیں ہم جس بھی گھاٹی میں یا وادی میں چلے وہ ہمارے ساتھ ہی تھے انہیں معذوری نے روک رکھا ہے۔

–☆–

صحیح البخاری　　رقم الحدیث (۴۴۲۳)　　جلد ۲　　صفحہ ۸۷۸

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وِآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :
لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِيْنَةِ أَقْوَاماً مَا سِرتُمْ مَسِيْراً وَلاَ أَنْفَقْتُمْ مِن نَفَقَةٍ وَلاَ قَطَعْتُمْ
مِن وَادٍ إِلَّا وَهُمْ مَعَكُمْ ، قَالُوْا :
يَارَسُوْلَ اللّٰه ! وَكَيْفَ يَكُوْنُوْنَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ ؟ قَالَ :
حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ .

## ترجمة الحديث،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۲۸۳۹) | جلد ۲ | صفحہ ۸۷۸ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۴۴۲۳) | جلد ۳ | صفحہ ۱۳۳۷ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۹۱۱) | جلد ۴ | صفحہ ۱۲۲ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۱۵۷۵) | جلد ۱ | صفحہ ۳۲۷ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۱۲) | جلد ۱ | صفحہ ۱۰۸ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۱۸) | جلد ۱ | صفحہ ۲۵ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۲۷۶۴) | جلد ۳ | صفحہ ۳۲۷ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |
| صحیح سنن ابی داؤد | رقم الحدیث (۲۵۰۸) | جلد ۲ | صفحہ ۹۸ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۲۲۵۰) | جلد ۲ | صفحہ ۳۸۳ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۱۹۳۸) | جلد ۱۰ | صفحہ ۳۳۰ |
| قال حمزہ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |

یقیناً تم مدینہ میں ایسی اقوام کو چھوڑ کر آئے ہو تم جو بھی سفر طے کرتے ہو تم اللہ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرتے ہو یا تم کوئی وادی عبور کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی:

یا رسول اللہ! وہ مدینہ منورہ میں ہوتے ہوئے ہمارے ساتھ کیسے ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا:

انہیں عذر روکے ہوئے ہے۔

-☆-

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرنا کتنا بڑا ثواب ہے۔ اور غزوہ تبوک میں شریک ہونا تو بہت بڑی سعادت ہے۔ کچھ لوگ بیماری کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے لیکن ان کی نیت تھی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کریں۔

امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ صرف نیت کر لینے سے ہی اجر وثواب میں شریک ہو گئے ہیں۔

اسی لئے تو کہتے ہیں:

نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

اس کا مفہوم یوں بھی ہے:

اِنَّ النِّيَّةَ الْمُجَرَّدَةَ مِنَ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ الْمُجَرَّدِ عَنِ النِّيَّةِ۔ [1]

مومن کی وہ نیت جو عمل سے مجرد ہو اس عمل سے بہتر ہے جو بغیر نیت کے کیا گیا ہو لیکن ایک رائے اس سے مختلف ہے اور اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

(1) المجالس السعید 11

اِنَّ نِیَّةَ الْمُؤْمِنِ تَبْلُغُ اِلٰی حَیْثُ لَایَبْلُغُ الْعَمَلُ لِاَنَّ نِیَّتَهٗ اَنْ یَعْبُدَاللّٰهَ تَعَالٰی وَلَوْعَاشَ اَلْفَ سَنَةٍ وَعَمَلُهٗ لَایَبْلُغُ ذَالِکَ .

مومن کی نیت وہاں تک پہنچتی ہے جہاں تک اس کا عمل نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اس کی نیت ہوتی ہے کہ اگر وہ ہزار سال بھی زندہ رہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا لیکن اس کا عمل وہاں تک نہیں پہنچتا۔

انسانی زندگی ایک مقررہ وقت تک ہے اس کے بعد اسے اس دار فانی سے کوچ کرنا ہے لیکن بندہ مومن کی یہ نیت ہوتی ہے کہ اگر اللہ مجھے قیامت تک زندگی دے تو میں اپنا سر بندگی اس کی بارگاہ میں جھکا دوں گا تو اللہ وحدہ لاشریک ایسے بندہ مومن کو قیامت تک عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔

وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ .

انسان کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو اس کے اعمال نامہ میں بدیوں کی تعداد اگر چہ حد وشمار سے باہر ہو لیکن اگر وہ خلوص نیت سے اللہ تعالیٰ جانب اپنا قدم اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس اقدام کو کبھی رائیگاں نہیں فرماتا۔

لیکن دوسری طرف ایک آدمی چاہے کتنا ہی پرہیز گار کیوں نہ ہو اس کے ماتھے پر سجدوں کے نشانات چمک رہے ہوں لیکن جب بھی شیطان کے پھسلاوے سے اس کی نیت میں فتور آئے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔

غزوہ تبوک کو جیش العسرہ بھی کہتے ہیں اس جہاد میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود شریک ہوئے۔ یہ مدینہ منورہ سے کافی مسافت پر تھا اور موسم بھی انتہائی گرم تھا۔ شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو راستہ میں کافی تکالیف اٹھانی پڑیں۔

اس غزوہ سے فراغت کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب واپس آ رہے تھے تو راستہ میں ارشاد فرمایا:

کچھ لوگ ہمارے پیچھے مدینہ منورہ میں رہ گئے ہیں ہم جس بھی گھاٹی کو عبور کرتے ہیں یا جس

بھی وادی میں جاتے ہیں وہ ہمارے ساتھ ہیں وہ کسی عذر کی بنا پر شریک نہ ہو سکے۔

غور فرمایئے!

کچھ لوگوں کی دلی تمنا تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں جہاد میں شریک ہوں۔ اللہ کی رضا کیلئے دشمن اسلام سے لڑ جائیں لیکن کسی بیماری یا کسی اور معقول وجہ سے وہ اس جہاد میں شریک نہ ہو سکے تو رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں محروم نہیں رکھا بلکہ اپنے شریک صحابہ سے فرمایا:

وہ ہمارے ساتھ ہیں وجہ واضح ہے کہ ان کے آنے کی نیت تھی۔ وہ سراپا اخلاص بن کر شرکت چاہتے تھے لیکن کسی معذوری کی بنا پر شریک نہ ہو سکے تو حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے یہ اعلان فرما کر صحابہ کرام پر واضح کر دیا کہ اصل چیز اخلاص وللٰہیت ہے۔ جو اخلاص سے کسی کام کا ارادہ کرتا ہے، نیت کرتا ہے، اگر چہ وہ کام نہ کر سکے پھر بھی وحدہٗ لاشریک اسے اس کام کا اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔

اسلام کتنا سچا اور سادہ دین ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کتنی عمدہ اور پیاری ہیں۔ ان تعلیمات پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔ اگر ایک آدمی کے پاس وسائل نہیں ہیں لیکن وہ جذبہ صادقہ رکھتا ہے۔ اس کی نیت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے یہ وسائل عطا فرما دے تو میں ہر نیک کام کروں گا۔ ایسا آدمی بلاشبہ بڑا سعید ہے اسے اگر چہ اسباب نہ بھی ملیں پھر بھی وہ رحمت الٰہیہ سے محروم نہیں ہے بلکہ اسکے اخلاص وللٰہیت کی بنا پر اسے اجر وثواب ملے گا۔

آج کے اس پر فتن دور میں بھی دین اسلام کا درد رکھنے والے کتنے ہی افراد ہیں جو صبح وشام دین حق کی ترویج میں مگن ہیں۔ ان کے پاس اسباب نہیں انکے پاس وسائل کی کمی ہے۔ اگر انہیں اسباب مہیا کر دیے جائیں تو وہ اپنے اپنے علاقہ میں دین اسلام کی تعلیمات کو خوب اجاگر کریں جس سے سارا علاقہ عظمت رفتہ کی یاد تازہ کر دے اور اسلام کی مہک سے معطر ہو جائے۔

ایسا ہو رہا ہے کہ اسلام دشمن قوتیں خطہ پاک میں جگہ جگہ مشنری سکول کھول رہی ہیں۔ دردِ اسلام رکھنے والا اس صورت حال سے تڑپتا ہے کہ کاش اس کے پاس وسائل ہوں تو وہ بھی اسلام کی سربلندی کیلئے جگہ جگہ دینی درسگاہیں تعمیر کردے جہاں بچے قرآن وسنت کے انوار سینوں میں لیکر اپنے گھروں کو پلٹیں۔

غیر مسلم قومیں غرباء ومساکین کی مالی امداد کر کے انہیں اسلام سے برگشتہ کرنے کی سعی کرتی ہیں۔ ایک مومن ومسلم کی تمنا ہے کہ اگر اس کے پاس دولت کی فراوانی ہو تو وہ اپنے دینی بھائیوں کی مدد واعانت کرے جس سے وہ غیر مسلموں کے جال میں پھنسنے سے بچ جائیں۔

الغرض سینکڑوں ایسے کام ہیں جن کی تمنا وآرزو ایمان والے کرتے ہیں لیکن حالات سے مجبور وہ کچھ کرنہیں سکتے۔ تو اللہ الکریم کا وعدہ ہے کہ جو ایسی تمنا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کا پورا اجر وثواب عطا فرمائے گا۔

کائنات میں کیا ہونا ہے اور کیا نہیں ہونا یہ اس کے تکوینی امور ہیں۔ بندے کا کام فقط بندگی سے ہے۔ وہ اپنی ہمت وحیثیت کے مطابق کام کرتا جائے اس پر ثمرات عطا کرنا خالق ومالک کا کام ہے۔ وہ اگر اس دنیا میں نہ عطا کرے تو رنجیدہ نہیں ہونا کیونکہ اس کا وعدہ سچا ہے وہ آخرت میں یقیناً سرفراز فرمائے گا۔

-☆-

# امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدد واعانت

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّهُ ظَنَّ اَنَّ لَهُ فَضْلاً عَلٰى مَنْ دُوْنَهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

اِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۲۸۹۶) | جلد۲ | صفحہ۸۹۳ |
| سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ | رقم الحدیث (۷۷۹) | جلد۲ | صفحہ۴۰۹ |
| قال الالبانی | اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین | | |
| مشکوٰۃ المصابیح | رقم الحدیث (۳۸۶۵) | جلد۴ | صفحہ۵۱۴ |
| مشکوٰۃ المصابیح | رقم الحدیث (۵۱۵۹) | جلد۵ | صفحہ۲۹ |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث (۳۱۷۸) | جلد۲ | صفحہ۳۹۹ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۳۳۰۵) | جلد۳ | صفحہ۴۳۹ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۷۰۳۴) | جلد۲ | صفحہ۱۱۸۲ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۲۷۸۱) | جلد۴ | صفحہ۶۱۳ |

## ترجمة الحديث،

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کابیان ہے کہ انہیں (حضرت سعد کو) یہ گمان ہوا کہ انہیں حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے غریب صحابہ پر شرف وفضل ہے۔حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشادفرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ اس امت پر مدد ونصرت فرماتا ہے اس کے ضعیف کی وجہ سے انکی دعاء انکی صلاۃ اور انکے اخلاص کی وجہ سے۔

-☆-

اس امت کا ضعیف جو دنیاوی کروفر سے بے نیاز ہو چکا ہے عبادت الٰہی اس کے رگ وریشہ میں یوں سمائی ہے کہ اسے غیر کا خیال تک نہیں رہتا۔وہ دنیاداروں سے راہ ورسم نہیں رکھتا اس لیئے وہ دنیاوی قوت سے تہی دامن ضعیف ہوتا ہے۔لیکن وہ عنداللہ ضعیف نہیں بلکہ وجیہہ ہے۔اس کی دعا میں بڑا اثر ہے اس کی دعا تقدیر بدل دیتی ہے اس کی دل سے مانگی ہوئی دعا کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔

اسکی صلاۃ اسکی بندگی اپنی الگ شان رکھتی ہے وہ بندگی کے کیف میں یوں مست ہوتا ہے کہ دنیا کی ہرلذت اس کے سامنے بے کیف ہوتی ہے اور اس عارضی جہاں کے پردے کو چیر کر اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے وہ سب سے کٹ کر اس کا ہو جاتا ہے اور جو اللہ کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۷۰۳۵) | جلد۲ | صفحہ۱۱۸۲ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| السنن الکبریٰ للنسائی | رقم الحدیث (۴۳۷۲) | جلد۳ | صفحہ۳۰۵ |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۶) | جلد۱ | صفحہ۱۰۵ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۷) | جلد۱ | صفحہ۲۰ |
| قال المحقق | صحیح | | |

ایسے ضعیف کے پاس دنیا کی قوت نہیں لیکن اخلاص کی قوت ہے جس کے سامنے عارضی قوتیں ہیچ ہیں۔ وہ پیکر اخلاص جس طرف بھی توجہ کرتا ہے اللہ کی رحمتیں اس طرف متوجہ ہو جاتی ہیں۔ ایسے ضعیف کا وجود ایک کمزور وجود نہیں بلکہ یہ برکات سے لبریز وجود ہے۔ اتنا برکات سے لبریز ہے کہ پوری امت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوات واکمل التحیات فیض یاب ہوتی ہے۔

اگر امت پر کوئی مشکل وقت آ جائے تو اسی ضعیف سے مدد لی جاتی ہے۔ امت پر ابتلاء کے وقت اھل اسلام انہیں اھل اللہ کے آستانوں پر حاضری دیا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے آستانے اللہ کی مدد ورحمت سے لبریز ہوا کرتے ہیں اور یہ وہ مراکز ہیں جہاں مخلوق خدا کو خیرات ملا کرتی ہے۔

عارف باللہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سرزمین خرقان میں عرفان خداوندی کی دولت تقسیم کر رہے تھے آپ کے آستانہ پر مخلوق خدا حاضر ہوتی تھی اور وعدہ الٰہی بزبان خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

إِنَّمَا يَنْصُرُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا۔

بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کے ضعیف کی وجہ سے اس امت کی مدد فرماتا ہے۔

پورا ہو رہا تھا کہ بادشاہِ وقت سلطان محمود غزنوی حاضر خدمت ہوا اس نے ملاقات کے اختتام پر کہا:

حضور! مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔

تو حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چار چیزیں اختیار کرو۔

۱۔ پرہیزگاری ۲۔ باجماعت نماز

۳۔ سخاوت ۴۔ خلق خدا پر شفقت

حضرت خواجہ کی یہ نصیحت آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

پھر سلطان محمود نے عرض کی حضور! مجھے کوئی یادگار عطا کیجئے تو حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی

رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا پیرہن عطا فرمایا۔ جب سلطان محمود واپس ہوا تو شیخ اس کی تعظیم کو اٹھے۔ سلطان نے کہا جس وقت میں آیا تو آپ نے کچھ التفات نہ فرمایا اور اب آپ کھڑے ہو گئے ہیں۔

حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تو بادشاہی کی رعونت اور امتحان کی نخوت میں آیا تھا اور اب انکساری و درویشی میں جاتا ہے اس لیے پہلے تیری بادشاہی کیلئے نہ اٹھا اب تیری درویشی کیلئے کھڑا ہوا ہوں۔ غرض سلطان وہاں سے چلا گیا۔

جب سومنات پر چڑھائی کی اور شکست کھانے لگا تو اضطراب کی حالت میں ایک گوشہ میں اترا اور حضرت خواجہ ابوالحسن کے پیرہن مبارک کو ہاتھ میں لیکر اپنی پیشانی زمین پر رکھ دی اور اللہ کی بارگاہ میں دعا کی:

الٰہی بآبروئے ایں خرقہ مرا بریں کفار ظفر دہ کہ ہر چہ از ینجا غنیمت بگیرم بدرویشان بدہم۔

اے اللہ! اس خرقہ مبارکہ کی آبرو کے صدقے مجھے ان کافروں پر فتح عطا فرما میں یہاں سے جو غنیمت لوں گا درویشوں میں تقسیم کردوں گا۔

جب سلطان نے خواجہ کے پیرہن کا واسطہ دیکر آپ کے خرقہ کے وسیلہ سے دعا کی تو فوراً وعدہ الٰہی بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

إِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ۔

بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کی اس کے ضعفا کے وسیلہ سے مدد و نصرت فرماتا ہے انکی دعا انکی صلاۃ انکے اخلاص کی وجہ سے۔

کا عملی اظہار ہوا۔ ناگاہ کفار کی طرف سے رعد و ظلمت ایسی نمودار ہوئی کہ انہوں نے ایک دوسرے کو تہ تیغ کیا اور بہت سے پراگندہ ہو گئے۔ اس طرح لشکر اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔

اسی رات سلطان محمود نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرما

رہے ہیں:

اے محمود! تو نے ہمارے خرقہ کی آبرو ضائع کر دی اگر تو اس وقت خدا تعالیٰ سے دعا کرتا کہ یہ تمام کفار مسلمان ہو جائیں تو یہ سب مسلمان ہو جاتے اور انکی زبانیں فوراً کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے ورد سے معطر ہو جاتیں۔[1]

-☆-

(۱) تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ۶۱، ۶۲

## حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ:

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ | رقم الحدیث (۷۷۹) | جلد۲ | صفحہ۴۰۹ |
| قال الالبانی | اسنادہ حسن صحیح | | |
| مشکوۃ المصابیح | رقم الحدیث (۳۸۷۳) | جلد۲ | صفحہ۵۷ |
| مشکوۃ المصابیح | رقم الحدیث (۵۱۷۴) | جلد۵ | صفحہ۳۴ |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث (۳۱۷۵) | جلد۲ | صفحہ۳۹۹ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۳۲۰۶) | جلد۳ | صفحہ۳۳۹ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۴۱) | جلد۱ | صفحہ۲۹ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| السنن الکبریٰ للنسائی | رقم الحدیث (۴۳۷۳) | جلد۲ | صفحہ۳۰۵ |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۱۷۰۲) | جلد۲ | صفحہ۲۵۶ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |

## ترجمة الحديث،

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو کیونکہ تمہارے ضعفاء کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے

-☆-

**اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ :**

اے اھل ایمان تم مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو۔

ہر مومن کی خواہش وتمنا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالے، اسے حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت نصیب ہو۔ یہ وہ سرمایہ ہے جس کے مقابل تمام دولتیں ہیچ ہیں۔ جسے اس جہاں میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مل جائیں وہ بڑے نصیبوں والا ہے۔ حضور رسول

| | | | |
|---|---|---|---|
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۱۶۲۸) | جلد۱۶ | صفحہ۷۷ |
| قال حمزہ احمد الزین: | اسنادہ صحیح | | |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۴۷۸۰) | جلد۴ | صفحہ۷۱۲ |
| صحیح سنن ابی داود | رقم الحدیث (۲۳۳۵) | جلد۷ | صفحہ۳۳۵ |
| قال المحقق: | صحیح | | |
| صحیح سنن ابی داود | رقم الحدیث (۲۵۹۴) | جلد۲ | صفحہ۱۲۰ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۴۷۶۷) | جلد۱۱ | صفحہ۸۵ |
| قال شعیب الارنووط: | اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح | | |
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۲۵۰۹) | جلد۲ | صفحہ۹۴۳ |
| قال الحاکم: | ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ | | |
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۲۶۴۱) | جلد۲ | صفحہ۹۹۰ |
| قال الحاکم: | ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ | | |

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔وہ ایمان والا سعادتوں سے لبریز ہے جو جستجوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لگا رہتا ہے جوئندہ یابندہ تلاش کرنے والا آخر کبھی نہ کبھی پا لیا کرتا ہے۔

ضعیف وہ لوگ ہیں جو اس دنیا میں رہتے ہوئے متاع دنیا سے کنارہ کش عالم رنگ و بو میں ہوتے ہوئے اس کی رنگینیوں سے اعراض برتتے ہیں۔حاکمان وقت کی قوت سے دور بہت دور اپنے ہی جہاں میں شاداں وفرحاں ہیں۔انہوں نے نفس کی قوت کو زائل کر دیا۔وہ لوگوں کی نظروں میں دنیا داروں کے خیال میں ضعیف وناتواں ہیں۔لیکن وہ عنداللہ وجیہہ ہیں۔یہ ضعفاء اخلاص کی دولت سے لبریز ہیں۔ان کا مطمع نظر اللہ الکریم کی رضا وخوشنودی ہے۔یہ پیکر صدق وصفا دنیاوی قوتوں اور طاقتوں سے تہی دامن ہوتے ہیں۔لیکن ان کے پاس ربانی قوت ہوا کرتی ہے۔ان کے پاس دنیا داروں کا جھمگھٹا نہیں ہوتا نہ احباب ثروت کی آمد و رفت ہوتی ہے بلکہ ان کے پاس اگر کوئی ہے تو وہ ساری کائنات کے ہادی ورہبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار ہیں۔یہ اگر کسی بند کمرے میں بیٹھے ہیں تو انہیں تنہا نہ سمجھا جائے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی نظر کرم ان پر ہے۔

پوچھئے حضرت امام غزالی سے کہ ان پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم کس وجہ ہے اور اگر کوئی تلاش کرنے والا غزالی جیسے ضعیف آدمی کے پاس پہنچ جائے تو یقیناً اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہوگی۔

حضرت امام غزالی حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنی شہرۂ آفاق کتاب "**احیاء العلوم الدین**" تحریر فرمائی تو حاسدین نے ایک طوفان کھڑا کر دیا اور امام غزالی کے بے دین ہونے کا فتویٰ صادر کر دیا اور فتویٰ دیا کہ غزالی کی احیاء العلوم چوراہے میں رکھ کر نذر آتش کر دی جائے۔

امام غزالی جس کا ہر قدم رضائے الٰہی کے لیے تھا جس کی احیاء العلوم کی ہر سطر خالق ومالک

کی رضا کی خاطر لکھی گئی تھی ۔اس پر یہ فتویٰ غزالی علیہ الرحمۃ کا دل دُکھا،دل ٹوٹا،رات سوئے تو وہ ہستی تشریف لائی جس نے فرمایا ہے:

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ

مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو۔

آج ایک ضعیف لیکن عنداللہ وجیہہ کی دلجوئی کر رہے ہیں۔

غزالی روتے ہوئے عرض کر رہے ہیں یارسول اللہ! میں نے اللہ کی رضا کیلئے اور دین حق کی سربلندی کیلئے شریعت مطہرہ پر چلتے ہوئے کتاب لکھی لیکن فتویٰ لگا کہ اسے نذر آتش کر دیا جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلال میں فرمایا: کس نے فتویٰ لگایا؟

عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں نے فتویٰ لگایا۔

اسے بارگاہ خیرالورائی میں حاضر کیا گیا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اسے سزا دو! حضور عمر رضی اللہ عنہ نے اسے لٹا کر درّے لگائے۔

امام غزالی کی آنکھ کھلی تو دل مطمئن تھا کہ جس ہستی کو راضی کرنے کیلئے کتاب لکھی ہے۔وہ راضی ہے مجھے کسی اور کی کیا پرواہ ادھر جس نے فتویٰ لگایا اس نے صبح توبہ کی اعلان کر دیا۔اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دل احیاء العلوم کی طرف مائل کر دیے۔

اس فتویٰ لگانے والے کا دس سال بعد جب انتقال ہوا غسل دینے کیلئے جب اسکی قمیص اتاری گئی تو اس کے جسم پر اس وقت بھی درّوں کے نشانات موجود تھے۔

غزالی کو ضعیف وکمتر سمجھنے والا غزالی کے صحیح مرتبہ کا ادراک نہ کر سکا کہ یہ وہ ضعیف ہے جسے بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہے۔

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ.

دور کیا جانا ہے پاکستان کے شہر قصور چلئے! شہر قصور سے باہر قبرستان میں ایک بڑا گنبد نظر آتا

ہے۔ یہ مردِ حق آگاہ عارف باللہ حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پرانوار ہے۔

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ کی تفسیر یوں ہوئی کہ

حضرت خواجہ ایک دن عشق نبوی میں بے تاب ہوگئے اور گھر کے ایک کمرے میں رو رو کر اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کر رہے ہیں اور کرم کی درخواست کر رہے ہیں کہ اچانک انہیں یوں محسوس ہوا کہ ان کے مکان کی دیوار ختم ہوگئی ہے، آہستہ آہستہ تمام دوریاں مٹ رہی ہیں، بڑے بڑے شہر دریا وصحرا جنگلات وپہاڑوں کا سلسلہ سب ختم ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ قصور اپنے گھر بیٹھے انہیں گنبد خضرا نظر آجاتا ہے۔ پھر سنہری جالیوں سے نور نکلتا نظر آیا وہ نور آسمان پر پھیلتا چلا گیا۔ یہ قافلہ نور انکی طرف بڑھ رہا ہے۔ وہ حیرت ومسرت کے ملے جلے جذبات سے یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ انہیں خبر اس وقت ہوئی جب انکے گھر کی ہر اینٹ کہتی تھی:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال شفقت سے فرمایا:

اے غلام محی الدین کیوں روتے ہو؟ عرض کی یا رسول اللہ روتا ہوں تو آپ کے فراق میں روتا ہوں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا:

اے غلام محی الدین! آج کے بعد جب تیرا جی چاہے کہ تو میرا دیدار کرے تو اس کمرے میں آجایا کرنا تجھے میرا دیدار ہوجایا کرے گا۔

تاریخ گواہ ہے اس دن کے بعد حضرت خواجہ کو دن میں ایک مرتبہ دیدار کی تمنا ہوتی یا دس مرتبہ جب بھی وہ اس کمرے میں داخل ہوتے تو سامنے جلوہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آتا۔

اس سعادت عظمیٰ کی بنا پر آپ کو خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ مجھے اپنے ضعفا میں تلاش کرو۔

جسے بھی تڑپ ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالے تو اسے چاہیے کہ وہ کسی خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری کی بارگاہ میں حاضر ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم سے سرفراز فرمائے۔

**اِنَّمَاتُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ :**

رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے وہ جسے چاہے رزق عطا فرماتا ہے۔ دشمن کے مقابل فتح ونصرت بھی اللہ عطا کرتا ہے۔ وہ جسے چاہے نصرت سے سرفراز فرماتا ہے۔ یہ رزق یہ فتح نصرت دینے والا اللہ ہے۔ لیکن بے وسیلہ عطا نہیں فرماتا بلکہ یہ ضعفاء کے وسیلہ سے عطا فرماتا ہے۔

یہ وہی سعید لوگ ہیں کہ دنیا کے بوجھ سے ہلکے اور دنیاوی طاقتوں سے دامن چھڑائے فقط ربانی اعانت وطاقت پر بھروسہ کیے ہوئے ہیں۔ ان کے اخلاص، انکی للّٰہیت، انکی صلوات، انکی تسبیحات، انکی مناجاتیں اور انکی دعائیں اہل ایمان کی مدد ومعاون ہیں اور انکی دستگیری کرتی ہیں۔

جہاں کہیں رزق کے دروازے بند ہو جاتے ہیں ان اھل اللہ میں سے کوئی بارگاہ ذوالجلال میں عرض کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی شانِ بے نیازی کے باوجود انکی التجا رد نہیں کرتا بلکہ رزق کے دروازے کھول دیتا ہے اور مخلوق خدا راحت وآرام پاتی ہے۔

رزق کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ حسی رزق

۲۔ معنوی رزق

حسی رزق یہ کھانے پینے اور پہننے کی چیزیں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کافر ومسلم سب کو دیتا ہے۔ اس میں اپنے اور بیگانے میں کوئی تخصیص نہیں یہ اس کا فضل ہے جس سے بلا استثناء سب سیراب ہو رہے ہیں لیکن

معنوی رزق علم وحکمت ، زھد وورع، اخلاص وللّٰہیت، صلاۃ وصوم کی پابندی، غرباء

ومساکین کی لوجہ اللہ دلجوئی ، یہ سب کچھ صرف اورصرف اھل ایمان کیلئے ہے۔تقویٰ وطھارت کی دولت صرف مومن ومسلم کیلئے ہے۔یہ معنوی رزق اللہ تعالیٰ ان ضعفاء کے وسیلہ سے عطا فرماتا ہے۔ ان اھل اللہ کے توسل سے کرم ہوتا ہے۔

اگر کسی کوصلاۃ وصوم کی توفیق ملی ہے زھد وورع سے آراستہ ہے ذکر الٰہی اس کی غذا ہے تو یہ مت سمجھے کہ اس کا ذاتی کمال ہے اور کسی کے وسیلہ کے بغیر ہوگیا ہے۔نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ سارا کرم ان گدڑی پوشوں کی وجہ سے ہے جن کا وجود اہل ایمان کیلئے نعمت عظمیٰ ہے اور جنکی صحبت کبریت احمر ہے کہ جوکھوٹا بھی ان سے مس ہوا چند دن انکی صحبت میں رہا اس کا باطن بھی اجلا ومصفّٰی ہوگیا۔

اِنَّمَاتُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ۔

تمہاری مدد واعانت کی جاتی ہے اور تم پر رزق کے دروازے کشادہ کیے جاتے ہیں تو ان ضعفاء کی وجہ سے۔یہی وہ پیکر اخلاص اھل اللہ ہیں جن کا وجود فتح ونصرت کا بھی ضامن ہے۔

ظاہری دشمن کے مقابل فتح اور چیز ہے اور حقیقی دشمن کے مقابل فتح اور چیز ہے۔کامیاب وکامران وہی ہے جو اس رزم گاہ حیات میں شیطان کے داؤ پیچ سے محفوظ رہا۔اس کا شیطان سے بچ جانا یہ اس کا کمال نہیں بلکہ یہ کسی اللہ والے کی نظر کرم کا کمال ہے۔اس ضعیف کا کمال ہے جو عنداللہ وجیہہ ہے۔اسکی ایک نظر شیطانی قلعوں کومسمار کردیتی ہے اور رحمانی انوار سے باطن کومنور ومعطر کردیتی ہے۔

-☆-

## رحمتِ الٰہی سے لبریز

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَافِيْهَا اِلَّامَا ابْتُغِيَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ۔

**ترجمة الحديث:**

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اس عمل کے جس کے کرنے میں مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| مجمع الزوائد | رقم الحدیث (۱۷۶۵۹) | جلد۱۰ | صفحہ۳۸۱ |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۱۰) | جلد۱ | صفحہ۶۱ |
| قال المحقق | حسن | | |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۹) | جلد۱ | صفحہ۱۰۷ |
| قال الالبانی: | حسن لغیرہ | | |

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشادگرامی اخلاص وللٰہیت کی اہمیت کو واضح کرتا ہے ۔لیکن یہ جلال بھرے الفاظ ہم سب کو جھنجھوڑنے کیلئے کافی ہیں ۔جس دنیا سے ہم محبت کررہے ہیں اور جس کے حصول میں حلال وحرام کی تمیزختم ہوگئی ہے ۔جس کی طلب میں اوامرالٰہیہ کوفراموش کردیا گیا ہے اورنواھی کوکوئی اہمیت نہیں دی جارہی وہ دنیاملعون ہے ۔

کیااس لفظ ملعون سے بڑھ کرکوئی ایسالفظ ہے جواس کی قباحت کوظاہرکرے ۔

اللہ کے پیارے حبیب امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں اگراس دنیااورمتاع دنیا کاایمان والوں کیلئے کوئی فائدہ ہوتا تو آپ ہرگز یہ لفظ استعمال نہ فرماتے ۔اس لفظ کا استعمال بتاتا ہے کہ دنیااس قابل نہیں کہ اھل ایمان اسے منہ لگائیں ۔اھل ایمان تو ذات الٰہی کے طلب گار ہوا کرتے ہیں ۔خالق و مالک کی رضا کوچاہنے والے اوراس کی مرضی پرقربان ہونے والے ہیں ۔انہیں محبت ہے تو ہراس چیز سے جس سے ان کا خالق و مالک راضی ہوجائے اوراس کا پیارا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نویدرضا عطا کردے ۔

ہاں اللہ ذوالجلال والاکرام کووہی کام پسند ہے جواس کیلئے ہوبندہ مومن کواپنے تمام احوال اپنے افعال وکردارکو درست کرنا چاہیے ۔اسکے معاملات اس کا کاروباراسکی عادات اسکا برتاؤ،اسکی محبتیں،اسکی چاہتیں،اس کی نفرتیں،اسکی ناپسندیدگیاں یہ سب کچھ اللہ الواحد کیلئے ہونا چاہیے ۔

-☆-

## اللہ تعالیٰ کی نظر کرم میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
إِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ إِلٰی أَجْسَامِکُمْ وَلَا إِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ إِلٰی قُلُوْبِکُمْ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۱۹) | جلد ۱ | صفحہ ۲۵ |
| قال المحقق: | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۱۵) | جلد ۱ | صفحہ ۱۰۹ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۵۶۴) | جلد ۴ | صفحہ ۱۹۸۶ |
| مصابیح السنۃ | رقم الحدیث (۴۰۹۷) | جلد ۳ | صفحہ ۴۲۷ |
| مجمع الزوائد | رقم الحدیث (۱۷۷۱۷) | جلد ۱۰ | صفحہ ۳۰۰ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۷۸۱۴) | جلد ۷ | صفحہ ۳۹۵ |
| قال احمد محمد شاکر: | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۰۹۰۲) | جلد ۹ | صفحہ ۲۱۷ |
| قال حمزہ احمد الزین: | اسنادہ صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۴۱۴۳) | جلد ۴ | صفحہ ۴۸۵ |
| قال المحقق: | الحدیث صحیح | | |
| صحیح سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۳۳۵۹) | جلد ۳ | صفحہ ۳۵۶ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |

## ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

اللہ تعالٰی تمہارے جسموں اورتمہاری صورتوں کونہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے قلوب کودیکھتا ہے۔

-☆-

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں کسی کے برگزیدہ ہونے کامعیاراس کی جسمانی ساخت نہیں کہ جس کا جسم عمدہ ہے، جوخوش شکل ہے یاجس کی رنگت چمکدار ہے یاجس کے اعضامناسب ہیں وہ اللہ تعالٰی کا پیارا ہے ۔نہیں ہرگزنہیں بلکہ اللہ تعالٰی کے ہاں مقرب ومحبوب وہ ہے جس کا دل اچھا ہے۔ جونیت صالح رکھتا ہے،اس کا اٹھنا،اسکا بیٹھنا،اس کا چلنا،پھرنا،اس کی عبادات،اسکے معاملات اس کا لین دین سب اخلاص پرمبنی ہے۔

دنیا میں بڑے بڑے حسین ہوئے ہیں اورکوئی زمانہ حسینوں سے خالی نہیں۔ بڑے بڑے زورآوراورطاقت والے ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالٰی کے ہاں صرف اسی بناپران کی کوئی حیثیت نہیں۔ اللہ تعالٰی کے ہاں وہی محبوب ہے جواچھے دل والا ہے جوحسن نیت کی سعادت سے لبریز ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَایَنْظُرُاِلٰی اَجْسَامِکُمْ وَلَااِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ.

اللہ نہ تمہارے جسموں کودیکھتا ہےاورنہ تمہاری صورتوں کودیکھتا ہے بلکہ وہ تو تمہارے قلوب

| | | | |
|---|---|---|---|
| سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ | رقم الحدیث(۲۶۵۶) | جلد۶ | صفحہ۳۲۸ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث(۱۸۶۲) | جلد۱ | صفحہ۳۱۰ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث(۵۳۳۴) | جلد۵ | صفحہ۲۰ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث(۳۹۴) | جلد۲ | صفحہ۱۱۹ |
| قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ صحیح | | |
| جامع الاصول | رقم الحدیث(۲۷۳۱) | جلد۵ | صفحہ۲۲۷ |

اورتمہاری نیات کودیکھتا ہے۔

کسی کے ظاہری اعمال چاہے جتنے بھی اچھے ہوں جب تک اخلاص نہ ہوگا ان ظاہری اعمال کی کوئی حیثیت نہیں۔روح کے بغیر جسم مردہ ہوا کرتا ہے لوگ اس جسم کو قبرستان چھوڑ آتے ہیں اور جس عمل میں حسنِ نیت نہ ہو وہ عمل بے جان ہے۔اس کا ٹھکانا کچھ اور ہوگا اللہ کی رضا کی جگہ جنت اسکا ٹھکانہ نہیں۔اے اہل ایمان! آیئے اپنے اعمال کے ساتھ اپنی نیت بھی درست کریں۔ظاہر کے ساتھ باطن کو اجلا بنالیں کیونکہ ہمارا خالق ومالک ہمارے باطن کو دیکھتا ہے۔

آج ظاھر بیماری کا شکار ہوجائے جسم کو کوئی مرض لگ جائے ہم فوراً ڈاکٹر یا طبیب سے رجوع کرتے ہیں جو ہمارا علاج کرتا ہے، دوائی تجویز کرتا ہے، پرہیز بتاتا ہے، ہم اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں کہ ہمیں شفامل جائے۔اور اسکی ہدایات کو نظر انداز نہیں کرتے کہ کہیں مرض طویل نہ ہوجائے اور وبال جان نہ بن جائے۔

اسی طرح ہماری روح ہمارا قلب بھی بیماری کا شکار ہوتا ہے لیکن صد افسوس کہ ہمیں اسکی بیماری کا احساس تک نہیں ہوتا اور نہ اسکے علاج ومعالجہ کی فکر ہوتی ہے ہاں جیسے جسم کے علاج کیلئے طبیب موجود ہیں اسی طرح قلب وروح کے علاج کیلئے بھی اطباء موجود ہیں۔ہمیں ان کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔انکی ہدایات پر عمل کرنا چاہیے۔جونسخہ بتائیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔اور جس چیز سے پرہیز بتائیں اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت کی بناپر بیماری طویل ہوجائے اور خطرناک صورت اختیار کرجائے اور دیکھتے ہی دیکھتے روح کی موت واقع ہوجائے اور بدنصیبی کی اتھاہ گہرائیوں میں چلے جائیں۔

آیئے اس خطرناک صورت سے پہلے سنبھل جائیں اور قلب وروح کو درست کرنے کی فکر کریں کیونکہ ہمارا خالق ومالک ظاھر کو نہیں قلب کو دیکھتا ہے اس کے ہاں وہی اچھا ہے جس کے قلب وروح اچھے ہیں۔

# اللہ تعالیٰ کا محبوب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ – :

اِنَّ رَجُلاً زَارَ اَخاً لَهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی ، فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَکاً فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْهِ قَالَ :

اَیْنَ تُرِیْدُ ؟ قَالَ : اُرِیْدُ اَخاً فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ ، قَالَ :

هَلْ لَکَ عَلَیْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَاغَیْرَاَنِّی اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، قَالَ:

فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْاَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ.

الترغیب والترهیب رقم الحدیث (۴۴۳۶) جلد ۳ صفحہ ۲۰۵
قال المحقق: صحیح
صحیح الترغیب والترهیب رقم الحدیث (۲۵۷۷) جلد ۲ صفحہ ۲۸۹
قال الالبانی: صحیح
صحیح الترغیب والترهیب رقم الحدیث (۳۰۱۷) جلد ۳ صفحہ ۱۶۰
قال الالبانی: صحیح

## ترجمة الحدیث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی اپنے ایک بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی گیا۔اللہ تعالیٰ نے اس کی گزرگاہ میں ایک فرشتہ اس کے انتظار میں مقرر فرمادیا۔جب اس آدمی کا اس فرشتہ کے قریب سے گزرہوا تو فرشتے نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟

تو اس نے جواباً کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

فرشتے نے پھر پوچھا؟ کیا تیرا اس پر کوئی احسان ہے جسے تو مکمل کرنا چاہتا ہے؟

اس نے کہا: ایسی کوئی وجہ نہیں۔میرے اس سے ملنے کا سبب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ میں

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث(٢٥٦٧) | جلد٣ | صفحہ١٩٨٧ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث(٢٥٤٩) | جلد٣ | صفحہ١٧٨ |
| جامع الاصول | رقم الحدیث(٤٧٨٣) | جلد٥ | صفحہ٢٣٩ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث(٩٢٦٣) | جلد٩ | صفحہ١٦٣ |
| قال حمزہ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث(٧٩٠٦) | جلد٨ | صفحہ١٣٣ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث(١٠١٩٨) | جلد٩ | صفحہ٣٢٦ |
| قال حمزہ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث(١٠٥٣٩) | جلد٩ | صفحہ٣١٢ |
| قال حمزہ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث(٣٩٣٥) | جلد٣ | صفحہ٣٢٧ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث(٥٧٢) | جلد٢ | صفحہ٣٣١ |
| قال شعیب الارنووط | اسنادہ صحیح علی شرط مسلم | | |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث(٣٥٦٧) | جلد١ | صفحہ٢٦٧ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |

اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہوں۔تب اس فرشتہ نے کہا:

میں آپ کی طرف اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا فرشتہ ہوں اور یہ پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے محبت کرتا ہے جیسے آپ اپنے بھائی سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتے ہیں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے بے شمار لیکن اس آدمی کی قسمت پر قربان جائیں جس سے خود اللہ محبت کرتا ہے۔

اللہ اس سے محبت کرتا ہے جس کی ہر نیک کام میں نیت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے بلکہ اگر وہ کسی سے ملنے کے لئے بھی جاتا ہے تو اس ملاقات میں اس کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہر مسلم بھائی کو یہی سوچ عطا فرمائے اور اس کی نیتوں کا قبلہ اللہ تعالیٰ اپنی رضا بنائے۔

-☆-

# حشر ونشر نیتوں پر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

اِنَّمَا یُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ.

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۳۴۰۵) جلد ۳ صفحہ ۳۷۷
قال الالبانی: صحیح
سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۴۲۲۹) جلد ۴ صفحہ ۵۲۳
قال محمود محمد محمود الحدیث صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۹۰۶۶) جلد ۹ صفحہ ۱۰۱
قال حمزہ احمد الزین اسنادہ صحیح
الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۱۷) جلد ۱ صفحہ ۲۵
قال المحقق: صحیح
صحیح الجامع الصغیر رقم الحدیث (۲۳۷۹) جلد ۱ صفحہ ۴۶۸
قال الالبانی: حسن
صحیح الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۱۳) جلد ۱ صفحہ ۱۰۹
قال الالبانی: صحیح لغیرہ

## ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک قیامت کے دن لوگوں کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

-☆-

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ:

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ.

## ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن لوگوں کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۸۰۴۲) | جلد ۱ | صفحہ ۱۳۳۵ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| صحیح سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۴۳۰۶) | جلد ۳ | صفحہ ۳۷۷ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۴۲۳۰) | جلد ۴ | صفحہ ۵۲۵ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۸۷۸) | جلد ۴ | صفحہ ۲۲۰۶ |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۱۷) | جلد ۱ | صفحہ ۲۵ |
| قال المحقق: | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۱۴) | جلد ۱ | صفحہ ۱۰۹ |
| قال الالبانی: | صحیح لغیرہ | | |

## اے مسلم بھائی!

کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ اپنے حسن نیت کے سبب قیامت کے دن ظل الٰہی کے مزے لے رہے ہوں اور ہم نیت نیک نہ ہونے کی وجہ سے اللہ کی گرفت میں ہوں ۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا بِبَرْکَةِ مَنْ بَعَثْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – ۔

ہر کام میں نیت خالص کرنے والے اور اللہ کی رضا تلاش کرنے والے کتنے فیروز بخت ہیں ۔

-☆-

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – :

یَغْزُوْ جَیْشُ الْکَعْبَةَ فَاِذَا کَانُوا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ یُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ،

قَالَتْ : قُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! کَیْفَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِیْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَّیْسَ مِنْهُمْ. قَالَ:

یُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۲۱۱۸) | جلد ۲ | صفحہ ۲۳۰ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۸۸۴) | جلد ۴ | صفحہ ۲۲۱۰ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۸۱۱۴) | جلد ۲ | صفحہ ۱۳۳۸ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۱۶) | جلد ۱ | صفحہ ۲۴ |
| قال المحقق: | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۱۱) | جلد ۱ | صفحہ ۱۰۸ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ | رقم الحدیث (۱۶۳۴) | جلد ۴ | صفحہ ۱۵۷ |
| مشکوٰۃ المصابیح | رقم الحدیث (۲۶۵۴) | جلد ۳ | صفحہ ۱۱۶ |
| قال الالبانی: | متفق علیہ | | |

## ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک لشکر کعبۃ پر چڑھائی کرنے کیلئے نکلے گا جب وہ بیداء (چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو اس کے اول وآخر (تمام شرکاء) کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ! اس لشکر کے اول وآخر (سب کو) کیسے زمین میں دھنسایا جائے گا حالانکہ ان میں وہ لوگ بھی ہوں گے جنہیں جبراً لایا گیا ہوگا اور وہ بھی ہوں گے جو ان میں سے نہ ہوں گے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان کے اول وآخر (سب کو) زمین میں دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن انہیں انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

-☆-

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ نبوت قیامت تک آنے والے تمام واقعات کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ انہیں مشاھدات میں سے ایک وقوعہ کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کردیا۔

ایک لشکر کعبہ مکرمہ پر حملہ کی خاطر نکلے گا۔ یہ برے ارادہ سے نکلنے والا لشکر جب ایک چٹیل

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (٦٧٥٥) | جلد ١٥ | صفحہ ١٥٥ |
| قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ صحیح علی شرط مسلم | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (٣٠٦٣) | جلد ٢ | صفحہ ٤٤٣ |
| قال المحقق: | صحیح | | |
| سلسلة الاحادیث الصحیحہ | رقم الحدیث (٢٣٣٢) | جلد ٥ | صفحہ ٥٥٨ |

میدان میں پہنچے گا تو لشکر کے تمام شرکاء کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سوچا یہ بری نیت سے نکلنے والا لشکر جس کے اول و آخر سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ پورے کا پورا لشکر اتنا بدنصیب نہیں ہوسکتا کہ کعبہ مکرمہ کو منہدم کرنے نکل کھڑا ہو۔ یقیناً اس لشکر میں ایسے لوگ بھی ہونگے جنہیں ان کی مرضی کے خلاف شامل کیا جائے گا۔ وہ جبر کے ہاتھوں مجبور ہو کر نکلے ہوں گے ان کا جرم اتنا بڑا نہیں جتنا اس لشکر کو ترتیب دینے والوں کا ہے۔ اس پر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کر دی:

یا رسول اللہ! سب کو کیونکر زمین میں دھنسایا جائے گا جبکہ ان کا جرم ایک جیسا نہیں؟ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

زمین میں دھنسایا تو سارے لشکر کو جائے گا لیکن قیامت کے دن ان کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

ایک آدمی کو کسی غلط کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اس کی نیت وہ کام کرنے کی نہیں بلکہ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے ڈر بھی رہا ہے تو یاد رکھیے یہ نیت اس کی رائیگاں نہیں جائے گی بلکہ اس کا کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوگا۔

کعبہ مشرفہ کو منہدم کرنے کیلئے نکلنا بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا کوئی کافر ہی کرسکتا ہے بلکہ وہ بدنصیب کرسکتا ہے جو کفر میں بھی حدود کو پھلانگ گیا ہو۔ ایسی صورت میں وہ اپنے ساتھ جبراً کسی مسلم کو لے جاتا ہے۔ اس صحبت کا اثر اسی مسلم پر تو ہوا کہ ظاھراً جو سزا کافر کو ملی وہی ایک مسلم کو بھی ملی۔ زمین میں اگر کافر دھنسائے گئے تو ان کے ساتھ صحبت بد کی وجہ سے مسلم بھی دھنسا دیے گئے۔

لیکن ایک مسلم کی نیت اسے دائمی وابدی عذاب سے بچالے گی۔ یہ دائمی عذاب سے بچنا نیت کی وجہ سے ہے۔ جنکی نیتیں صحیح ہیں اگر چہ بظاہر ان سے کوئی غلط کام سرزد ہو جائے تو اس کام کی سزا کے بعد آخر نیت کی وجہ سے چھٹکارا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر اھل ایمان کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

# ظلِّ الٰہی میں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :

اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۱۹۱۵) | جلد ۱ | صفحہ ۳۸۸ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۳۰۱۱) | جلد ۳ | صفحہ ۱۵۸ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۴۴۲۸) | جلد ۳ | صفحہ ۲۰۲ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۵۶۶) | جلد ۴ | صفحہ ۱۹۸۸ |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۴۹۳۳) | جلد ۴ | صفحہ ۴۳۷ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۵۷۴) | جلد ۲ | صفحہ ۳۳۴ |
| قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۰۷۳۶) | جلد ۹ | صفحہ ۵۶۴ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |

## ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشادفرمائے گا:

میرے جلال وعظمت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں انہیں اپنے سایہ میں بٹھاؤں گا آج میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے۔

-☆-

آج ہرآدمی کسی نہ کسی سے محبت کرتا ہے۔ ہرسینہ میں کسی نہ کسی کی چاہت کا چراغ فروزاں ہے۔

کاش!

مسلم بھائی محبت کرنے سے پہلے نیت کوصحیح کرلے اگر نیت صرف اللہ کی رضا ہوتو وہ مسلم بھائی چلتا پھرتا جنتی ہےاورقیامت کے دن اس کی عزت قابل دیدہوگی۔

نفسی نفسی کا عالم، رشتہ داریاں اورتعلقات منقطع ،شدت تپش اورغضب الٰہی الا مان الحفیظ،

| | | | |
|---|---|---|---|
| المعجم الکبیرللطبرانی | رقم الحدیث(۱۴۴) | جلد۲۰ | صفحہ۷۸ |
| المعجم الکبیرللطبرانی | رقم الحدیث(۱۴۵) | جلد۲۰ | صفحہ۷۸ |
| المعجم الکبیرللطبرانی | رقم الحدیث(۱۴۶) | جلد۲۰ | صفحہ۷۹ |
| المعجم الکبیرللطبرانی | رقم الحدیث(۱۴۷) | جلد۲۰ | صفحہ۷۹ |
| المعجم الکبیرللطبرانی | رقم الحدیث(۱۴۸) | جلد۲۰ | صفحہ۷۹ |
| المعجم الکبیرللطبرانی | رقم الحدیث(۱۴۹) | جلد۲۰ | صفحہ۷۹ |
| مسندالامام احمد | رقم الحدیث(۷۲۳۰) | جلد۷ | صفحہ۷۰ |
| قال احمدمحمدشاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسندالامام احمد | رقم الحدیث(۱۰۸۵۳) | جلد۹ | صفحہ۲۰۱ |
| قال حمزۃ احمدالزین | اسنادہ صحیح | | |

ان ہولناک گھڑیوں میں اللہ کا ایک محبت بھرا ارشاد اہل محشر کے کانوں سے ٹکرائے گا۔

اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلاَلِیْ۔

میری رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ اس ارشاد گرامی میں کتنی مٹھاس ہوگی، کتنا کیف وسرور ہوگا، کتنی چاشنی اور کتنا مزہ ہوگا ان لوگوں کے لئے جو کسی سے محبت کرنے سے پہلے اپنی نیت درست کر لیتے ہیں۔

اے اللہ!

ہمیں بھی ان خوش نصیب افراد میں کر دے جو کوئی بھی نیک عمل کریں حتی کہ کسی سے محبت بھی کریں تو ان کی نیت تیری رضا اور خوشنودی ہو۔

-☆-

## عذاب الٰہی سے محفوظ

## ابدی انعامات سے سرور

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا – اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا – اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا۔[1]

**ترجمہ:**

اوروہ خوش نصیب جوکھانا کھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت میں مسکین ویتیم اوراسیرکواوروہ کہتے ہیں ہم تمہیں اللہ کی رضا کیلئے کھانا کھلاتے ہیں۔ہم تم سے نہ کوئی اجر چاہتے ہیں اورنہ چاہتے ہیں کہ تم ہماراشکریہ ادا کرو۔ہم اپنے رب سے ڈرتے ہیں اس دن کیلئے جوبڑاترش اورسخت ہے۔پس اللہ تعالیٰ بچالے گاانہیں اس دن کے شر سے اورانہیں چہروں کی تازگی اوردلوں کاسرورعطافرمائے گا۔

-☆-

(۱)الدھر ۷۶-۸تا۱۱

اس رنگ برنگی دنیا میں کچھ ایسے افراد بھی ہیں جو دنیا کی رنگینیوں سے منہ موڑ چکے ہیں۔انکی زندگی کا نصب العین اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔وہ رضاءِ الٰہی کے حصول میں سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔یہ دنیا اس کا مال ومتاع ان کے ہاں کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔وہ خالق ومالک کو پانے کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہوتے ہیں۔ان کی رگوں میں جذبہ ایثار پوری توانائی سے موجزن ہوتا ہے۔انکی فکر وسوچ کا محور ذات باری تعالیٰ ہوا کرتا ہے۔

جن افراد کا اللہ تعالیٰ تذکرہ فرما رہا ہے وہ وہی ہیں جن کے اندر مادہ اخلاص موجود ہے۔اللہ کے دیے ہوئے رزق سے اگر کسی کو دیتے ہیں تو ظاہری نام ونمود سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔یہ دنیاوی شہرت ان کیلئے وجہ سکون نہیں ہوتی بلکہ انہیں سکون واطمینان خالق ومالک کی خوشنودی میں ملتا ہے۔

یہ سعید لوگ اگر کسی مسکین ویتیم یا کسی قیدی کو کھانے کی کوئی چیز دیتے ہیں تو یہاں بھی ان کا مطمع نظر اللہ کی رضا ہوتا ہے۔پھر اگر کوئی ان سے پوچھ لے کہ تم اتنا مال ودولت کیوں خرچ کر رہے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں:

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ ۔

ہم اللہ کی رضا کیلئے تمہیں کھانا کھلا رہے ہیں۔اس اطعام الطعام میں ہماری کوئی ذاتی غرض نہیں۔ہم کسی لالچ میں آ کر تمہیں کھانا نہیں دے رہے۔ہم یہ نہیں چاہتے کہ تم اس کا کوئی معاوضہ دو۔ہم یہ کام بلا معاوضہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کر رہے ہیں اور نہ ہی ہماری یہ تمنا ہے کہ تم ہمارا شکریہ ادا کرو۔نہیں ہرگز نہیں ہم اپنے اس کام کو تمہارے ان دو لفظوں کے عوض برباد نہیں کرنا چاہتے۔ہمارے جملہ امور کو نیلی چھت والا دیکھ رہا ہے۔وہ ہمارے دلوں کی دھڑکنوں سے واقف ہے ہم جو کچھ بھی کر رہے ہیں صرف اس امید پر کہ ہمارا اللہ ہمیں اتنا فرما دے:

اے میرے بندو! میں تم سے راضی ہوں۔

ہم قیامت کی ہولناکیوں سے ترساں ہیں۔اس دن کی ہیبت سے ہمارے رونگٹے کھڑے

ہو رہے ہیں ۔اس دن کے غضب کا سن کر پتہ پانی ہو رہا ہے۔

ان جذبات واحساسات والے پیکرانِ اخلاص کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوید ہو

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِکَ الْیَوْمِ۔

اللہ تعالیٰ انہیں اس دن یوم القیامۃ کے شر سے محفوظ فرمائے گا۔اس کی گرفت اس دن کی رسوائی اس دن کے عذاب سے انہیں بچالیا جائے گا۔

اے وہ روح ارجمند! جو چشمہ اخلاص سے دھلی ہوئی ہے! تیرے لیے تیرے رب کا وعدہ ہے کہ قیامت کے دن اسکی ہولنا کیوں سے تجھ بچالیا جائے گا اور جو قیامت کی ہولنا کیوں سے محفوظ ہوگا وہ حقیقی سعادت سے لبریز ہوگا۔

وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا۔

اللہ تعالیٰ ایسے خوش بخت افراد کو چہروں کی تر و تازگی اور دل کا سرور وسکون عطا فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ ان پاک باز مخلصین کو قیامت کے دن حسن ظاہر اور حسن باطن سے نوازے گا۔حسن ظاہر تو یہ کہ ان کے چہرے تر و تازہ ہونگے اور شادابی عیاں ہوگی۔شادمانی کا نور ہالہ کیے ہوئے ہوگا۔ اور باطنی حسن یہ کہ ان کا دل اطمینان وسکون کی دولت سے لبریز ہوگا۔ان کے قلب سے طمانیت کے سوتے پھوٹ رہے ہونگے اور رضائے الٰہی کا پروانہ ہاتھوں میں تھامے جنت کے مزے لے رہے ہونگے۔

یہی لوگ جب جنت جائیں گے جنت کے انعامات کو دیکھ کر ان کے چہروں کی شادابی دوبالا ہو جائے گی۔ان کے حسن سے حسن کو خیرات مل رہی ہوگی اور ان کا باطن انوار سے لبریز مہکتا وشگفتہ ہوگا۔

اخلاص وللٰہیت کے بارے میں یہ چند کلمات پیش خدمت ہیں اللہ ذوالجلال والاکرام ہم سب بھائیوں کو اخلاص کی توفیق عطا فرمائے اور جو بھی کام کریں اللہ تعالیٰ وہ کام ہمیں اپنی رضا کی

خاطر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اے اللہ! ہم سب کو نفس وشیطان کے شر سے محفوظ فرما۔ ہمارے سیرت و کردار کو ریا کاری اور بناوٹ کے زخموں سے محفوظ فرما اور زندگی کے روز و شب شریعت مطہرہ کے مطابق بسر کرنے کی سعادت عطا فرما۔

-☆-

# اخلاص

## تمام نیکیوں کا جامع ہے

قَالَ الْجُنَیْدُ:

اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا عَقَلُوْا ، فَلَمَّا عَقَلُوْا عَمِلُوْا ، فَلَمَّا عَمِلُوْا اَخْلَصُوْا ، فَاسْتَدْعَاھُمُ الْاِخْلَاصُ اِلٰی اَبْوَابِ الْبِرِّ اَجْمَعَ.

**ترجمہ:**

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اللہ تعالٰی کے کچھ بندے ایسے ہیں جو (حقیقت دنیا) سمجھ گئے، جب وہ سمجھ گئے تو وہ اعمال صالحہ بجالائے، جب انہوں نے نیک اعمال کئے تو اخلاص سے اعمال کئے اخلاص انہیں نیکی و بِرّ کے تمام دروازوں کی طرف لے گیا۔

انسان پر جب دنیا کی حقیقت سے آشکارا ہوجائے تو وہ اس فانی دنیا پر فریفتہ نہیں ہوتا بلکہ اخروی زندگی کیلئے تگ ودو کرتا ہے۔ اللہ تعالٰی کی توفیق وعنایت سے اعمال صالحہ بجالاتا ہے۔ اعمال

صالحہ کی ادائیگی کے دوران اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف وکرم سے انہیں اخلاص کی سعادت سے بہرہ ور فرماتا ہے۔ جب وہ اخلاص کے وصف سے متصف ہو جاتے ہیں تو یہ اخلاص اسے ہر اس راستہ پر لے جاتا ہے جو نیکی اور بھلائی کا راستہ کہلاتا ہے۔

جو خوش نصیب نیکی وخیر کا دلدادہ ہو جائے اور ہمیشہ خالق ومالک کو راضی کرنے کی کوشش کرے وہ یقیناً دونوں جہاں کی سعادتیں اپنے دامن میں سمیٹ لیتا ہے۔

اعمال صالحہ کی ادائیگی کے وقت نیت حسنہ بہت بڑی دولت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ ہے جو وہ کسی کسی کو عطا فرمایا کرتا ہے۔ وہ آدمی جس کی تمنا اور حسرت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شہادت کی موت عطا فرمائے اور جہاد میں شریک ہونے کی نیت بھی کرتا ہے لیکن اس کے مقدر میں اس ظاہری جہاد میں شریک ہونا نہ تھا، اللہ رب العزت اس کو اس کی نیت صالحہ کا اجر یہ عطا فرمائے گا کہ قیامت کے دن وہ شہداء کی صف میں کھڑا ہوگا۔

اسی چیز کو مد نظر رکھ کر بعض بزرگان دین نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّكْمُلَ لَهٗ عَمَلُهٗ فَلْيُحْسِنْ نِيَّتَهٗ۔ [1]

جسے یہ بات پسند ہو کہ اس کا عمل پایہ تکمیل تک پہنچا سے چاہئے کہ وہ اپنی نیت درست کرے۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْكَ نِيَّتَكَ وَاِرَادَتَكَ۔ [2]

اے بندے! اللہ تعالیٰ تجھ سے تیرے حسن نیت اور نیک ارادے کا طلبگار ہے۔

دل کا فساد وبگاڑ انسان کی زندگی کی کمائی ضائع کر دیتا ہے۔ دل کے فساد سے انسان مقربین کی فہرست سے اپنا نام خارج کروا دیتا ہے اور نیت کی خرابی اسے بدبختوں کے زمرے میں دھکیل دیتی ہے۔

(۱) جامع العلوم والحکم ۱۰
(۲) جامع العلوم والحکم ۹

دو سگے بھائی دنیا میں رہتے تھے ایک عابد وزاہد تھا اور وہ پہاڑ کی چوٹی پر فروکش تھا وہیں اس کی زندگی کے شب وروز عبادت الٰہی میں گزر رہے تھے۔اس کا دوسرا بھائی پہاڑ کے دامن میں رہتا تھا اس کے شب وروز فسق وفجور میں بسر ہورہے تھے اور معصیت وگناہ اس کا شیوہ تھا۔ایک دن اس عابد وزاہد نے خواہش کی کہ ابلیس کو دیکھنا چاہئے تو ابلیس اس کے سامنے ظاہر ہوا اور فورا بولا:

اے عابد وزاہد! تو نے اپنی زندگی کے چالیس سال خواہ مخواہ مصیبت میں گزار دیے ابھی چالیس سال مزید تیری زندگی کے باقی ہیں۔

اس عابد کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی اور وہ سوچنے لگا میں نے واقعی چالیس سال کا طویل عرصہ عبادت وریاضت میں گزاردیا۔دنیا کی عیش وآرام کا خیال تک نہ رکھا اب بیس سال دنیاوی عیش وعشرت میں گزارنے چاہئیں اور پھر بیس سال توبہ واستغفار کرکے عبادت میں گزارنے چاہئیں۔

اتنا سوچ کر وہ اپنے عبادت خانہ کو خیر باد کہہ کر پہاڑ سے نیچے اترنے لگا۔اور اس کا رخ اپنے بھائی کی طرف تھا جس کے گھر ہر قسم کی عیش وعشرت کا سامان تھا اور خدا سے غافل کرنے والی اور شیطان کا دوست بنانے والی ہر چیز موجود تھی۔

دوسری طرف اس کا بدکردار بھائی اپنی عیش وعشرت کی زندگی میں مست تھا کہ اچانک اسے خیال آیا۔

میں نے اپنی ساری زندگی اللہ تعالٰی کی نافرمانیوں میں گزار دی میرا سگا بھائی اللہ تعالٰی سے مناجات کا لطف حاصل کررہا ہے اور اس کی عبادت کے انوار سے اپنے باطن کو منور کررہا ہے۔میرا بھائی تو جنت میں جائے اور میں جہنم میں جاؤں۔اسی سوچ پر اس کے آنسو نکل آئے اور اپنا سب کچھ چھوڑ کر اپنے بھائی کی طرف روانہ ہوا۔

عجب منظر ہے عابد وزاہد گناہ کے ارادے سے نیچے آرہا ہے اور فاسق وبدکار نیکی کے ارادے سے سرشار ہوکر اوپر جارہا ہے۔

جب دونوں بھائیں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رہ گیا تو عابد کا پاؤں پھسلا اور وہ اپنے بھائی پر گرا اور وہ دونوں نیچے گر گئے اور دونوں نے دم توڑ دیا۔

عابد و زاہد کا حشر صرف فساد نیت سے بدوں کیساتھ ہوگا اور بدکار کا حشر صرف حسن نیت سے نیکوکاروں کے ساتھ ہوگا۔

حسن نیت جتنی عظیم دولت ہے فساد نیت اتنی ہی بڑی مصیبت ہے۔فساد نیت سے انسان کا دین وایمان تباہ ہوجاتا ہے لیکن حسن نیت سے تباہ شدہ دین وایمان میں بہار آجاتی ہے اور اس کی سعادت کا گلشن مہک اٹھتا ہے۔

-☆-

حضور رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے خوش نصیب کا ذکر فرمایا جس کی سابقہ زندگی گناہوں کی دلدل میں گزری اس سے وہ گناہ سرزد ہوئے کہ اس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔لیکن اللہ رب العزت نے اسے اس کی زندگی کے آخری لحات میں اپنی طرف رجوع کی تڑپ اس کے دل میں پیدا فرمادی جس سے اس کی تقدیر بدل گئی۔

-☆-

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

اِنَّ رَجُلاً قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ نَفْساً ، ثُمَّ عُرِضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ ، فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ ، فَدُلَّ عَلٰی رَاهِبٍ ، فَاَتَاهُ فَقَالَ :

اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ نَفْساً ، فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فَقَالَ:

لَا ، فَقَتَلَهٗ فَکَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ ، فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ ، فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ:

نَعَمْ ، وَمَنْ يَحُوْلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ ؟ اِنْطَلِقْ اِلَى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا ، فَإِنَّ بِهَا اُنَاساً يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ ، فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ ، وَلَاتَرْجِعْ اِلَى اَرْضِكَ ، فَإِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ. فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ ، فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ ، فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ:

جَاءَ تَائِباً مُقْبِلاً بِقَلْبِهِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ، وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ : اِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ ، فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُوْرَةِ آدَمِيٍّ ، فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ ، فَقَالَ: قِيْسُوا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهُ ، فَقَاسُوْا ، فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ ، فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الترغیب والترہیب | رقم الحدیث(۳۱۵۱) | جلد۳ | صفحہ۲۲۱ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث(۳۶۱۳) | جلد۴ | صفحہ۱۲ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث(۲۶۲۲) | جلد۳ | صفحہ۲۷۱ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث(۳۴۷۰) | جلد۲ | صفحہ۱۰۷۹ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث(۴۲۵۹) | جلد۲ | صفحہ۸۴۴ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث(۲۰۷۶) | جلد۱ | صفحہ۴۱۶ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث(۲۳۲۷) | جلد۲ | صفحہ۴۴۴ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث(۲۷۶۶) | جلد۴ | صفحہ۲۱۱۸ |
| غایۃ الاحکام | رقم الحدیث(۴۹۸) | جلد۱ | صفحہ۲۶۹ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث(۱۱۶۴۷) | جلد۱۰ | صفحہ۲۲۶ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث(۱۱۰۹۷) | جلد۱۰ | صفحہ۶۷ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |

## ترجمة الحديث:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پہلی قوموں میں سے ایک آدمی نے ننانوے اشخاص کو قتل کر دیا۔ پھر اسے اپنے گناہوں سے توبہ کا خیال آیا تو اس نے کسی سے پوچھا روئے زمین میں سے بڑا عالم کون ہے؟ اسے ایک راہب کا پتہ بتایا گیا وہ اس راہب کے پاس پہنچا اور اس سے کہا:

میں نے ننانوے آدمی قتل کیے ہیں کیا میری توبہ ہو سکتی ہے؟

اس راہب نے جواب دیا:

تیری توبہ نہیں ہو سکتی (اسے غصہ آیا) اور اس نے اس راہب کو قتل کر کے سو کا عدد پورا کر دیا۔

پھر کچھ عرصہ کے بعد اس نے پوچھا:

دنیا کا سب سے بڑا عالم کون ہے؟

تو اسے ایک عالم آدمی کا پتہ بتا دیا گیا۔

اس نے اس عالم سے کہا:

میں نے سو آدمیوں کو قتل کر دیا ہے کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟

اس عالم نے جواب دیا۔

تیرے لئے توبہ کا ابھی دروازہ کھلا ہے، تیرے اور تیری توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے؟ (اس جگہ کو چھوڑ جا) اور فلاں بستی میں چلا جاوہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مگن رہتے ہیں تو بھی جا اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر لیکن اس جگہ کی طرف پلٹ کر نہ آنا یہ بری جگہ ہے۔

وہ سو آدمیوں کو قتل کرنے والا توبہ کی نیت لے کر اللہ والوں کے ساتھ زندگی گزارنے کے ارادے سے روانہ ہوا لیکن اللہ تعالیٰ کی بے نیازی کہ وہ ابھی نصف راستہ ہی طے کر پایا تھا کہ پیام اجل

آ گیا اور وہ وہیں فوت ہو گیا۔

اب رحمت والے فرشتے اور عذاب دینے والے فرشتے اس کی میت کے پاس اتر آئے۔

رحمت والے فرشتوں نے کہا: یہ تائب ہو کر دل و جان سے اللہ تعالیٰ کی طرف آ رہا تھا۔ لیکن عذاب والے فرشتے کہنے لگے: ابھی تک اس نے کوئی نیک عمل نہیں کیا۔

ان فرشتوں کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا جس کو دونوں گروہوں نے اپنا حکم یعنی فیصلہ کرنے والا جج تسلیم کر لیا۔ اس فرشتے نے فیصلہ کیا۔

دونوں طرف کی زمین کی پیمائش کرو اگر وہ قریہ فاجرہ کے نزدیک ہو تو اسے ملائکہ عذاب لیجائیں اور اگر وہ قریہ صالحہ کے قریب ہو تو رحمت کے فرشتے لے جائیں۔

فرشتوں نے پیمائش کی تو جس طرف وہ ارادہ لے کر جا رہا تھا اس جگہ کے وہ نزدیک تھا اس لئے رحمت کے فرشتے اسے لے گئے۔

-☆-

ایک اور روایت میں ہے کہ وہ قریہ صالحہ کی طرف صرف ایک بالشت نزدیک تھا تو اسے صالحین کے زمرے میں شامل کر دیا گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ:

اللہ رب العزت نے اس زمین کو جس کی طرف سے وہ آیا تھا حکم دیا تو پھیل جا وہ پھیل گئی اور اس زمین کو جس کی طرف وہ جا رہا تھا فرمایا:

قریب ہو جا وہ قریب ہو گئی۔ پھر ارشاد فرمایا:

اب پیمائش کرو تو پیمائش سے وہ ایک بالشت بھر نیک لوگوں کی بستی کے قریب پایا گیا تو مغفرت سے نواز دیا گیا۔

اس شخص کی نیت اس درجہ کامل تھی کہ جب ملک الموت اس کی جان نکال رہا تھا تو یہ سینے کے

بل گرا اور سرک کر نیک لوگوں کی بستی کے مزید قریب ہوگیا گویا وہ زبان حال سے کہہ رہا تھا:

الٰہی میری تو پکی نیت تھی کہ نیک لوگوں کے ساتھ زندگی گزاروں لیکن اب اگر زندگی نے وفا نہیں کی۔دم نکلتے نکلتے سینہ تو نیک لوگوں کی بستی کی طرف کرتا ہوں۔

جتنا میرے بس میں تھا نیکوں کے قریب ہوگیا ہوں الٰہی اب میرے گزشتہ گناہوں کو دیکھ لے جو ہیں تو بہت بڑے اور نا قابل معافی یا پھر میری اس نیت کو دیکھ لے۔اگر نیت کی صداقت ان گناہوں کا کفارہ ہوسکتی ہے تو مجھے نیت کا اجر عطا فرما۔

اللہ رب العزت نے اپنی شان کریمی سے اسے اس کی اس پر خلوص نیت کا جو اجر دیا کہ اس کی جملہ خطائیں معاف کردیں اور اسے جنت مرحمت فرمادی۔

-☆-

## نیت صالحہ

## ہر چھوٹے بڑے کام میں

وَقَالَ بَعْضُهُمْ :

اِنِّی لَاُحِبُّ اَنْ یَکُوْنَ لِیْ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ نِیَّةٌ حَتّٰی فِی اَکْلِیْ ، وَشُرْبِیْ ، وَ نَوْمِیْ وَدُخُوْلِیَ الْخَلَاءَ .

**ترجمہ:**

بعض اسلاف نے فرمایا:

میں یہ پسند کرتا ہوں کہ ہر چیز میں میری نیت نیت صالحہ ہوحتی کہ میرے کھانے، میرے پینے، میرے سونے اور میرے واش روم جانے میں۔

-☆-

## اخلاص چھوٹے عمل کو بڑا بنا دیتا ہے

قَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ:

رُبَّ عَمَلٍ صَغِیْرٍ تکثرہُ النِّیَةُ، وَرُبَّ عَمَلٍ کَثِیْرٍ تُصَغِّرُہُ النِّیَةُ۔

**ترجمہ،**

حضرت عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کتنے ایسے چھوٹے عمل ہیں جنہیں نیت بڑا بنا دیتی ہے اور کتنے ایسے بڑے عمل ہیں جنہیں نیت چھوٹا کر دیتی ہے۔

-☆-

کَانَ الْفضَیل یُحَاسِبُ نَفْسَہُ وَیَقُوْلُ:

یَامِسْکِیْنُ، اَنْتَ مُسِیْءٌ، وَتَرَیٰ اَنَّکَ مُحْسِنٌ۔

وَأنْتَ جَاھِلٌ، وَتَرَی أنَّکَ عَالِمٌ، وَبخِیْلٌ وَتَرَی أنَّکَ کَرِیْمٌ، وَاَحْمَقٌ وَتَرَی أنَّکَ عَاقِلٌ، اَجَلُکَ قَصِیْرٌ وَأمَلُکَ طَوِیْلٌ۔

**ترجمہ:**

حضرت فضیل بن عیاض -رضی اللہ عنہ- اپنے آپ کا محاسبہ کرتے تھے فرماتے تھے۔

اے مسکین تو گناہ گار ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو نیک وکار ہے۔

اور تو جاہل ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو عالم ہے۔

تو تو بخیل ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو سخی وکریم ہے۔

تو احمق ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو عاقل ہے۔

تیری عمر تھوڑی ہے اور تیری امیدیں زیادہ ہے۔

-☆-

یہ سوچ ایک مخلص اور خدا رسیدہ کی سوچ ہے حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ وہ بزرگ ہستی ہیں جن کے زھد وتقوی، اخلاص وللٰہیت کی دھوم عالم میں مچی ہے۔ جنکی پارسائی کے چرچے زمین میں ہی نہیں آسمانوں پر بھی ہیں لیکن

وہ عالم تنہائی میں اپنے نفس سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اے نفس! تو سراپا گناہ ہے لیکن اپنے آپ کو پارسا کہتے ہو......الخ

غور کیجئے!

کہاں ہمارے اسلاف اور کہاں ہم؟

وہ نیک ہوکر بھی اپنے آپ کو نیکوں میں شمار نہیں کرتے، وہ عابد وزاھد ہوکر بھی اپنے آپ کو سراپا گناہ وخطا تصور کرتے ہیں لیکن ہم

دن رات گناہوں میں مگن ہیں لیکن تمنا ہے کہ لوگ عابد وزاھد کہیں۔

دن رات فسق وفجور کی دکان داری کرتے ہیں لیکن اپنی پارسائی کے پھریرے آسمانوں پر

لہرانا چاہتے ہیں۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین!

ہمیں اخلاص کی وہ دولت عطا فرما جو تو نے ہمارے اسلاف کو عطا فرمائی، ہمیں وہ تعلق باللہ مرحمت فرما جو قرون اولی کے بزرگوں کے نصیب میں تھا۔ ہمارے احوال واعمال کو درست فرما اور ہمیں صراط مستقیم پر گامزن فرما۔ نفس وشیطان کی فریب کاریوں سے مامون ومحفوظ فرما اور اپنی یاد کی لذت سے بہرہ ور فرما۔

-☆-

## سلطان الاولیاء کا اخلاص

قَالَ اَبُوْ يَزِيْدَ :

لَوْ صَفَا لِيْ تَهْلِيْلَةٌ مَا بَالَيْتُ بَعْدَهَا ۔

**ترجمہ:**

حضرت خواجہ بایزید بسطامی -رحمہ اللہ علیہ- نے فرمایا:

اگر زندگی میں ایک مرتبہ بھی خلوص دل سے مجھے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہنا نصیب ہو جاتا تو مجھے اس کے بعد کوئی پرواہ نہیں کہ مجھ سے کیا سرزد ہوتا ہے۔

-☆-

امام الاولیاء سرتاج ولایت حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ جن کے بارے میں حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا اولیاء کرام میں وہ مقام ہے جو حضرت جبریل امین کا فرشتوں میں مقام ہے۔

اسرار الاولیاء ۲۹

سبحان اللہ !اس قدر بلند مرتبت ہستی اور عجز وانکساری واخلاص کا یہ عالم کہ زندگی بھر اگر ایک مرتبہ بھی اخلاص وللہیت سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادا ہو جائے تو پھر مجھے اس کے بعد کسی چیز کی کوئی پرواہ نہیں۔

وہ افراد جنہوں نے اس عالم گیتی کو اپنی پیشانی بر سر زمین رکھ کر حسن بخشا، جنہوں نے اس دار دنیا میں ذکر الٰہی کی وہ مے پی اور پھر پلائی کہ اولیاء کرام انکے آستانہ پر جبینیں خم کرتے نظر آئے لیکن خود حالت یہ ہے کہ زندگی بھر کی کمائی کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے بلکہ عرض کناں ہیں کہ اخلاص وللہیت سے صرف اور صرف ایک مرتبہ کلمہ طیبہ ادا ہو جائے۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

-☆-

# حسن عمل سے آراستہ
# مومن کا
# اجر و ثواب ضائع نہیں ہوتا

اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا۔

**ترجمہ:**

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے تو ہم اچھے عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

-☆-

جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے حسن عمل کی سعادت بخشی ہے اس کا عمل بارگاہ الٰہی میں محمود و مقبول ہے۔عمل میں حسن دو وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

(۱)۔عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا جائے۔

سورۃ الکہف ۳۰

(۲)۔عمل سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔

جو عمل اللہ تعالٰی کی رضا کیلئے کیا جائے مگر اس پر سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نہ ہو وہ عمل بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں۔عمل وہی مقبول ہے، اسی عمل کو شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے جو اللہ تعالٰی کیلئے ہو اور اس پر اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ثبت ہو۔

اے اللہ!

ہمیں اپنی خواہشات کی غلامی سے نجات عطا فرما،ہمیں اپنی رضا کی سعادت سے بہرہ ور فرما اور ہمیں اپنی زندگی کے تمام اعمال سنت مبارکہ کے مطابق بسر کرنے کی سعادت نصیب فرما۔

-☆-

## جسے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا اشتیاق ہو وہ
## صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کیلئے عبادت کرے

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ○

**ترجمہ:**

جسے اپنے رب سے ملاقات کا یقین ہے، اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا یقین اور پھر اس ملاقات کی تڑپ اہل ایمان کے ایمان کی حرارت کا نتیجہ ہے۔ جس سے محبت ہو جس کے عشق کا سودا سر میں سمایا ہو انسان اس سے ملاقات کیلئے بے قرار رہتا ہے اس کی دید کیلئے تڑپتا ہے۔

ہر محبوب سے ملاقات کا کوئی نہ کوئی ضابطہ ہوتا ہے تو معبود برحق محبوب حقیقی اللہ جل شانہ سے

سورۃ الکہف　۱۱۰

ملاقات کیلئے اعمال صالحہ کا بجالانا نہایت اہم ہے۔اس کے حضور سر بندگی جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کا ورد کرنا نہایت ضروری ہے،اس کے ذکر سے زبان تر و تازہ رکھنا پھر دل میں اس کی یاد کی قندیل فروزاں کرنا لازم ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک اور ضابطہ ہے کہ:

اس کی عبادت و بندگی میں کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا۔

بندگی صرف اور صرف وحدہ لاشریک کی ،عبادت فقط ذات پروردگار کی۔جیسے وہ یکتا وواحد ہے ایسے ہی جب اس کی عبادت کرنی ہے تو عابد کے تصور میں بھی کسی اور کا خیال نہیں آنا چاہئے۔دوران بندگی اگر یہ خیال آ گیا کہ لوگ میری اس عبادت کو اچھی نظر سے دیکھیں یا لوگ مجھے عبادت گزار کہیں تو پھر وہ عبادت ذات یکتا کیلئے نہیں بلکہ یہ عبادت لوگوں کیلئے ہے۔اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے:

میری ملاقات کے امیدوارو!

عبادت صرف اور صرف میری اس میں ریا اور دکھلاوا نام کی کوئی چیز نہیں اگر تم اس پر صدق دل سے کاربند رہے،یعنی بندگی صرف اللہ کی ،عبادت صرف معبود حقیقی کی تو سن لو:

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ

جو اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔

جس خوش نصیب سے اللہ تعالیٰ ملاقات چاہتا ہو اس کے نیک بخت اور سعید ہونے میں کسے کلام ہے۔نیک بخت اور سعادت مند وہی ہے جس سے اس کا خالق و مالک راضی ہو جائے تو رضائے الٰہی کے حصول کیلئے ریا کاری، نام و نمود، دکھلاوہ سب کچھ دل سے نکال کر دل کو اخلاص کا آئینہ بنانا پڑے گا۔تا آنکہ جب بھی کسی دل والے کی اس کے دل پر نظر پڑے تو دل میں توحید کا آفتاب پوری آب و تاب سے فروزاں ہو پھر اس آفتاب کی کرنیں جس جس دل میں پڑتی جائیں وہ دل بھی رشک قدسیاں بنتا جائے۔

# امام الاولیاء حضرت خواجہ حاتم اصم رحمہ اللہ علیہ
# کا ارشاد گرامی

قَالَ حَاتَمُ الْاَصَمُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ :

تَعَاهَدْ نَفْسَکَ فِیْ ثَلَاثٍ :

اِذَا عَمِلْتَ ، فَاذْكُرْ نَظَرَ اللّٰهِ اِلَیْکَ،

وَاِذَا تَكَلَّمْتَ فَاذْكُرْ سَمْعَ اللّٰهِ مِنْکَ،

وَاِذَا سَكَتَّ فَاذْكُرْ عِلْمَ اللّٰهِ فِیْکَ [1]

**ترجمہ:**

حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

اپنے نفس کو تین چیزوں کا خوگر بنالے:

جب تو کوئی کام کرنے لگے تو یاد کر کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔

جب تو بات کرنے لگے تو یاد کر کہ اللہ تعالیٰ تیری باتیں سن رہا ہے۔

[1] تہذیب اسیر ۲-۹۶۹

اور جب تو خاموش ہو جائے تو یاد کر کہ اللہ تعالیٰ تیرے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔

-☆-

بڑوں کی باتیں بڑی ہوتی ہیں یہ حکمت کی معدن سے نکلے ہوئے جواہرات ہیں جن کی چمک دلوں کو چمکا دیتی ہے اور جن کی روشنی سے تاریک سینے منور ہو جاتے ہیں۔

جب درج بالا تین چیزوں کا عادی و خوگر ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی عنایات کریمانہ کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

جب کوئی کام کرنے لگے تو یاد کرے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ جب یہ اعتقاد ہوگا تو وہ کوئی گناہ و معصیت نہیں کرے گا۔ نافرمانیوں سے اپنا دامن بچا لے گا، بلکہ نیکی کرے گا تو خلوص سے کرے گا۔ جب اس کا ایمان کامل ہو کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے تو اس کی تمام حرکات وسکنات شریعت کے دائرے میں آ جائیں گی۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا سب رضائے الٰہی کے سانچے میں ڈھل جائیگا۔

جب گفتگو کرنے لگے تو اسے یقین کامل ہو کہ اس کا اللہ اس کی باتیں سن رہا ہے تو سمجھ لیجئے اس کی زبان کو تالا لگ جائے گا۔ وہ ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہیں نکالے گا جو کل اس کیلئے وبال جان بن جائے۔ ایسی کوئی بات نہیں کرے گا جس سے اس کے دین و ایمان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو۔ بلکہ وہ ایسی محفل سے بھی اٹھ کر چلا جائے گا جس میں نامناسب گفتگو ہو رہی ہو۔

پھر اس اللہ کے بندے کی زبان ہر وقت ذکر الٰہی کرے گی، تلاوت قرآن کے مزے لے گی، لوگوں کو نیکی کی ترغیب دے گی اور برائی سے روکے گی۔ پھر وہ چلتا پھرتا مبلغ و داعیہ بن جائے گا۔ وہ اسلام کی نورانی قندیل ہاتھ میں لے کر دوستوں کی محفل میں بیٹھے گا۔ جس قندیل کے انوار سے وہ خود ہی نہیں بلکہ اس کے دوستوں کے سینے بھی نور و فروزاں ہو جائیں گے۔

وہ بات کرنے لگے تو فوراً اسے یاد آئے گا کہ اس کی باتیں اللہ ذوالجلال سن رہا ہے تو فضول گفتگو سے بھی گریز کرے گا۔ بلکہ اپنے دوستوں اپنے بچوں کو بھی نیکی کی تلقین کرے گا کیونکہ اسے علم ہے جو نیکی

کی ترغیب دیتا ہے، جو اسلام کے نور کو پھیلانے کیلئے اپنی زبان کھولتا ہے اس کا خالق و مالک اس سے راضی ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

جب وہ کہیں خاموش بیٹھے تو اسے یاد آئے کہ میرے بارے میں اللہ سب کچھ جانتا ہے تو پھر اس کا اٹھنا عام لوگوں کی طرح نہ ہوگا بلکہ اس کی خاموشی میں بھی رضائے الٰہی کا جذبہ ہوگا۔ وہ دل کو تمام کدورتوں سے پاک و صاف کرے گا۔ خاموشی کی حالت میں بھی کسی کے بارے میں برا نہیں سوچے گا بلکہ وہ سوچے گا تو ہر ایک کی خیر سوچے گا۔ وہ غور کرے گا تو اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ کے دین کا غلبہ ہو سکتا ہے۔ وہ نور اسلام کو چار سو پھیلانے کے بارے میں سوچے گا تو جس کا بیٹھنا اور سوچنا اسلام کی اشاعت کیلئے ہو، جس کی خاموشی نور اسلام کو دوسروں تک پہنچانے کیلئے غور و فکر پر مبنی ہو تو ایسی خاموشی ہزار گفتگو سے افضل ہے۔ ایسی خاموشی جو فکر اسلام پر مبنی ہو وہ بڑے بڑے اعمال سے افضل و برتر ہے۔

-☆-

## آخرت کومدنظر رکھنے والا

## اخلاص سے آراستہ ہوتا ہے

قَالَ رَجُلٌ لِاَبِی الدَّرْدَاءِ: اَوْصِنِیْ، فَقَالَ لَهُ:

اذْكُرْ يَوْمًا تَصِيْرُ السَّرِيْرَةُ فِيْهِ عَلَانِيَةً.

**ترجمہ:**

ایک آدمی نے حضرت ابو درداء۔رضی اللہ عنہ۔سے عرض کی:

مجھے کوئی نصیحت فرمایئے:

آپ نے ارشاد فرمایا:

اس دن کو یاد رکھو جس دن راز ظاہر ہو جائیں گے۔

-☆-

یہ کتنی اچھی نصیحت ہے اگر اس پر تھوڑی سے بھی توجہ کی جائے تو انسان سراپا اخلاص بن جاتا ہے۔

تنبیہ المغترین ۱۱۴

حدیث الاخلاص ۵۹۱

جسے یہ یقین ہو اور اس کے سامنے ہو کہ وہ دن آنے والا ہے جب کوئی بھی چھپی چیز چھپی نہیں رہے گی ۔ بلکہ ظاہر و باطن برابر ہوں گے تو انسان ابھی سنبھل جائے گا اور کوئی گناہ و نافرمانی نہیں کرے گا ۔ بلکہ اگر اس کا پاؤں پھسلنے بھی لگے گا تو فوراً ہوشیار ہو جائے گا اور اپنے آپ کو گناہ و نافرمانی کی دلدل میں گرنے سے بچا لے گا ۔

-☆-

## ہر قول و فعل اللہ تعالیٰ کیلئے کرنے والا خیر و بھلائی سے آراستہ ہوتا ہے

قَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عَيَّاضٍ: كَانَ يُقَالُ:

لَا يَزَالُ الْعَبْدُ بِخَيْرٍ مَا إِذَا قَالَ قَالَ لِلّٰهِ، وَإِذَا عَمَلَ عَمَلٍ لِلّٰهِ.

**ترجمہ:**

حضرت فضیل بن عیاض۔رضی اللہ عنہ۔نے فرمایا:

اہل خیر و صلاح کی بات کہی جاتی ہے کہ:

بندہ خیر و بھلائی میں رہتا ہے جب وہ بات کرے تو اللہ کے لئے کرے، جب کوئی عمل کرے اللہ کے لئے کرے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کے لئے قول و عمل کرنے والا دونوں جہاں کی سعادتیں سمیٹ لیتا ہے۔

اس کے مقام ومرتبہ کو کون پہنچ سکتا ہے جو زبان سے جو بھی کلمہ نکالے اس سے اس کا مطلب اللہ کا راضی ہو جانا ہے اور جو بھی عمل کرے اس سے اس کی غرض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

ایسے آدمی کے بختوں کو سلام کرنے کو جی چاہتا ہے جو سر سے پاؤں تک رضائے الٰہی کے جذبے سے سرشار ہوتا ہے۔ اسکا علم ونظر کسی اور کو خوش کرنا نہیں اس کی غرض کسی آدمی سے داد لینا نہیں بلکہ وہ ان سب چیزوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اس کی نظر مخلوق سے ہٹ کر خالق پر چلی جاتی ہے۔ وہ اللہ وحدہ لاشریک کا طالب ہوا کرتا ہے۔ اس کو خوش کرنے کے لئے اپنی زندگی کی ساعتیں خرچ کرتا ہے۔ یقیناً ایسا آدمی بلند بہت بلند ہے۔

-☆-

قَالَ اَبُو حَازِمٍ:

عِنْدَ تَصْحِيْحِ الضَّمَائِرِ تُغْفَرُ الْكَبَائِرُ،

وَإِذَا عَزَمَ الْعَبْدُ عَلٰى تَرْكِ الْآثَامِ اَمَّهُ الْفُتُوْحُ.

**ترجمہ:**

حضرت ابو حازم -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

جب ضمائر صحیح ہو جائیں تو کبائر بھی معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

جب بندہ گناہوں کے ترک کا پختہ ارادہ کرے تو اسے فتوحات ملا کرتی ہیں۔

-☆-

دل دنیا کی آلائشوں سے پاک وصاف ہو، دل میں دنیا کی کوئی غرض نہ ہو، دل اس دنیا کے داغوں سے معرا ہو تو پھر ایسے شخص کے کبیرہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ جب دل میں اللہ تعالیٰ

تہذیب الحلیۃ　۱-۵۱۹

تعطیر الانفاس　۵۹۳

کے علاوہ کوئی خیال ہی نہیں، جب نہاں خانہ دل میں خالق ومالک کے علاوہ کسی اور کا گزر ہی نہیں تو ایسے شخص سے اگر کوئی کبیرہ گناہ سرزد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے کبیرہ گناہ کو معاف فرما دیتا ہے۔

مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ ۔

جو اللہ تعالیٰ کا ہو گیا اللہ تعالیٰ اس کا ہو گیا۔

-☆-

قَالَ رَجُلٌ لِمُحَمَّدِ بْنِ النَّضرِ:

اَيْنَ اَعْبُدُ اللّٰهَ ؟ قَالَ :

اَصْلِحْ سَرِيْرَتَكَ وَاعْبُدْهُ حَيْثُ شِئْتَ .

**ترجمہ:**

حضرت محمد بن نضر -رضی اللہ عنہ- سے ایک آدمی عرض کرتا ہے:

حضور میں کہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں؟

آپ نے ارشاد فرمایا:

اپنا باطن درست کر لے پھر جہاں تیرا جی چاہے اس کی بندگی کر۔

-☆-

انسان کبھی کبھی سوچتا ہے کہ اسے کسی ارفع واعلیٰ جگہ پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے، اپنے خالق ومالک کو کسی طیب وطاہر جگہ یاد کرنا چاہیے۔ لیکن وہ اپنے آپ کو بھول جاتا ہے وہ اپنے باطن کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ نہ اسے پاک وصاف کرنے کی سعی کرتا ہے۔ جب باطن ہی صاف نہ ہو تو پاک و صاف جگہ کی تلاش چہ معنی دارد؟

انسان پہلے اپنے باطن کو صاف کرے، حسد، کینہ، بغض، تکبر اور ریا کاری جیسی قبیح بیماریوں سے نجات حاصل کرے کہ اس باطن میں سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا کے اور کچھ نہ رہے۔ سوائے خالق و مالک کی چاہت ومحبت کے کچھ دکھائی نہ دے تو پھر وہ اللہ کو جہاں بھی یاد کرے گا کریم اللہ کی اس پر مسلسل پھوار ہوگی۔ اور رحمت الٰہی سے یوں سرشار رہے گا کہ پھر قدسیوں سے بھی برتر و افضل قرار پائے گا۔

-☆-

قَالَ ذُوْالنُّوْنِ:

اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا عَبَدُوْهُ بِخَالِصٍ مِنَ السِّرِّ، فَشَرَّفَهُمْ بِخَالِصٍ مِنْ شُكْرِهٖ.

**ترجمہ:**

حضرت ذوالنون مصری -رحمہ اللہ- نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو خلوص دل سے یاد کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خالص شکر سے سرفراز فرمایا:

-☆-

اب اللہ تعالیٰ کو خلوص دل سے یاد کرنا بہت سی نعمتوں کے ساتھ خالص شکر کی دولت بھی لے جاتا ہے اور جسے خالص شکر مل جائے اس کے انعامات لامحدود اور اس کے درجات ترقی پذیر ہیں۔

کیونکہ وعدہ الٰہی ہے:

وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ.

اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔

خالص شکر کی دولت سے مالا مال انعامات ہی انعامات لیتا جاتا ہے۔ وہ جیسے جیسے زندگی کی

تہذیب الحلیہ ۳-۲۲۵
حدیث الاخلاص ۵۹۴

منزلیں طے کرتا ہے اس کی بندگی میں، اسکی تسبیح ومناجات میں، اس کے سجدوں میں اس کی دعاؤوں میں زیادہ نکھار آتا جاتا ہے۔

کیونکہ وعدہ الٰہی کے مطابق اسے مزید سے سرفراز کیا جاتا ہے۔

-☆-

## حضرت منصور بن معتمر رحمۃ اللہ علیہ

كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ ، أَظْهَرَ النَّشَاطَ لِأَصْحَابِهِ ، وَيُمْلِيْ عَلَيْهِمِ الْحَدِيْثَ ، وَلَعَلَّهُ بَاتَ قَائِمًا عَلَى أَطْرَافِهِ ، كُلُّ ذٰلِكَ لِيُخْفِيَ عَنْهُمُ الْعَمَلَ.

**ترجمہ:**

حضرت منصور بن معتمر - رحمہ اللہ -:

جب صلاۃ فجر ادا کرتے تو اپنے اصحاب کے سامنے نشاط وچستی کا اظہار کرتے اور انہیں احادیث مبارکہ لکھواتے، حالانکہ وہ رات بھر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہے ہوتے۔ یہ ایسا اس لئے کرتے کہ ان کی شب بیداری لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل رہے۔

-☆-

یہ مخلص صادقین ہیں جو جو بھی عمل کرتے اللہ تعالیٰ کے لئے کرتے۔ اس میں دکھلاوا نام کی کوئی چیز نہ ہوتی بلکہ وہ ہر لحہ ہر گھڑی خالق ومالک کی رضا کے طلب گار رہتے۔ وہ اپنی نیکیاں بھی چھپاتے کیونکہ وہ اس کا اجر وثواب مخلوق سے نہیں لینا چاہتے۔

الشمائل الیانعہ ۳۸

جب مخلوق سے کوئی غرض نہیں تو پھر اس کو اپنا عمل کیوں بتایا جائے۔

ایسے خوش قسمت افراد قیامت کے دن دیکھنے کے لائق ہوں گے۔ان سراپا اخلاص کو انوار وتجلیات الٰہیہ گھیرے ہوئے ہوں گی اور یہ جہاں جہاں سے گزریں گے وہ جگہ نور علیٰ نور ہو جائے گی۔

-☆-

# حضرت محمد بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ

مُحَمَّدُ بْنُ اَسْلَمَ يَقُوْلُ:

لَوْقَدَرْتُ اَنْ اَتَطَوَّعَ حَيْثُ لَا يَرَانِيْ مَلَكَايَ لَفَعَلْتُ، خَوْفًا مِنَ الرِّيَاءِ.

**ترجمہ:**

حضرت محمد بن اسلم -رحمہ اللہ- فرماتے ہیں:

اگر مجھ میں یہ قوت ہوتی کہ نوافل ایسی جگہ ادا کرتا جہاں میرے اعمال لکھنے والے فرشتے بھی نہ دیکھ پاتے تو میں ایسا کرگزرتا ریاکاری کے خوف سے۔

-☆-

یہ وہ سعید لوگ ہیں جو ریاکاری سے دور بہت دور ہیں۔ یہ جانتے ہیں کہ ان کا کوئی عمل مخلوق کی نظر میں نہ آئے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے جذبہ میں اس درجہ فانی ہوتے ہیں کہ وہ چاہتے ہیں:

کراما کاتبین: اعمال لکھنے والے معزز فرشتے۔ ان کے اعمال صالحہ سے واقف نہ ہوں۔

کیونکہ آخر یہ فرشتے بھی تو مخلوق ہیں۔ انہوں نے اپنا عمل ان کے لئے نہیں کیا بلکہ خالق ومالک کے

لئے کیا ہے اور وہ صرف اور صرف اللہ کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔

اے اللہ!

اے ارحم الراحمین!

ایسے سعید لوگوں کے طفیل ہمیں بھی اخلاص کی دولت نصیب فرما، ہمیں بھی یہ جذبہ نصیب فرما کہ صرف اور صرف تیرے لئے تیری بندگی کریں اور تیرے احکامات کی تکمیل کریں۔

-☆-

## حضرت ایوب سختیانی - رحمۃ اللہ علیہ -

كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ كُلَّهُ ، فَيُخْفِيْ ذٰلِكَ ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الصَّبَاحِ رَفَعَ صَوْتَهُ ، كَأَنَّهُ قَامَ تِلْكَ السَّاعَةَ.

**ترجمہ،**

حضرت ایوب سختیانی - رحمہ اللہ -:

ساری رات قیام کرتے اور اپنی عبادت کو لوگوں سے پوشیدہ رکھتے۔ جب صبح کا وقت ہوتا تو اپنی آواز بلند کرتے تاکہ اھل خانہ کو معلوم ہو کہ وہ ابھی سو کے اٹھے ہیں۔

-☆-

## اللہ تعالیٰ کو مطلوب
## کثرتِ عمل نہیں بلکہ حُسنِ عمل

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّکَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۔[1]

**ترجمہ:**

وہی ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا، تا کہ تمہارا امتحان لے کہ تم میں زیادہ اچھے عمل کرنے والا کون ہے؟

-☆-

اِنَّا جَعَلْنَا مَاعَلَی الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۔[2]

(۱) سورہ ہود ۷

(۲) سورہ الکہف ۷

**ترجمہ:**

جو کچھ زمین پر ہے اسے ہم نے اس (زمین) کیلئے باعث زینت بنایا تاکہ ہم ان کو آزمائیں کہ ان میں سے کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے۔

-☆-

اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا۔[1]

**ترجمہ:**

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے تو ہم اچھے عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

-☆-

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ o۔[2]

**ترجمہ:**

جس نے موت اور زندگی کی تخلیق کی تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے اور غالب ہے، معاف کرنے والا ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ الکہف ۳۰

(۲) سورۃ ملک ۲

## اللہ تعالیٰ کا حکم

## عبادت اخلاص سے کیجئے

وَمَآ أُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ o۔

**ترجمہ:**

ان کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں، یکسو ہو کر اور نماز پڑھیں، زکوۃ دیں اور یہی سچا دین ہے۔

-☆-

# اللہ تعالیٰ کو قربانی کا گوشت مطلوب نہیں
# بلکہ
# اسکی بارگاہ میں تقوی دیکھا جاتا ہے

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ حج ۳۸

**ترجمہ:**

اللہ کو جانوروں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا، البتہ تمہارا تقوی اس تک پہنچتا ہے۔

-☆-

حج ۳۸

## اللہ تعالیٰ

## ہر انسان کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے

قُلْ إِنْ تُخْفُوْا مَافِيْ صُدُوْرِكُمْ أَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۔

**ترجمہ:**

آپ کہہ دیجئے اگر تم اپنے سینوں میں کوئی بات چھپا دیا اس کو ظاہر کر دو اللہ سب جانتا ہے۔

-☆-

آل عمران ۲۹

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۳۰۷۷) | جلد ۲ | صفحہ ۹۳۶ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۳۹۰۰) | جلد ۳ | صفحہ ۱۱۹۱ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۴۳۱۲) | جلد ۳ | صفحہ ۱۳۰۱ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۸۶۴) | جلد ۳ | صفحہ ۱۴۸۸ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۷۵۶۳) | جلد ۲ | صفحہ ۱۲۵۵ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| الارواء الغلیل | رقم الحدیث (۱۱۸۷) | جلد ۵ | صفحہ ۸ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| الارواء الغلیل | رقم الحدیث (۱۲۰۹) | جلد ۵ | صفحہ ۳۲ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۳۷۴۲) | جلد ۲ | صفحہ ۱۱ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۴۸۶۷) | جلد ۱۱ | صفحہ ۲۰۹ |
| قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۹۹۱) | جلد ۲ | صفحہ ۴۷۶ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۳۹۶) | جلد ۳ | صفحہ ۹۵ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۳۳۳۵) | جلد ۳ | صفحہ ۴۱۵ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| صحیح سنن ابوداؤد | رقم الحدیث (۲۴۸۰) | جلد ۲ | صفحہ ۹۰ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۱۵۹۰) | جلد ۲ | صفحہ ۲۰۵ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |

## ترجمة الحديث،

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ،البتہ جہاد اور نیت باقی ہیں ۔جب تمہیں جہاد پر نکلنے کیلئے طلب کیا جائے تو بلا تامل نکل کھڑے ہو۔

-☆-

عَنْ أَبِي يَزِيْدَ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ بنِ الأَخْنَسِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ – وَهُوَ وَأَبُوْهُ وَجَدُّهُ صَحَابِيُّوْنَ ، قَالَ:

كَانَ أَبِي يَزِيْدُ أَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَافَقَالَ :

وَاللّٰهِ ! مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ:

لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ ! وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ .

**ترجمة الحديث،**

سیدنا ابویزید معن بن یزید بن اخنس رضی اللہ عنہم ،یہ معن خود اس کے باپ یزید اور دادا اخنس تینوں صحابی ہیں، نے بیان فرمایا کہ:

میرے باپ یزید نے کچھ دینار صدقے کیلئے نکالے اور وہ انہیں مسجد-نبوی- میں ایک آدمی کے پاس رکھ آئے-تا کہ وہ کسی ضرورت مند کو دے دیں-میں مسجد میں آیا تو میں نے وہ دینار اس سے لے لئے-کیونکہ میں ضرورت مند تھا-اور وہ-گھر-لے آیا-جب ابا جان کو معلوم ہوا-تو

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۱۴۲۲) | جلد ۱ | صفحہ ۴۴۲ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۵۱۵۷) | جلد ۲ | صفحہ ۹۱۷ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۱۹) | جلد ۱ | صفحہ ۱۱۲ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۴۳) | جلد ۱ | صفحہ ۲۸ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۵۸۰۴) | جلد ۱۲ | صفحہ ۳۲۸ |
| قال حمزہ احمد الزین | صحیح | | |

انہوں نے فرمایا:

واللہ! تجھ کو دینے کا تو میں نے ارادہ ہی نہیں کیا تھا۔ چنانچہ میں اپنے والد کو حضور نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی بارگاہ میں لے آیا اور یہ جھگڑا آپ کے سامنے پیش کر دیا۔ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

اے یزید! تیرے لئے تیری نیت کا ثواب ہے اور اے معن تو نے جو لیا ہے وہ تیرے لئے (جائز) ہے۔

-☆-

# اخلاص سے آراستہ عمل
# کے ذریعے
# جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :

جَاءَ نِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – یَعُوْدُنِیْ عَامَ حِجَّۃِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجْعٍ اشْتَدَّ بِیْ فَقُلْتُ :

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – ! اِنِّیْ قَدْ بَلَغَ بِیْ مِنَ الْوَجْعِ مَا تَرٰی ، وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَۃٌ لِیْ ، اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ مَالِیْ ؟ قَالَ :

لَا ۔ قُلْتُ : فَالشَّطْرُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ فَقَالَ :

لَا ۔ قُلْتُ : فَالثُّلُثُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ قَالَ :

اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ – اَوْ کَبِیْرٌ – اِنَّکَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَکَ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَھُمْ عَالَۃً یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ ، وَاِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَۃً تَبْتَغِیْ بِھَا وَجْہَ اللّٰہِ اِلَّا اُجِرْتَ

عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيِّ امْرَأَتِكَ .

قَالَ : فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي ؟ قَالَ :

إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً

وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَضُرَّ بِكَ آخَرُوْنَ . اَللّٰهُمَّ أَمْضِ

لِأَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ ، لٰكِنِ الْبَأْسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ .

يَرْثِيْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ .

## ترجمة الحديث:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (١٢٩٥) | جلد١ | صفحہ٣٨٦ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (٢٧٤٢) | جلد٢ | صفحہ٨٤٢ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (١٦٢٨) | جلد٣ | صفحہ١٢٥٠ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (٣٠٨٢) | جلد١ | صفحہ٥٩١ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| الارواء الغلیل | رقم الحدیث (٨٩٩) | جلد٣ | صفحہ٤١٦ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (٣٠٠٧) | جلد٣ | صفحہ٢٣٩ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (١٤٨٢) | جلد٢ | صفحہ٢٢٨ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (١٤٨٨) | جلد٢ | صفحہ٢٣١ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| صحیح سنن ابوداؤد | رقم الحدیث (٢٨٦٤) | جلد٢ | صفحہ٢٠٥ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (٢١١٦) | جلد٢ | صفحہ٤٢٧ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (٢٧٠٨) | جلد٣ | صفحہ٣١٥ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |

میری بیمار پرسی کیلئے حجۃ الوداع کے سال حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- میرے پاس تشریف لائے مجھے اس وقت شدید درد تھا۔ میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ میرا درد کیسی شدت اختیار کر گیا ہے۔ میں صاحب مال ہوں لیکن میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہی ہے۔ کیا میں اپنے مال کا دو تہائی (۲/۳) حصہ خیرات کر دوں؟ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

نہیں۔ میں نے کہا:

آدھا مال؟ آپ نے فرمایا:

نہیں۔ میں نے عرض کیا:

پھر یا رسول اللہ! ایک تہائی (۱/۳) مال صدقہ کر دوں؟ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تیسرا حصہ (تم خیرات کر سکتے ہو) اور تیسرا حصہ بھی زیادہ یا بڑا ہے۔ اس لئے کہ تم اپنے وارثوں کو صاحب حیثیت چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں کنگال کر کے جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ (یاد رکھو) تم جو بھی اللہ کی رضا کیلئے خرچ کرو گے تو اس پر تمہیں اجر ملے گا۔ حتی کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے (اس پر بھی ثواب ہوگا)۔

میں نے کہا:

یا رسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ (یعنی میرے ساتھی مجھ سے پہلے فوت ہو جائیں گے اور میں دنیا میں اکیلا رہ جاؤں گا؟)۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

(اگر ایسا ہوا بھی تو کیا؟ یہ تمہارے حق میں اچھا ہی ہے) اس لئے کہ ساتھیوں کی وفات کے بعد جب تم ان کے پیچھے رہ جاؤ گے تو جو بھی عمل اللہ کی رضا کیلئے کرو گے اس سے تمہارے درجے میں زیادتی اور بلندی ہی ہوگی۔ نیز شاید تمہیں مزید زندگی گزارنے کا موقع دیا جائے۔ حتی کہ کچھ لوگ (اہل

ایمان) تم سے فائدہ اٹھائیں اور کچھ دوسرے لوگوں (کافروں) کو تم سے نقصان پہنچے۔

(پھر آپ نے دعا فرمائی) اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو جاری (پورا) فرمادے اور ان کو ان کی ایڑیوں پر نہ لوٹانا۔لیکن قابل رحم سعد بن خولہ ہیں۔ان کیلئے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کی دعا فرماتے تھے اس لئے کہ وہ مکے میں فوت ہوئے تھے۔

-☆-

عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ نُفَيْعِ بِنِ الْحَارِثِ الثَّقْفِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – أَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

إِذَاالْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِيْ النَّارِ ، قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ ؟ قَالَ:

إِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهٖ .

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث(۳۱) | جلد۱ | صفحہ۳۵ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث(۷۰۸۳) | جلد۴ | صفحہ۲۲۱۵ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث(۶۸۷۵) | جلد۴ | صفحہ۲۱۲۴ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث(۲۸۸۸) | جلد۴ | صفحہ۲۲۱۳ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث(۳۸۷) | جلد۱ | صفحہ۱۳۰ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث(۲۸۳۵) | جلد۳ | صفحہ۴۷۴ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث(۲۸۱۱) | جلد۳ | صفحہ۲۸ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن ابی داؤد | رقم الحدیث(۴۲۶۸) | جلد۳ | صفحہ۱۴ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن ابی داؤد | رقم الحدیث(۴۲۶۹) | جلد۳ | صفحہ۱۴ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث(۵۹۴۵) | جلد۱۳ | صفحہ۴۷۴ |
| قال شعیب الارناؤوط | حدیث صحیح علی شرط مسلم | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث(۵۹۸۱) | جلد۱۳ | صفحہ۳۱۹ |
| قال شعیب الارناؤوط | حدیث صحیح علی شرط مسلم | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث(۳۹۶۴) | جلد۴ | صفحہ۳۷۹ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث متفق علیہ | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث(۳۹۶۵) | جلد۴ | صفحہ۳۷۹ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث متفق علیہ | | |

## ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشادفرمایا:

جب دومسلمان اپنی اپنی تلواریں سونت کرایک دوسرے کو(مارنے کی نیت سے) ملتے ہیں (ایک دوسرے کے مدمقابل آتے ہیں)تو یہ قاتل اورمقتول دونوں جہنمی ہیں ۔میں نے عرض کیا:یا رسول اللہ! قاتل کا جہنمی ہونا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن مقتول جہنمی کیوں کرہوگا؟حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

اس لئے کہ وہ بھی اپنے ساتھی (دوسرے مسلمان) کےقتل کا حریص تھا(یعنی اسے قتل کرنے کی نیت رکھتا تھا)۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث(۴۱۲۷) | جلد۳ | صفحہ۱۰۶ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث(۴۱۲۸) | جلد۳ | صفحہ۱۰۶ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث(۴۱۲۹) | جلد۳ | صفحہ۱۰۶ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث(۴۱۳۰) | جلد۳ | صفحہ۱۰۶ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث(۴۱۳۱) | جلد۳ | صفحہ۱۰۷ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث(۴۱۳۲) | جلد۳ | صفحہ۱۰۷ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث(۴۱۳۳) | جلد۳ | صفحہ۱۰۷ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث(۴۱۳۴) | جلد۳ | صفحہ۱۰۸ |
| قال الالبانی | صحیح | | |

| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث (۴۱۳۵) | جلد ۳ | صفحہ ۱۰۸ |
| --- | --- | --- | --- |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۹۶۳۹) | جلد ۱۵ | صفحہ ۴۲ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۰۳۰۳) | جلد ۱۵ | صفحہ ۲۱۱ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۰۳۱۸) | جلد ۱۵ | صفحہ ۲۱۶ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۳۵۷۳) | جلد ۳ | صفحہ ۴۶۴ |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۳۵۷۴) | جلد ۳ | صفحہ ۴۶۴ |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۳۵۷۵) | جلد ۳ | صفحہ ۴۶۴ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۰۳۵۱) | جلد ۱۵ | صفحہ ۲۲۵ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۰۳۹۷) | جلد ۱۵ | صفحہ ۲۳۷ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۳۴۷۰) | جلد ۳ | صفحہ ۴۰۴ |
| قال الالبانی | متفق علیہ | | |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۳۵۷۲) | جلد ۳ | صفحہ ۴۶۴ |

## مسجد کی طرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کی نیت سے چلنے والے کا ہر قدم درجہ بلند کرتا ہے، ہر قدم گناہ مٹاتا ہے

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلَاتِهٖ فِیْ سُوْقِهٖ وَبَیْتِهٖ بِضْعًا وَ عِشْرِیْنَ دَرَجَةً ، وَذَالِکَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ، ثُمَّ أَتَی الْمَسْجِدَ لَا یُرِیْدُ إِلَّا الصَّلَاةَ ، لَا یَنْهَزُهٗ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ یَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ حَتّٰی یَدْخُلَ الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَ فِی الصَّلَاةِ مَا کَانَتِ الصَّلَاةُ هِیَ تَحْبِسُهٗ ، وَالْمَلَائِکَةُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی أَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مَجْلِسِهِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ ،یَقُوْلُوْنَ : اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ،اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ،اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَیْهِ،مَالَمْ یُؤْذِ فِیْهِ،مَالَمْ یُحْدِثْ فِیْهِ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۳۸۲۳) | جلد۲ | صفحہ۷۱۱ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۵۰۶) | جلد۱ | صفحہ۴۱۷ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۶۴۹) | جلد۱ | صفحہ۴۵۹ |

## ترجمۃ الحدیث:

سیدنا ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کسی آدمی کا باجماعت نماز پڑھنا اس کے گھر پر یا بازار میں تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ بہتر ہے۔ اس لئے کہ جب کسی آدمی نے اچھی طرح وضو کیا اور باوضو ہو کر مسجد کی جانب چلا صرف نماز ادا کرنے کیلئے نہ کہ دوسرے کام کیلئے تو اس کے ہر ایک قدم کے عوض اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ جب تک کہ وہ شخص مسجد میں داخل نہ ہو جائے۔

اور جب وہ مسجد میں آ جائے تو وہ گویا نماز ادا کر رہا ہے جب تک کہ وہ نماز پڑھنے کیلئے ٹھہرا ہوا ہے۔ جب تک وہ اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی تو فرشتے اس کیلئے دعا کرتے ہیں۔

اے اللہ! اس آدمی کی مغفرت فرما دے اور اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما اور (یہ دعا اس وقت تک کی جاتی ہے) جب تک وہ کسی کو تکلیف نہ پہنچائے یا اس کا وضو نہ ٹوٹے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح سنن ابی داود | رقم الحدیث (٥٦٨) | جلد ٣ | صفحہ ٨٥ |
| قال الالبانی | اسنادہ صحیح علی شرط البخاری | | |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (٤٥١) | جلد ١ | صفحہ ٢٨٠ |
| قال المحقق | ھذا حدیث صحیح | | |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (٦٤٧) | جلد ١ | صفحہ ٢٠٧ |
| صحیح سنن ابی داود | رقم الحدیث (٥٥٩) | جلد ١ | صفحہ ١٢٦ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (٧٧٤) | جلد ١ | صفحہ ٢٤٢ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (٥٧٣) | جلد ١ | صفحہ ٣٣٢ |
| قال المحقق | ھذا حدیث صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (٣٩٧) | جلد ١ | صفحہ ٢٣٩ |
| قال الالبانی | ھذا حدیث صحیح | | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۴۰۲) | جلد ۱ | صفحہ ۲۸۸ |
| قال الالبانی | حذا حدیث صحیح | | |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۳۱۹) | جلد ۲ | صفحہ ۲۳۰ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۴۰۱) | جلد ۳ | صفحہ ۴۲۶ |
| قال الالبانی | حذا حدیث صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۷۴۴۳) | جلد ۷ | صفحہ ۳۳۳ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۴۰۴۳) | جلد ۵ | صفحہ ۳۹۱ |
| قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ صحیح علی شرط البخاری | | |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۴۷۷) | جلد ۱ | صفحہ ۱۲۵ |
| صحیح ابن خزیمہ | رقم الحدیث (۱۴۹۰) | جلد ۱ | صفحہ ۷۳۱ |
| قال المحقق | اسنادہ صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۶۷۱) | جلد ۱ | صفحہ ۳۳۱ |
| قال الالبانی | متفق علیہ | | |

## سراپا اخلاص
## اپنے اعمال کو کوئی وقعت نہیں دیتے

عَنْ عِكْرَمَةَ :

اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُسَبِّحُ كُلَّ يَوْمٍ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ تَسْبِيْحَةٍ، يَقُوْلُ :
اُسَبِّحُ بِقَدْرِ دِيَتِي (اَوْ ذَنْبِي) ۔ [1]

حضرت عکرمہ کا بیان ہے کہ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روزانہ بارہ ہزار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے تھے۔ بارہ ہزار مرتبہ سبحان اللہ کہتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے:
میں اپنی دیت یا اپنے گناہوں کی مقدار تسبیح کرتا ہوں۔

-☆-

(۱) تہذیب اسیر ۱-۳۰۹

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ:

وَصَبُ الْمُؤْمِنِ كَفَّارَةٌ لِخَطَایَاهُ.

**ترجمة الحدیث:**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

مومن کی درد۔مومن کی تھکاوٹ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

-☆-

وصب: بیماری–درد

کبھی تھکاوٹ کا معنی بھی دیتا ہے۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۷۱۰۹) | جلد۲ | صفحہ۱۱۹۵ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۵۰۰۶) | جلد۴ | صفحہ۱۸۲ |
| قال المحقق | ھذا حدیث حسن | | |
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۱۲۸۲) | جلد۲ | صفحہ۳۹۷ |
| قال الذھبی | صحیح | | |
| سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ | رقم الحدیث (۲۳۱۰) | جلد۵ | صفحہ۵۳۲ |
| قال الالبانی | صحیح | | |

قَدْ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ:

عَجِبْتُ مِنْ ضَاحِكٍ وَمِنْ وَرَائِهِ النَّارُ، وَمِنْ مَسْرُوْرٍ وَمِنْ وَرَائِهِ الْمَوْتُ۔[1]

**ترجمہ:**

حضرت عبداللہ بن مسعود۔ رضی اللہ عنہ۔ فرمایا کرتے تھے:

مجھے تعجب وحیرانی ہے ایسے ہنسنے والے پر جس کے پیچھے آگ ہے۔ اور حیرانگی ہے ایسے خوش ہونے والے پر جس کے پیچھے موت ہے۔

-☆-

(۱) تنبیہ المغترین ۴۱

## سراپا اخلاص کا وجود وہ پھول ہے
## اسے ارادت سے سونگھنے والا اللہ تعالیٰ کا مشتاق بن جاتا ہے

كَانَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

وَلِيُّ اللّٰهِ رِيْحَانٌ فِي الْاَرْضِ، فَاِذَا شَمَّهُ الْمُرِيْدُوْنَ وَصَلَتْ رَائِحَتُهُ اِلَى قُلُوْبِهِمِ اشْتَاقُوْا اِلَى رَبِّهِمْ انتهى، فَتَأَمَّلْ يَا اَخِيْ حَالَكَ:

هَلْ اَحْبَبْتَ اَحَدًا لِلّٰهِ وَاَبْغَضْتَهُ كَذٰلِكَ لِلّٰهِ تَعَالٰى؟ اَمْ اَحْبَبْتَ بِالْهَوٰى وَاَبْغَضْتَ بِالْهَوٰى؟ وَابْكِ عَلٰى نَفْسِكَ وَاَكْثِرْ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ لَيْلًا وَنَهَارًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

**ترجمہ:**

حضرت یحییٰ بن معاذ - رحمہ اللہ علیہ - فرمایا کرتے تھے:

وَلِیُّ اللہ - اللہ کا ولی - زمین میں خوشبو دینے والا پھول ہے۔ جب ارادت مندا سے سونگھتے

ہیں، اس کی صحبت میں بیٹھتے ہیں تو اس کی خوشبو ان کے دلوں تک پہنچ جاتی ہے پھر وہ اپنے رب کے مشتاق ہو جاتے ہیں۔

اتنا لکھنے کے بعد امام شعرانی فرماتے ہیں:

اے میرے بھائی! اپنے حال پر غور کر۔

کیا تو نے کسی سے اللہ کیلئے محبت کی؟ اور ایسے ہی کیا تو نے کسی سے اللہ کیلئے ناپسندیدگی کی؟ یا تو نے خواہش نفس کی بنا پر محبت کی اور خواہش نفس کی بنا پر کسی سے نفرت کی؟

اپنی جان پر رو، صبح وشام استغفار کی کثرت کر۔

الحمدللہ رب العلمین۔

-☆-

# حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک نظر رحمت سے صحابہ کرام سراپا اخلاص بن گئے

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

قَدِمَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – الْمَدِيْنَةَ ، فَنَزَلَ اَعْلَى الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوعَمْرِوبْنِ عَوْفٍ ، فَاَقَامَ النَّبِيُّ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى بَنِى النَّجَّارِفَجَاءُ وْا مُتَقَلِّدِى السُّيُوْفِ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُاِلَى النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْبَكْرٍ رِدْفُهٗ وَمَلَاءُ بَنِى النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِىْ اَيُّوْبَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ ، وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَنَّهٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَاءٍ مِنْ بَنِى النَّجَّارِ فَقَالَ:

يَابَنِى النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ .

قَالُوا! لَاوَاللّٰهِ لَانَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

فَقَالَ اَنَسٌ:

وَكَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَفِيْهِ خَرِبٌ وفِيْهِ نَخْلٌ فَاَمَرَ النَّبِيُّ ــ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ــ بِقُبُوْرِالْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ ، وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِيُّ ــ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ــ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لاخَيْرَ اِلّاخَيْرُ الْآخِرَة

فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۴۲۸) | جلد ۱ | صفحہ ۱۵۲ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۱۸۶۸) | جلد ۱ | صفحہ ۵۳۳ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۲۱۰۶) | جلد ۲ | صفحہ ۶۲۷ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۲۷۷۱) | جلد ۲ | صفحہ ۸۵۵ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۲۷۷۴) | جلد ۲ | صفحہ ۸۵۶ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۲۷۷۹) | جلد ۲ | صفحہ ۸۵۸ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۳۹۳۲) | جلد ۳ | صفحہ ۱۲۰۲ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۵۲۴) | جلد ۱ | صفحہ ۳۷۳ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۳۱۴۳) | جلد ۱۱ | صفحہ ۱۱۰ |
| قال حمزہ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۳۱۶۴) | جلد ۱۱ | صفحہ ۱۱۲ |
| قال حمزہ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| السنن الکبریٰ للبیہقی | رقم الحدیث (۱۷۸۸۹) | جلد ۹ | صفحہ ۲۷ |
| قال البیہقی: | رواہ مسلم فی الصحیح | | |
| السنن الکبریٰ للنسائی | رقم الحدیث (۷۸۳) | جلد ۱ | صفحہ ۳۸۹ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۲۳۲۸) | جلد ۶ | صفحہ ۹۷ |
| قال شعیب الارنووط | اسنادہ صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۷۴۲) | جلد ۱ | صفحہ ۲۰۲ |
| قال محمود محمد محمود: | الحدیث الصحیح | | |
| صحیح سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۶۱۱) | جلد ۱ | صفحہ ۲۳۰ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |

## ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے جب مدینہ منورہ نزول اجلال فرمایا تو پہلے عوالی مدینہ میں بنوعمرو بن عوف قبیلہ میں تشریف لائے تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے وہاں چودہ (۱۴) دن قیام فرمایا۔ پھر حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے بنونجار کو پیغام بھجوایا تو وہ اپنی تلواریں حمائل کیے ہوئے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنی سواری پر جلوہ افروز ہیں اور حضور کے پیچھے حضرت ابوبکر بیٹھے ہوئے ہیں۔ بنونجار کے خوش قسمت صحابہ نے حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو اپنے جھرمٹ میں لیا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنا سامان مبارک حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے صحن میں رکھوا دیا۔

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- (پہلے) جہاں صلاۃ کا وقت ہوتا وہیں صلاۃ ادا فرمالیتے تھے۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- بکریوں کے باڑوں میں بھی صلاۃ ادا فرمالیا کرتے تھے۔

سنن ابی داود　رقم الحدیث (۴۵۳)　جلد ۱　صفحہ ۱۸۵
صحیح سنن ابی داود　رقم الحدیث (۴۵۳)　جلد ۱　صفحہ ۱۳۴
قال الالبانی: صحیح
صحیح سنن ابی داود　رقم الحدیث (۴۵۴)　جلد ۱　صفحہ ۱۳۴
قال الالبانی: صحیح
صحیح سنن النسائی　رقم الحدیث (۷۰۱)　جلد ۱　صفحہ ۲۳۲
قال الالبانی: صحیح
شرح السنۃ　رقم الحدیث (۳۷۶۵)　جلد ۱۳　صفحہ ۳۶۶
قال البغوی: ھذا حدیث متفق علی صحتہ
جامع الاصول　رقم الحدیث (۸۷۱۵)　جلد ۱۱　صفحہ ۱۹۴
قال المحقق: صحیح

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے مسجد شریف بنانے کا حکم صادر فرمایا تو (مسجد کی جگہ کے حصول کیلئے) بنو نجار کو بلا بھیجا اور فرمایا:

اے بنو نجار! اپنے اس قطعہ زمین کی مجھ سے قیمت لے لو۔

انہوں نے عرض کی:

اللہ کی قسم! ہم اسکی قیمت اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اس قطعہ زمین میں وہ تھا جو میں تمہیں کہتا ہوں اس میں مشرکین کی کچھ قبریں تھیں اور اس میں خرب -کھنڈر- تھے اور اس میں کھجور کے درخت تھے۔

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حکم ارشاد فرمایا:

مشرکین کی قبروں کے بارے میں تو انہیں اکھیڑ دیا گیا۔

خرب -کھنڈر- کے بارے میں حکم دیا تو انہیں برابر کر دیا گیا۔

حکم کے مطابق کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے پھر کھجور کے کٹے ہوئے درختوں کو مسجد کے قبلہ کی جانب لائن میں رکھ دیا گیا۔

اور اس کے دونوں بازوؤں پر (جہاں چوکھٹ کی لکڑیاں رکھی جاتی ہیں) پتھر رکھ دیئے گئے۔ صحابہ کرام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور رجز پڑھتے جاتے تھے۔ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ان کے ساتھ فرماتے جاتے تھے:

اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْآخِرَۃ

فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَ

اے اللہ! حقیقی بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے۔

اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

## اخلاص ریاکاری اور وسوسوں کی کثرت کوختم کردیتا ہے

قال سليمان الداراني :

اذا أخلص العبد انقطعت عنه كثرة الوساو س والرياء .

جناب سلیمان دارانی - رحمۃ اللہ علیہ - نے ارشادفرمایا:

جب بندہ اخلاص اختیار کرتا ہے تو اس سے وساوس کی کثرت اور ریاکاری ختم ہوجاتی ہے۔

-☆-

## زندگی کا ایک لمحہ جسے رضائے الٰہی کیلئے نصیب ہوگیا وہ نجات پا گیا

قال بعض السلف :

من سلم له من عمره لحظة خالصة لوجه الله ، نجا ۔

ھمارے اسلاف نے ارشاد فرمایا:

جس خوش نصیب کی زندگی کا ایک لمحہ صرف اللہ کی رضا کیلئے اسے نصیب ہوا تو وہ نجات پا جائے گا۔

-☆-

الدرر المنتثرۃ جلد۱ صفحہ ۱۹

# اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے لا الٰہ الا اللہ کہنے والا آگ پر حرام ہے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :

اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّهُ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ — صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ — وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِیْ وَجْهِهٖ مِنْ بِئْرٍ کَانَتْ فِیْ دَارِهِمْ فَزَعَمَ مَحْمُوْدٌ اَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِکٍ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَکَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ — صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ — یَقُوْلُ:

کُنْتُ اُصَلِّیْ لِقَوْمِیْ بِبَنِیْ سَالِمٍ وَکَانَ یَحُوْلُ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ وَادٍ اِذَا جَاءَ تِ الْاَمْطَارُ فَیَشُقُّ عَلَیَّ اجْتِیَازُهٗ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ — صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ — فَقُلْتُ لَهٗ:

اِنِّیْ اَنْکَرْتُ بَصَرِیْ وَاِنَّ الْوَادِیَ الَّذِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ قَوْمِیْ یَسِیْلُ اِذَا جَاءَ تِ الْاَمْطَارُ فَیَشُقُّ عَلَیَّ اجْتِیَازُهٗ فَوَدِدْتُ اَنَّکَ تَاْتِیْ فَتُصَلِّیْ مِنْ بَیْتِیْ مَکَانًا اَتَّخِذُهٗ

مُصَلًّی۔فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

سَأَفْعَلُ فَغَدَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – وَاَبُوْبَکْرٍرَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّھَارُ ، فَاسْتَاذَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – فَاَذِنْتُ لَہٗ فَلَمْ یَجْلِسْ حَتّٰی قَالَ:

اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَیْتِکَ ؟ فَاَشَرْتُ لَہٗ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْہِ ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – فَکَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَ ہٗ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِیْنَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُہٗ عَلٰی خَزِیْرٍ یُصْنَعُ لَہٗ فَسَمِعَ اَھْلُ الدَّارِ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – فِیْ بَیْتِیْ فَثَابَ رِجَالٌ مِنْھُمْ حَتّٰی کَثُرَ الرِّجَالُ فِی الْبَیْتِ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْھُمْ :

مَافَعَلَ مَالِکٌ لَا اَرَاہُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْھُمْ : ذَاکَ مُنَافِقٌ لَّا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

لَا تَقُلْ ذَاکَ اَلَا تَرَاہُ قَالَ : لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذَالِکَ وَجْہَ اللّٰہِ ؟ فَقَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ اَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰہِ لَا نَرٰی وُدَّہٗ وَلَاحَدِیْثَہٗ اِلَّا اِلَی الْمُنَافِقِیْنَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذَالِکَ وَجْہَ اللّٰہِ ۔ قَالَ مَحْمُوْدٌ :

فَحَدَّثْتُھَا قَوْمًا فِیْھِمْ اَبُوْ اَیُّوْبَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – فِیْ غَزْوَتِہِ الَّتِیْ تُوُفِّیَ فِیْھَا وَیَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ عَلَیْھِمْ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَاَنْکَرَھَا عَلَیَّ اَبُوْ اَیُّوْبَ قَالَ :

وَاللّٰہِ مَا اَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ: مَا قُلْتَ قَطُّ

فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ إِنْ سَلَّمَنِيْ حَتّٰى أَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِيْ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنْ وَجَدْتُهُ حَيًّا فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهِ فَقَفَلْتُ فَأَهْلَلْتُ بِحَجَّةٍ أَوْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ سِرْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَيْتُ بَنِيْ سَالِمٍ فَإِذَا عِتْبَانُ شَيْخٌ أَعْمٰى يُصَلِّيْ لِقَوْمِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَأَخْبَرْتُهُ مَنْ أَنَا ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْهِ كَمَا حَدَّثَنِيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ.

## ترجمة الحديث،

حضرت ابن شہاب نے کہا کہ:

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۴۲۵) | جلد۱ | صفحہ۱۵۱ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۶۸۶) | جلد۱ | صفحہ۲۱۶ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۸۴۰) | جلد۱ | صفحہ۲۵۵ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۱۱۸۶) | جلد۱ | صفحہ۳۵۰ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۶۹۳۸) | جلد۴ | صفحہ۲۱۶۶ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۳۳) | جلد۱ | صفحہ۶۱ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۳۶۷۰) | جلد۱۷ | صفحہ۱۱۳ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۳۶۷۱) | جلد۱۷ | صفحہ۱۱۴ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۲۲۳) | جلد۱ | صفحہ۴۵۷ |
| قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ صحیح علی شرط مسلم | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۷۵۴) | جلد۱ | صفحہ۴۱۰ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث متفق علیہ | | |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث (۷۸۷) | جلد۱ | صفحہ۲۶۱ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث (۸۴۳) | جلد۱ | صفحہ۲۷۹ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث (۱۳۲۶) | جلد۱ | صفحہ۴۲۷ |
| قال الالبانی | صحیح | | |

مجھے محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو جانا اور اس کُلّی کو جانا جو آپ نے ان کے گھر والے کنویں کے پانی سے ربیع کے چہرے پر ڈالی تھی۔ محمود بن ربیع نے کہا کہ:

انہوں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو غزوہ بدر میں حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ساتھ تھے، سے سنا وہ ارشاد فرما رہے تھے:

کہ میں قبیلہ بنی سالم میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا تھا۔ میرے اور ان کے درمیان ایک وادی تھی۔ جب بارشیں ہوتیں تو مجھ پر ان کی مسجد کی طرف جانے کیلئے اس وادی سے گزرنا مشکل ہو جاتا۔ میں حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا:

میری نظر کمزور ہے اور وہ وادی جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے جب بارشیں ہوں تو بہتی ہے تو اس کا عبور کرنا میرے لئے مشکل ہوتا ہے۔

میری خواہش ہے کہ آپ (میرے گھر) تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی ایک جگہ نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اس جگہ کو اپنی نماز کیلئے مصلیٰ بنالوں۔ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ہم عنقریب آئیں گے۔ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

صبح کے وقت سورج بلند ہونے کے بعد حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے آپ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو (اندر تشریف لانے کی) اجازت دے دی۔ آپ (داخل ہونے کے بعد) بیٹھے نہیں حتی کہ ارشاد فرمایا:

تم اپنے گھر میں کس جگہ کو پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں۔ میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جس کو میں پسند کرتا کہ میں وہاں نماز پڑھوں۔ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-

کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی۔آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔پھر آپ نے سلام پھیرا اور جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

گوشت اور موٹے آٹے سے جو آپ کیلئے کھانا تیار کیا گیا تھا اس کو تناول فرمانے کیلئے میں نے آپ کو روک لیا اور محلّہ والوں نے حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے میرے گھر تشریف لانے کی خبر سنی تو لوگ ہمارے گھر جمع ہوگئے یہاں تک کہ گھر میں لوگوں کی کثرت ہوگئی۔ان میں سے ایک شخص (عتبان بن مالک) نے کہا:

مالک بن دخشن کا کیا حال ہے وہ مجھے نظر نہیں آ رہا۔ان میں سے ایک شخص نے کہا:

وہ منافق ہے۔اللہ تعالیٰ اور کے رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سے محبت نہیں رکھتا۔حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

اس طرح نہ کہو۔کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔اس شخص نے عرض کیا:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ہی بہتر جاننے والے ہیں۔اللہ کی قسم! ہم تو اس کی دوستی اور گفتگو کا رجحان منافقوں کی طرف دیکھتے ہیں۔حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے۔محمود بن ربیع انصاری نے کہا:

میں نے یہ حدیث چند لوگوں سے بیان کی جن میں حضرت ابوایوب انصاری صحابی رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔بھی تھے۔اور میں نے یہ حدیث اس غزوہ میں بیان کی جس میں آپ فوت ہوئے اور یزید بن معاویہ ارضِ روم میں ان کا امیرِ لشکر تھے۔حضرت ابوایوب (خالد بن زید) انصاری رضی اللہ عنہ نے مجھ پر اس واقعہ کا انکار کر دیا اور کہا: اللہ کی قسم! میرا ہرگز یہ گمان نہیں ہے کہ جو تم نے کہا

حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے فرمایا ہو۔

محمود بن ربیع کہتے ہیں مجھ پر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی یہ بات نا گوار وگراں گزری اور میں نے اللہ تعالیٰ کیلئے اپنے آپ پر لازم کرلیا۔اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحیح سلامت رکھا اور اس غزوہ سے واپس آیا تو عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے اگر میں نے ان کو آپ کی قوم کی مسجد میں زندہ پایا تو اس واقعے کے متعلق ضرور دریافت کروں گا۔

محمود بن ربیع کہتے ہیں:

اس غزوہ سے واپس آیا تو میں نے حج یا عمرے کا احرام باندھا پھر میں فارغ ہوکر مدینہ منورہ آیا۔قبیلہ بنی سالم کے پاس آیا تو دیکھا حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بوڑھے اور نا بینا ہیں۔اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے ہیں اور جب آپ نے نماز سے سلام پھیرا تو میں نے آپ کو سلام کہا اور ان کو بتایا کہ میں کون ہوں۔

پھر میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے اس طرح حدیث بیان فرمائی جس طرح پہلی مرتبہ بیان کی تھی۔

-☆-

# صالحین کی صحبت
# اخلاص عطا کرتی ہے

كَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

لَيْسَ شَيْءٌ اَنْفَعَ لِقَلْبِ الْعَبْدِ مِنْ مُخَالَطَةِ الصَّالِحِيْنَ وَالنَّظَرِ اِلٰى اَفْعَالِهِمْ، وَلَيْسَ شَيْءٌ اَضَرَّ عَلَى الْقَلْبِ مِنْ مُخَالَطَةِ الْفَاسِقِيْنَ وَالنَّظَرِ اِلٰى اَفْعَالِهِمْ.

**ترجمہ:**

حضرت احمد بن حرب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

صالحین کی صحبت اور ان کے افعال پر نظر رکھنے سے بڑھ کر کوئی چیز بندہ مومن کے دل کیلئے فائدہ مند نہیں اور فاسقین کی صحبت اور ان کے افعال پر نظر رکھنے سے بڑھ کر کوئی چیز مومن کے دل کیلئے نقصان دہ نہیں۔

-☆-

تنبیہ المغترین ۴۱

## سراپا اخلاص علماء

## حاکمان وقت سے دور رہتے ہیں

كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

لَقَدْ اَدْرَكْنَا الْعُلَمَاءَ وَهُمْ يَرَوْنَ جُلُوْسَهُمْ فِيْ بُيُوْتِهِمْ اَفْضَلَ ، فَصَارُوا الْيَوْمَ وُزَرَاءَ الْاُمَرَاءِ وَقَهَارِمَةَ الظَّلَمَةِ.

**ترجمہ:**

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

ہم نے ایسے علماء کو پایا ہے، انکی صحبت اختیار کی ہے جو اپنے گھروں میں بیٹھنا افضل جانتے تھے لیکن اب علماء امراء کے وزیر اور ظالموں کے مددگار بن گئے ہیں۔

-☆-

تنبیہ المغترین ۳۸

# مخلص آدمی

## اللہ تعالیٰ کا سچا بندہ ہے

كَانَ عُتْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

اِذَا وَافَقَتْ سَرِيْرَةُ الْعَبْدِ عَلَانِيَتَهُ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ:

هٰذَا عَبْدِىْ حَقًّا۔

**ترجمہ:**

جناب عتبہ بن عامر رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

جب بندے کا باطن اس کے ظاہر کی موافقت کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے:

یہ میرا سچا بندہ ہے۔

-☆-

تنبیہ المغترین ۳۶

# دل کا رونا آنکھ کے رونے سے افضل و برتر ہے

كَانَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

بُكَاءُ الْقَلْبِ خَيْرٌ مِنْ بُكَاءِ الْعَيْنِ ۔

**ترجمہ:**

حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

دل کا رونا آنکھ کے رونے سے بہتر ہے۔

-☆-

تنبیہ المغترین ۳۶

## رات کی تاریکی میں ادا کئے گئے نوافل جنت لے جاتے ہیں

رَاٰی بَعْضُهُمُ الْجُنَيْدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَقَالَ لَهٗ:

مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ ؟ فَقَالَ : قَدْ طَاحَتْ تِلْكَ الْإِشَارَاتُ ، وَفَنِيَتْ تِلْكَ الْعِبَارَاتُ ، وَمَا نَفَعَنَا اِلَّا بَعْضُ رُكَيْعَاتٍ كُنَّا نَرْكَعُهَا فِي السَّحَرِ.

**ترجمہ:**

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا۔اس نے عرض کی:

اللہ تعالٰی نے آپ سے کیا کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

ہمارے وہ اشارات ضائع ہو گئے، ہماری وہ عبارتیں فنا ہو گئی ہیں۔نفع دیا تو ان چند رکعات نے جو ہم سحری کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

-☆-

تنبیہ المغترین ۴۴

## جورات کی تاریکی میں اللہ کو یاد نہ کرے وہ علم دین کے لائق نہیں

كَانَ الْإِمَامُ اَحْمَدُبْنُ حَنْبَلَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا رَاى طَالِبَ الْعِلْمِ لَايَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ يَكُفُّ عَنْ تَعْلِيْمِهٖ ، وَقَدْ بَاتَ عِنْدَهُ اَبُوْعَصْمَةَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِيْ فَوَضَعَ لَهُ الْإِمَامُ اَحْمَدُ مَاءً لِلْوُضُوْءِ، ثُمَّ جَاءَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَوَجَدَهُ نَائِمًا وَالْمَاءُ بِحَالِهٖ فَاَيْقَظَهُ وَقَالَ لَهُ : لِمَ جِئْتَ يَا اَبَا عَصْمَةَ؟ فَقَالَ لَهُ : جِئْتُ اَطْلُبُ مِنْكَ الْحَدِيْثَ يَا اِمَامُ ،فَقَالَ لَهُ الْإِمَامُ اَحْمَدُ:

كَيْفَ تَطْلُبُ الْحَدِيْثَ وَلَيْسَ لَكَ تَهَجُّدٌ فِي اللَّيْلِ؟اِذْهَبْ مِنْ حَيْثُ جِئْتَ .

**ترجمہ:**

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ کا طریقہ مبارکہ تھا جب آپ کسی طالب علم کو دیکھتے کہ وہ رات تہجد کی نماز ادا نہیں کرتا تو اس کو تعلیم دینے سے رک جاتے ۔ایک مرتبہ آپ کے ہاں ابوعصمہ نے رات قیام کیا تو حضرت امام احمد رحمہ اللہ علیہ نے

تنبیہ المغترین ۴۴

اس کے وضو کیلئے پانی رکھ دیا۔ پھر حضرت امام فجر سے پہلے آئے تو دیکھا کہ ابوعصمہ سویا ہوا ہے اور پانی اسی طرح پڑا ہے۔ آپ نے اسے جگایا اور اسے فرمایا:

اے ابوعصمہ! کیسے آنا ہوا؟ اس نے آپ سے عرض کی: اے امام! میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ سے حدیث پاک سیکھوں تو حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تم کیسے حدیث پاک حاصل کر سکتے ہو حالانکہ تم رات کو تہجد کی نماز نہیں ادا کرتے۔ چلے جاؤ جہاں سے آئے ہو۔

-☆-

## حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وصیت مبارکہ
## حضرت ابوالعالیہ کو

قَالَ اَبُو الْعَالِيَةَ:

قَالَ لِي اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

لَاتَعْمَلْ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَيَكِلَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَنْ عَمِلْتَ لَهٗ.

**ترجمہ:**

حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مجھ سے حضرت محمد مصطفیٰ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

کوئی کام غیر اللہ کیلئے نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ تجھے اس کے سپرد کردے گا جس کیلئے تم نے کام کیا ہے۔

-☆-

## اقتدار کا طلبگار
## فلاح نہیں پا سکتا

وَقَالَ یَحْیَی بْنُ مُعَاذٍ:

لَا یُفْلِحُ مَنْ شَمَمْتَ رَائِحَۃَ الرِّیَاسَۃِ مِنْہُ.

**ترجمہ:**

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جس آدمی سے ریاست واقتدار کی بو محسوس ہو وہ کبھی فلاح نہیں پا سکتا۔

-☆-

# شُہرت کا خواہش مند
# مخلص نہیں ہو سکتا

قَالَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ :

مَا صَدَقَ عَبْدٌ قَطُّ فَاَحَبَّ الشُّهْرَةَ

**ترجمہ:**

حضرت ایوب سختیانی نے فرمایا:

وہ بندہ کبھی بھی سچا۔مخلص۔نہیں ہو سکتا جو شہرت و ناموری کو پسند کرے۔

-☆-

## ریاکار کے اعمال باطل ہیں

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا نُوَفِّ اِلَیْھِمْ اَعْمَالَھُمْ فِیْھَا وَھُمْ فِیْھَا لَا یُبْخَسُوْنَ o اُوْلٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْھَا وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ o

**ترجمہ:**

جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہیں ہم دنیا ہی میں انہیں ان کے اعمال کی پوری جزا دے دیتے ہیں۔ دنیا میں انہیں نقصان میں نہیں رکھا جاتا۔ یہی لوگ ہیں جن کیلئے آخرت میں سوائے جہنم کی آگ کے اور کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے دنیا میں جو کچھ کیا وہ ضائع ہو گیا یہ لوگ باطل عمل ہی کرتے رہے۔

-☆-

سورہ ہود ۱۶،۱۵

# ریاکار کا عمل برباد ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِي ، تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث(۲۹۸۵) | جلد۴ | صفحہ۲۳۸۹ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث(۷۴۷۵) | جلد۴ | صفحہ۳۰۴ |
| جامع الاصول | رقم الحدیث(۲۶۵۱) | جلد۴ | صفحہ۴۹۹ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث(۴۳۱۳) | جلد۲ | صفحہ۷۹۵ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث(۴۰) | جلد۱ | صفحہ۲۸ |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث(۵۳۳۵) | جلد۵ | صفحہ۲۰ |

## ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

میں تمام شریکوں کی نسبت ہر قسم کے شرک سے بہت زیادہ بے زار ہوں۔ جس نے کسی عمل میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تو میں اسے اور اس کے شرکیہ عمل کو رد کر دیتا ہوں۔

-☆-

# ریا کار کی ریا کاری ایک دن عیاں ہو جاتی ہے

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ يُّسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ ، وَمَنْ يُّرَاءِ يُرَاءِ اللّٰهُ بِهٖ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (٦۴٩٩) | جلد ۴ | صفحہ ٢٠٣٨ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (٢٩٨٧) | جلد ۴ | صفحہ ٢٣٨٩ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (٧۴٧٧) | جلد ۴ | صفحہ ٣٠٣ |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (٩٣٧٢) | جلد ١١ | صفحہ ٦٧٠ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (٢١٢) | جلد ١ | صفحہ ١٠٨٠ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (٥٣١٦) | جلد ٥ | صفحہ ٢١ |
| قال الالبانی | متفق علیہ | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (١٨٧١١) | جلد ١۴ | صفحہ ٣٧۴ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |

## ترجمة الحديث:

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے شہرت چاہی تو اللہ تعالیٰ اس کی (بداعمالیوں کی) تشہیر کر دیتا ہے۔ اور جس نے ریاکاری کی تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب سب پر عیاں کر دیتا ہے۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۴۰۶) | جلد ۲ | صفحہ ۱۳۳ |
| قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۴۲۰۷) | جلد ۴ | صفحہ ۵۱۳ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |
| صحیح ابن ماجہ | رقم الحدیث (۴۲۸۲) | جلد ۳ | صفحہ ۳۷۲ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۳۲) | جلد ۱ | صفحہ ۷۶ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۲۶) | جلد ۱ | صفحہ ۱۱۸ |
| قال الالبانی | صحیح | | |

## ریاکار کا کوئی ٹھکانہ نہیں

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ ، فَمَنْ عَمِلَ لِیْ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْهِ غَیْرِی ، فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ وَّهُوَ لِلَّذِیْ اَشْرَکَ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۲۶۵۱) | جلد۲ | صفحہ۴۹۹ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۴۳۱۳) | جلد۲ | صفحہ۷۹۵ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۷۹۸۶) | جلد۸ | صفحہ۱۱۴ |
| قال حمزة احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۷۹۸۷) | جلد۸ | صفحہ۱۱۴ |
| قال حمزة احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۳۹۵) | جلد۲ | صفحہ۱۳۰ |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۴۲۰۲) | جلد۴ | صفحہ۵۱۱ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |

## ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

میں تمام شریکوں کی نسبت ہر قسم کے شرک سے بہت زیادہ بے زار ہوں۔جس نے کسی عمل میں میرے سوا کسی اور کو شریک کیا تو میں اس سے بری ہوں وہ عمل اسی کیلئے ہوگا جس کو اس نے شریک کیا تھا۔

-☆-

رحمان ورحیم اللہ جس کی رحمت کی بارش مسلسل برستی رہتی ہے۔جس کے لطف وکرم کا کوئی کنارہ نہیں وہ جب معاف کرنے پر آجائے تو چشم زدن میں لاکھوں گناہ معاف کر دیتا ہے لیکن:

اس درجہ بالا حدیث پاک میں جلال الٰہی نمایاں ہے۔اللہ تعالیٰ شرک اور شرک کی کسی بھی قسم کو پسند نہیں کرتا۔جو آدمی نیک اعمال میں دکھلاوے کی ملاوٹ کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے۔العیاذ باللہ من ذلک۔

غور کیجئے!

ایک آدمی دن بھر نیکیاں کرتا، حسنات سے اپنا دامن بھرتا جاتا ہے بلکہ بات دن دو دن کی نہیں زندگی کے ماہ وسال اسی عالم میں گزارتا ہے۔صبح سے لیکر شام تک اور شام سے لیکر صبح تک وہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح ابن ماجہ | رقم الحدیث (۳۴۷۷) | جلد ۳ | صفحہ ۳۷۱ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۴۹) | جلد ۱ | صفحہ ۸۳ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۳۴) | جلد ۱ | صفحہ ۱۳۱ |
| قال الالبانی | صحیح | | |

عبادت میں مگن رہتا ہے ۔اس کی جوانی اس کا بڑھاپا جو کئی دعائیوں پر مشتمل ہے وہ بھی عبادت وریاضت سے خالی نہیں ۔لیکن اس عبادت گزار میں ایک خامی ہے کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ اس کی بندگی ،اس کی عبادت ،اس کی آہ ومناجات کی لوگوں کو بھی خبر ہو اور وہ بھی اسے تحسین کی نگاہ سے دیکھیں ۔بس یہی خامی اسکی تمام خوبیوں کو لے ڈوبتی ہے ۔وہ جلال الٰہی کی زد میں آتا ہے ۔حاکم مطلق خالق کائنات فرماتا ہے:

میں تمام شریکوں کی نسبت ہر قسم کے شرک سے بہت زیادہ بے زار ہوں ۔جس نے عمل میرے لئے کیا اور اس میں کسی اور کو بھی شریک کیا تو میں اس سے بری ہوں ۔

وہ عابد وصالح آدمی زندگی بھر اللہ کیلئے بندگی کرتا ہے لیکن ساتھ ساتھ اسکی نیت یہ بھی ہے کہ لوگ اسے عبادت گزار کہیں ۔بس اس نیت سے اس کی زندگی بھر کی کمائی سے اللہ بیزار ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے:

اس کا اجر وثواب اس سے لو جس کو شریک ٹھہرایا ہے ۔

اے خالق ومالک!

اے میرے پروردگار!

یہ نفس کی باریکیاں یہ شیطان کی چالیں ،جو شیطان ہماری رگوں میں دوڑ جاتا ہے ہم ان سے نہیں بچ سکتے ۔اے اللہ! تیری مدد واعانت درکار ہے ،ہم سے تو کوئی نیکی بھی نہیں ہوتی اگر ہو بھی جائے تو شیطان اپنے دام میں پھنسالیتا ہے ۔اب تیری دستگیری درکار ہے ،تیرے کرم کے سوالی ہیں ۔ہماری کوتاہیاں ،ہماری لغزشیں معاف کردے اور ہمیں اپنا صحیح بندہ بننے کی توفیق ارزانی فرما ۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ

بِالصَّالِحِیْنَ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمِکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَائُکَ اَسْاَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْعَلَّمْتَہٗ اَحَداً مِنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَصَدْرِیْ وَجِلاءَ حُزْنِیْ وَذِھَابَ ھَمِّیْ۔

اَللّٰھُمَّ شَرِّفْنِیْ بِاتِّبَاعِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

اَللّٰھُمَّ کُنْ لِیْ وَلِیًّا مُرْشِداً فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِیْ وَاجْعَلْ سِرِّیْ اَحْسَنَ وَاَزْکٰی وَطَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ الْحِقْدِ وَالْحَسَدِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَالنِّفَاقِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکِذْبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ اِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ۔

اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ صَدْرِیْ بِالْعُلُوْمِ اللَّدُنِّیَۃِ وَامْلَاءْ قَلْبِیْ بِالْمَعَارِفِ الرَّبَّانِیَّۃِ وَاَسْعِدْنِیْ بِخِدْمَۃِ دِیْنِکَ الْحَنِیْفِ

آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِبَرَکَۃِ اَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی وَبِبَرَکَۃِ نَبِیِّکَ الْمُرْتَضٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْجَمِیْلِ وَالطَّرْفِ الْکَحِیْلِ وَالْخَدِّ الْاَسِیْلِ وَعَلٰی آلِہٖ بُدُوْرِالدُّجٰی وَاَصْحَابِہٖ نُجُوْمِ الْھُدٰی وَمَنْ تَبِعَھُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ۔

-☆-

# سنت مبارکہ

# اہمیت وفضیلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِیْنِ الْاَزْھَرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی الْمَبْعُوْثِ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات مبارکہ ہیں جنہیں مختلف عنوانات کے تحت جمع کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو محض اپنے لطف وکرم سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر چلنے کی سعادت عطا فرمائے۔

خوش قسمت ہے وہ آدمی جس کے روز وشب سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرتے گزرتے ہیں۔

اگر دورانِ مطالعہ آپ کو کوئی چیز پسند آجائے تو اس مسکین کے خاتمہ ایمان اور مغفرت کی دعا کر دیجئے گا۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔

محمد کریم سلطانی

# اللہ اور اس کے رسول ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی اطاعت فرض ہے

یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ ؁۱

**ترجمہ:**

اے ایمان والو!اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی اطاعت کرو اور (اطاعتِ خدا ورسول سے روگردانی کرکے )اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

-☆-

نیک اور صالح عمل وہی ہے جس پر اللہ اور اسکے رسول ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی اطاعت کی چھاپ ہوگی لیکن وہ عمل جو صورۃً تو نیک محسوس ہو لیکن اس پر اطاعتِ رسول ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی جھلک نظر نہ آئے تو وہ حقیقۃً نیک نہیں ہے۔

ہر نیک وصالح عمل کرنے سے پہلے دیکھ لینا چاہیے کہ اس عمل کو ہمارے حضور ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سے کوئی نسبت ہے بھی یا نہیں اگر اس عمل کا تعلق حضور ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی تعلیمات

(۱) سورہ محمد ۴۷/۳۳

وشریعت سے ہے تو وہ عمل یقیناً نیک ہے۔

لیکن اگر اس کا تعلق حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی تعلیمات سے نہیں اور نہ ہی شریعت مطہرہ کے موافق ہے تو وہ عمل کسی صورت بھی اعمال صالحہ کی فہرست میں شمار نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔

اللہ کی اطاعت کرو اور حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اطاعت وفرمانبرداری کرو۔

حکم الٰہی ماننا ہی بندگی ہے آیئے اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو اپنی حیات کا مشن بنائیں اور اطاعتِ رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس عالم رنگ وبو میں وقت گزاریں تو یقیناً اس زندگی کے جملہ لمحات، لمحاتِ بندگی شمار ہونگے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ بنیں گے۔

-☆-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا۔

**ترجمہ:**

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو (اپنے ذیشان) رسول کی اور حاکموں کی جو تم میں سے ہوں۔ پھر اگر جھگڑنے لگو تم کسی چیز میں تو لوٹا دو اسے اللہ اور (اپنے) رسول کے فرمان کی طرف۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور روزِ قیامت پر یہی بہتر ہے اور بہت اچھا ہے اس کا انجام۔

-☆-

(سورۃ النساء: ۵۹)

# حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
# کی اطاعت فرض ہے

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ۔[1]

**ترجمہ:**

اے ایمان والو! لبیک کہو اللہ اور (اس کے) رسول کی پکار پر جب وہ رسول بلائے تمہیں اس امر کی طرف جو زندہ کرتا ہے تمہیں۔

-☆-

(۱) سورہ انفال: ۹/ ۲۴

# قرآن کریم کا فیصلہ

## حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کی اطاعت کیجئے

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ:

سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

نَظَرْتُ فِي الْمُصْحَفِ فَوَجَدْتُ فِيْهِ طَاعَةَ الرَّسُوْلِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ– فِي ثَلاَثَةٍ وَثَلاَثِيْنَ مَوضِعًا، ثُمَّ جَعَلَ يَتْلُوْهٰذِهِ الْآيَةَ:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ.[1]

وَجَعَلَ يَتْلُوْ هٰذِهِ الْآيَةَ:

فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ.[2]

(۱)(النساء)

(۲)سورۃ النساء۴/۶۵

الظہریات (۱۳۴۳)/۴/ ۱۳۷۷ قال المحقق رجالہ ثقات

**ترجمہ:**

جناب فضل بن زیاد فرماتے ہیں:

میں نے سنا حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرمارہے تھے:

میں نے قرآن کریم کی تلاوت کی تو میں نے وہاں اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تینتیس جگہ پائی اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ.

پس ڈرنا چاہئے انہیں جو اس کے امر کی مخالفت کرتے ہیں۔

اور اس آیت کی بھی تلاوت فرمائی:

فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ.

آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہوسکتے جب تک آپ کو حکم (فیصل) نہ مان لیں ان مسائل میں جن میں آپس میں وہ جھگڑتے ہیں۔

-☆-

# حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی زبان اقدس
# سے نکلنے والا کلام
# وحی الٰہی ہے

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○ [1]

**ترجمہ:**

اور وہ تو بولتے ہی نہیں اپنی خواہش سے، نہیں ہے یہ مگر وحی جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔

-☆-

(۱) نجم ۳،۴

# قرآن کریم کی طرح
# حدیث پاک بھی مُنَزَّل مِنَ اللہ ہے

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

أَلاَ إِنِّي أُوْتِيْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ ، أَلاَ يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى أَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ ، فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ ، وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ ، وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ ، أَلاَ لاَ يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ ، وَلَا لُقْطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا ، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَّقْرُوْهُ فَإِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ ، فَلَهٗ أَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ.

مشکاۃ المصابیح — رقم الحدیث (۱۶۳) — جلد ۱ — صفحہ ۱۳۹

سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۱۲) — جلد ۱ — صفحہ ۳۱

قال محمد محمود — الحدیث صحیح

## ترجمة الحديث،

حضرت مقدام ابن معد یکرب –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

خبر دار مجھے قرآن دیا گیا اور اس کے ساتھ اس کا مثل بھی خبر دار قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا اپنے پلنگ پر کہے کہ تم پر قرآن کی اتباع لازم ہے، اس میں جو حلال پاؤ اس کو حلال اور جو اس میں حرام پاؤ اس کو حرام سمجھے –اے اھل ایمان! سن لیجئے– حالانکہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی ہے جیسے کہ اللہ کا حرام فرمایا ہوا۔

دیکھو تمہارے لئے نہ تو گھریلو گدھا حلال ہے اور نہ کیلی والا درندہ جانور نہ عہد والے کافر کی گری ہوئی چیز۔ مگر جب اس کا مالک اس سے لاپرواہ ہو جائے اور جو کسی قوم کے پاس مہمان جائے ان پر اس کی مہمانی ہے۔ اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کے مقدار ان سے وصول کر لے۔

–☆–

| | | | |
|---|---|---|---|
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۱۲) | جلد۱ | صفحہ۲۱ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۲۶۴۳) | جلد۱ | صفحہ۵۱۶ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۲۶۶۴) | جلد۳ | صفحہ۶۴ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| صحیح سنن ابی داؤد | رقم الحدیث (۴۶۰۴) | جلد۳ | صفحہ۱۱۷ |
| قال الالبانی | صحیح | | |

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ :

أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِيًا عَلَى أَرِيكَتِهِ ، يَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هٰذَا الْقُرْآنِ ، أَلَا وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ أَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَّلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِي عَلَيْهِمْ.

**ترجمة الحديث،**

حضرت عرباض ابن ساریہ – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا:

کیا تم میں سے کوئی اپنے پلنگ پر تکیہ لگا کر یہ گمان کرسکتا ہے کہ اللہ نے سوائے ان چیزوں کے کوئی چیز حرام نہ کی جو قرآن میں ہیں خبردار! اللہ کی قسم میں نے احکامات دیئے، میں نے وعظ ونصیحت فرمائی اور میں نے کئی چیزوں سے منع کیا جو قرآن کریم کی مثل ہیں یا اس سے بھی زیادہ۔

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ روا نہیں رکھا کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر داخل ہوجاؤ اور نہ ان کی عورتوں کو مارو اور نہ ان کے پھل کھاؤ جبکہ اھل کتاب تمہیں وہ (جزیہ) دے دیں جو ان پر لازم ہے۔

–☆–

صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۲۶۸۶) جلد ۸ صفحہ ۳۷۷

قال الالبانی اسنادہ حسن

## حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت کرنے والا درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا ہے

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝[1]

**ترجمہ:**

جس نے اطاعت کی رسول کی تو یقیناً اس نے اطاعت کی اللہ کی۔ اور جس نے منہ پھیرا تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو ان کا پاسبان بنا کر۔

-☆-

(۱) سورۃ النساء: ۸۰

## حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جو حکم دیں وہ حسب استطاعت فرض وضروری ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

دَعُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ:

إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ ، فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۷۲۸۸) | جلد ۶ | صفحہ ۲۲۷۵ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۳۳۷) | جلد ۲ | صفحہ ۵۰۹ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۳۲۵۷) | جلد ۲ | صفحہ ۳۴۳ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۱۸) | جلد ۱ | صفحہ ۱۹۸ |
| قال شعیب الارنووط | اسنادہ صحیح رجالہ رجال الصحیحین | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۱۹) | جلد ۱ | صفحہ ۱۹۹ |
| قال شعیب الارنووط | اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین | | |

## ترجمۃ الحدیث،

سیدنا ابوہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضورنبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشادفرمایا:

جب تک میں تمہیں -کسی مسئلہ میں آزاد- چھوڑے رکھوں تب تک تم مجھے چھوڑے رکھو -بلاوجہ سوالات نہ کرو- کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کوان کے سوال کی کثرت اوران کے اپنے انبیاءکرام سے اختلاف نے ہلاک کردیا۔لہٰذا جب میں تمہیں کسی کام کے کرنے سے منع کروں تو -وہ کام کرنے سے- رک جاؤاور جب کسی کام کے کرنے کاحکم دوں توحسب استطاعت وہ کام کرگزرو۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث(۶۱۱۳) | جلد۴ | صفحہ۵۶ |
| السنن الکبریٰ للبیہقی | رقم الحدیث(۸۶۱۵) | جلد۴ | صفحہ۵۳۳ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث(۲۰) | جلد۱ | صفحہ۲۰۰ |
| قال شعیب الارنووط | اسنادہ صحیح | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث(۲۱) | جلد۱ | صفحہ۲۰۰ |
| قال شعیب الارنووط | اسنادہ صحیح | | |
| مسندالامام احمد | رقم الحدیث(۷۳۶۱) | جلد۷ | صفحہ۱۸۲ |
| قال احمدمحمدشاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسندالامام احمد | رقم الحدیث(۷۴۹۲) | جلد۷ | صفحہ۳۹۳ |
| قال احمدمحمدشاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسندالامام احمد | رقم الحدیث(۸۱۳۹) | جلد۸ | صفحہ۳۰۶ |
| قال احمدمحمدشاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسندالامام احمد | رقم الحدیث(۹۷۳۲) | جلد۹ | صفحہ۳۰۹ |
| قال حمزۃ احمدالزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسندالامام احمد | رقم الحدیث(۹۳۹۱) | جلد۹ | صفحہ۲۳۶ |
| قال حمزۃ احمدالزین | اسنادہ صحیح | | |
| صحیح ابن خزیمہ | رقم الحدیث(۲۵۰۸) | جلد۴ | صفحہ۱۲۹ |
| المصنف لعبدالرزاق | رقم الحدیث(۲۰۳۷۲) | جلد۱۱ | صفحہ۲۲۰ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| سنن ابن ماجه | رقم الحديث (۲) | جلد۱ | صفحه۲۵ |
| قال محمود محمد محمود | الحديث صحيح | | |
| صحيح سنن ابن ماجه | رقم الحديث (۲) | جلد۱ | صفحه۱۸ |
| قال الالبانی: | صحيح | | |
| سلسلة الاحاديث الصحيحة | رقم الحديث (۸۵۰) | جلد۱ | صفحه۵۳۰ |
| قال الالبانی: | اسناده صحيح على شرط الشيخين | | |
| سنن الترمذي | رقم الحديث (۲۶۸۸) | جلد۴ | صفحه۳۱۰ |
| صحيح سنن الترمذي | رقم الحديث (۲۶۷۹) | جلد۳ | صفحه۷۰ |
| قال الالبانی: | صحيح | | |
| صحيح سنن النسائي | رقم الحديث (۲۶۱۸) | جلد۲ | صفحه۲۳۷ |
| قال الالبانی | هذا حديث صحيح | | |
| صحيح الجامع الصغير | رقم الحديث (۳۴۳۰) | جلد۱ | صفحه۶۴۴ |
| قال الالبانی | صحيح | | |
| ارواء الغليل | رقم الحديث (۱۵۵) | جلد۱ | صفحه۱۸۳ |
| قال الالبانی | صحيح | | |

## متابعت سنت

## نفس پر بڑی شاق ہے

قَالَ اَبُو يَزِيْدَ الْبُسْطَامِيُّ :

عَمِلْتُ فِي الْمُجَاهَدَةِ ثَلاثِيْنَ سَنَةً ، فَمَاوَجَدْتُ شَيْئًا اَشَدَّ مِنَ الْعِلْمِ وَمُتَابَعَتِهٖ وَمُتَابَعَةُ الْعِلْمِ هِيَ مُتَابَعَةُ السُّنَّةِ لَا غَيْرُهَا.[1]

**ترجمہ:**

حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے تیس سال تک مجاہدہ کیا تو میں نے کوئی چیز علم اور اس کی متابعت سے بڑھ کر شدید نہیں پائی۔ متابعت علم صرف متابعت سنت کو کہتے ہیں۔

-☆-

عموماً مجاہدہ چند دن کا ہوتا ہے۔ چلہ کشی چالیس دن کی ہوتی ہے لیکن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنا ساری زندگی کا چلہ ہے۔ یہ دن دو دن کی بات نہیں بلکہ یہ زندگی بھر کا وظیفہ ہے۔ جس کی زندگی

(1) صلاح الامۃ ۲/۲۸۳

بھر کا وظیفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کی جستجو اور ان پر عمل ہو اس سے بڑھ کر نصیبوں والا اور کون ہوگا۔

حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ کے بارے میں حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں:

ہم اولیاءاللہ میں بایزید کا وہ مقام ہے جو فرشتوں میں جبریل امین کا ہے۔جبریل امین فرشتوں کے سردار ہیں تو خواجہ بایزید بسطامی اولیاء کرام کے سردار ہیں۔اس سردار اولیاء کو یہ سیادت غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت نصیب ہوئی۔ہاں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحیح غلام بن جاتا ہے وہ خود یگانہ روزگار بن جاتا ہے۔

بعض کتب میں حضرت خواجہ بایزید بسطامی سے منسوب کچھ باتیں ملیں گی جو شریعت مطہرہ سے متصادم نظر آتی ہیں یہ سب باتیں من گھڑت ہیں الحاقی ہیں ان کا حضرت خواجہ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اس درجہ شریعت مطہرہ سے محبت کرتے تھے کہ ایک مرتبہ آپ کسی ولی اللہ کا شہرہ سن کر اس کی زیارت کیلئے گئے جب اس کے پاس پہنچے تو اس نے قبلہ کی جانب تھوک دیا۔آپ ملے بغیر واپس آ گئے اور فرمایا:

جو شریعت کے آداب میں سے ایک ادب کی رعایت نہیں کر سکتا وہ مقرب بارگاہ الٰہی کیسے ہو سکتا ہے۔

-☆-

## اسلام سنت ہے
## اور
## سنت اسلام ہے

قَالَ اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ:

اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاِسْلَامَ هُوَ السُّنَّةُ وَالسُّنَّةُ هِيَ الْاِسْلَامُ لَا يَقُوْمُ اَحَدُهُمَا اِلَّا بِالْآخِرِ۔[1]

**ترجمہ:**

ابو محمد الحسن بن علی بن خلف نے فرمایا:

جان لیجئے!

اسلام ہی سنت ہے اور سنت ہی اسلام ہے ان میں سے ایک کا قیام دوسرے کے ساتھ ہے۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ ۲/۲۲۶

جس ذات اقدس واطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل انور پر قرآن نازل ہوا ان کے ارشادات، ان کے اعمال کے بغیر دین مکمل نہیں ہوسکتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کریم پر عمل پیرا ہو کر دنیا کو ہدایت سے ہمکنار کیا۔ جو ارشادات قرآن کریم کے اندر موجود ہیں ان کی عملی تصویر خود ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

قرآن کریم کے معانی ومطالب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ کے بغیر نہیں سمجھا جاسکتا۔ مثلاً قرآن کریم میں اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ آیا ہے، صلاۃ قائم کرو۔ اب صلاۃ کا معنی نماز، نماز کا طریقہ، اس کے ارکان، اس کی شرائط یہ سب سنت مبارکہ سے معلوم ہوگا۔ اسی طرح روزے کے متعلق ارشاد ہے:

کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَام. اب صیام کا معنی روزہ، اسکی ابتداء، اس کی انتہا، اس کا طریقہ کار سب کچھ سنت مبارکہ سے معلوم ہوگا۔

وَاٰتُوا الزَّکٰوۃ. زکاۃ ادا کرو۔ زکاۃ کا مفہوم، زکاۃ کس پر فرض ہے اور کب فرض ہے، کتنے مال پر فرض ہے یہ سب کچھ سنت مبارکہ واضح کرتی ہے۔

اسلام کا ایک رکن حج ہے۔ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ تو قرآن کریم میں آیا لیکن اس کا طریقہ کیا ہے، اس کو کیسے ادا کرنا ہے، اس کا احرام، طواف کعبہ، میدان عرفات میں قیام یہ سب کچھ سنت مطہرہ بیان کرتی ہے۔

الغرض اسلام اور سنت لازم وملزوم ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات و تعلیمات کے بغیر اسلام نہیں سمجھا جاسکتا۔ اسلام کی عملی تشریح اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ ہے۔

-☆-

# سنت مصطفیٰ۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔پر کسی اور کو فوقیت نہ دیجئے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○[1]

**ترجمہ:**

اے ایمان والو! آگے نہ بڑھا کرو اللہ اور اس کے رسول سے اور ڈرتے رہا کرو اللہ تعالیٰ سے بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔

اے ایمان والو! نہ بلند کیا کرو اپنی آوازوں کو نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سے اور نہ

(۱) سورۃ الحجرات:۱،۲

تفسیر ابن کثیر:۷/۳۶۴

زور سے آپ کے ساتھ بات کیا کرو جس طرح تم زور سے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو۔(اس بے ادبی سے) کہیں ضائع نہ ہوجائیں تمہارے اعمال اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔

-☆-

مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لَاتُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ :لَاتَقُوْلُوْا خِلَافَ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ.

لَاتُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ کا معنی یہ ہے کہ کتاب وسنت کے خلاف کوئی بات نہ کہو۔ یعنی اصل دین کتاب وسنت ہی ہے۔اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات واحکامات کے مقابل کسی کے حکم کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔مومن وہی ہے جو دل وجان سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل کرتا ہے۔اس کی نظر ہمیشہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ پر رہتی ہے۔وہ ان دونوں ہدایت کے چشموں سے سرمو انحراف نہیں کرتا بلکہ ان پر عمل کرنا دونوں جہان کی سعادت سمجھتا ہے۔

امام ماتریدی رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اَصْلُ ذَالِکَ عِنْدَنَا مِنْ قَوْلِہٖ : یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ...... اَیْ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِعْلَمُوْا اَنَّ لِلّٰہِ الْخَلْقَ وَالْاَمْرَ ، لَا تُقَدِّمُوْا اَمْرًا وَلَا قَوْلًا وَلَا فِعْلًا وَلَا حُکْمًا وَنَھْیًا سِوَی مَا اَمَرَ اللّٰہُ – تَعَالٰی – بِہٖ وَرَسُوْلُہٗ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – وَغَیْرَ مَا نَھٰی عَنْہُ بَلِ اتَّبِعُوْہُ اَمْرَہٗ وَنَھْیَہٗ وَرَاتَبُوْہُ عَلٰی مَا اٰمَنْتُمْ بِہٖ وَاَقْرَرْتُمْ بِاَنَّ لَہُ الْخَلْقَ وَالْاَمْرَ فَاحْفَظُوْا اَمْرَہٗ وَنَھْیَہٗ وَلَا تُخَالِفُوْہُ وَلَارَسُوْلَہٗ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْاَمْرِ وَالنَّھْیِ .

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا الآیۃ : ہمارے نزدیک اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے ایمان والو! جان لو کہ خلق وامر اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہے۔نہ کسی امر،قول،فعل،اور نہ کسی حکم ونہی پر

تاویلات اہل السنۃ:۹/۳۲۲

عمل کروسوائے جواللہ تعالیٰ اوراس کا رسول حکم دے دے اور نہ کسی اور کی نہی پر عمل کروسوائے اس کے جواللہ اوراس کا رسول منع فرمادے۔

بلکہ اسی کی اتباع کروامرونہی میں اور جس پر تم ایمان لائے ہواس کا خیال رکھواور تم نے یہ اقرار کرلیا ہے کہ خلق وامر اللہ کیلئے ہی ہے تو اس کے امرونھی کی حفاظت کرونہ اسکی مخالفت کرواور نہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی چیز میں امرونھی کے معاملہ میں۔

وَلَاتَرْفَعُوْٓااَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز مبارک سے اپنی آواز بلند نہ کرو۔اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز مبارک سے اپنی آواز بلند کرنا منع ہے بلکہ اگر بلند ہوجائے تو زندگی بھر کے اعمال صالحہ ضائع ہوجاتے ہیں تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم مبارک پر کسی کے حکم کو بلند کرنا، آپ کے ارشاد مبارک پر کسی اور کی بات کو ترجیح دینا سب ممنوع ہے۔

کسی کی بات کو یا عمل کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات یا عمل پر ترجیح دینے سے زندگی بھر کی نیکیاں ضائع ہوجاتی ہیں اور بندہ ان لوگوں کی فہرست میں چلا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہیں۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ مَكَائِدِ الشَّيْطَانِ.

-☆-

## سب سے بہتر طریقہ
## حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔کا طریقہ ہے

عَنْ جَابِرٍ–رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ–عَنِ النَّبِيِّ–صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ–قَالَ:
أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَخَيْرَ الْهُدٰى هُدَى مُحَمَّدٍ، وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

صحیح الجامع الصغیر رقم الحدیث (۱۳۵۳) جلد ۱ صفحہ ۳۸۷
قال الالبانی صحیح
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۷۵) جلد ۱ صفحہ ۱۰۳
قال المحقق صحیح
صحیح مسلم رقم الحدیث (۸۶۷) جلد ۱ صفحہ ۵۹۲
السنن الکبریٰ رقم الحدیث (۱۷۹۹) جلد ۲ صفحہ ۳۰۸
صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۱۵۷۷) جلد ۱ صفحہ ۵۱۲
قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۴۵) جلد ۱ صفحہ ۴۹
قال محمود محمد محمود الحدیث صحیح

## ترجمة الحديث،

حضرت جابر -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

حمد وصلاۃ کے بعد:-

سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام -کتاب اللہ- ہے اور سب سے بہتر ھدایت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ھدایت ہے۔ سب سے برے کام دین میں نکالے ہوئے نئے کام ہیں، دین میں اپنی طرف سے نکالا ہوا ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۴۳) | جلد۱ | صفحہ ۳۳ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۵۰) | جلد۱ | صفحہ ۱۲۸ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۳۷) | جلد۱ | صفحہ ۱۳۱ |

# حضرت عمر بن عبدالعزیز

# اور

# سنت کی اہمیت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے جب منصب خلافت سنبھالا تو خطبہ ارشاد فرمایا جو درج ذیل ہے۔

اَیُّھَاالنَّاسُ ، اِنَّهُ لَیْسَ بَعْدَ نَبِیِّکُمْ نَبِیٌّ ، وَلَا بَعْدَ کِتَابِکُمْ کِتَابٌ وَلَا بَعْدَ سُنَّتِکُمْ سُنَّةٌ ، وَلَا بَعْدَ اُمَّتِکُمْ اُمَّةٌ،اَلَا وَاِنَّ الْحَلَالَ – مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ وَعَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ– حَلَالٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ، اَلَا وَاِنَّ الْحَرَامَ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ وَعَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ – حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

اَلَا وَاِنِّیْ لَسْتُ بِمُبْتَدِعٍ ، وَلٰکِنِّیْ مُتَّبِعٌ ، اَلَا وَاِنِّیْ لَسْتُ بِقَاضٍ وَلٰکِنِّیْ مُنَفِّذٌ ، اَلَا وَاِنِّیْ لَسْتُ بِخَازِنٍ وَلٰکِنِّیْ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ ، اَلَا وَاِنِّیْ لَسْتُ بِخَیْرِکُمْ وَلٰکِنِّیْ اَثْقَلُکُمْ حِمْلًا ، اَلَا وَلَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ۔ [1]

**ترجمہ:**

اے لوگو! تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ تمہاری کتاب کے بعد کوئی کتاب ہے اور نہ تمہارے نبی کی سنت کے بعد کسی کی سنت ہے اور نہ تمہاری اس امت کے بعد کوئی اور امت ہے۔

سن لیجئے!

حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں حلال قرار دیا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر (حدیث پاک میں) حلال قرار دیا۔ وہ قیامت تک حلال ہے۔

اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک میں حرام قرار دیا۔ وہ حرام ہے قیامت قائم ہونے تک۔

سن لیجئے!

میں مبتدع (بدعت کا پیروکار) نہیں ہوں بلکہ متبع (سنت مبارکہ کی اتباع کرنے والا) ہوں۔

سن لو!

میں اپنی طرف سے فیصلہ کرنے والا نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ نافذ کرنے والا ہوں۔ میں خازن نہیں لیکن میں جہاں حکم شریعت ہے وہاں رکھنے والا ہوں۔

سن لو!

میں تم سے بہتر نہیں ہوں لیکن مجھ پر تم سے زیادہ بوجھ لاد دیا گیا (زیادہ ذمہ داریاں ڈال دی گئی ہیں)۔

سن لو!

اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔

(۱) صلاح الامۃ ۲/۱۷۷

## حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
## غایت درجہ متبع سنت تھے

اَمَّ عُمَرُبْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ – رَحِمَهُ اللّٰهُ – اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – فَقَالَ اَنَسٌ:

مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – اَشْبَهَ صَلَاةٍ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – مِنْ اِمَامِكُمْ هٰذَا يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ.

قَالَ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ:

فَكَانَ عُمَرُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَيُخَفِّفُ الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ.

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کونماز کی

السنن الکبری رقم الحدیث (۱۰۵۵) جلد ۲ صفحہ ۱۳

مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۸۴۴) جلد ۱ صفحہ ۲۰۰

امامت کروائی تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی امام کے پیچھے تمہارے امام یعنی حضرت عمر بن عبدالعزیز سے بڑھ کر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ نماز نہیں پڑھی۔

جناب زید بن اسلم نے فرمایا:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رکوع وسجود مکمل کرتے تھے اور قیام وقعود میں تخفیف فرماتے تھے۔

-☆-

## خلفاء راشدین کا طریقہ سنت مصطفیٰ ہی ہے

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ هٰذِهِ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ:

قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا، لَا يَزِيْغُ عَنْهَا بَعْدِيْ إِلَّا هَالِكٌ، مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ حَيْثُ مَا قِيْدَ انْقَادَ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۴۳۶۹) | جلد ۲ | صفحہ ۸۰۵ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۳۳۱) | جلد ۱ | صفحہ ۱۴۲ |
| صحیح سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۴۱) | جلد ۱ | صفحہ ۳۲ |
| قال الالبانی | صحیح | | |

## ترجمۃ الحدیث،

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں وعظ فرمایا ایسا وعظ فرمایا جسے سن کر آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور دل اس سے کانپ اٹھے۔ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ!

یہ وعظ و نصیحت ہے ایسے آدمی کا جو الوداع کہنے والا ہو تو آپ ہم سے کیا عہد و پیمان لیتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تمہیں ایسی شریعت بیضا (روشن شریعت) پر چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اس کی رات اس کے دن کی طرح ہے۔میرے بعد اس شریعت سے وہی پھرے گا جس کے مقدر میں ہلاکت و بربادی ہے۔

تم میں سے جو (ذرا طویل) زندگی پائے گا وہ عنقریب بہت سے اختلاف دیکھے گا۔

پس تم پر لازم ہے جو تم میری سنت کو جانتے ہو اور میرے خلفاء رشدین مھدیین (جو رشد و ہدایت والے ہیں) کی سنت کو اس سنت (سنت نبی اور خلفاء راشدین) کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

تم پر حاکم وقت کی اطاعت لازم ہے اگر چہ وہ حبشی غلام ہی ہو۔کیونکہ مومن ایسے ہے جیسے ناک میں مہار لگا اونٹ کہ جدھر لے جاؤ ادھر چلا جائے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں خطبہ ارشاد فرمایا۔یہ خطبہ ایسا موثر و بلیغ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی آنکھوں پر قابو نہ رکھ سکے۔ہر سننے والے

| | | | |
|---|---|---|---|
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۷۰۷۷) | جلد ۱۳ | صفحہ ۳۷۸ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ | رقم الحدیث (۹۳۷) | جلد ۲ | صفحہ ۶۱۰ |
| صحیح سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۴۳) | جلد ۱ | صفحہ ۲۸ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح الاسناد | | |

کی آنکھ اشکبار تھی اور دل خوف سے لبریز تھے، تھر تھر کانپ رہے تھے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی:

یا رسول اللہ! ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آپ ہمیں الوداع کہہ رہے ہیں، آپ اس دنیا فانی سے رخصت ہونے والے ہیں۔ ہمیں ایسی نصیحت فرما دیجئے جسے ساری زندگی اپناتے رہیں اور اسی نصیحت مبارکہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہم بھی دنیا سے رخت سفر باندھیں۔

**قَدْتَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا**

میں تمہارے لئے ایسی شریعت مطہرہ چھوڑ کر جا رہا ہوں جو درخشاں و روشن ہے اس کا کوئی گوشہ تاریکی میں نہیں ہے۔ شریعت مطہرہ کے تمام امور بڑے واضح اور روشن ہیں۔

ہر جگہ اور ہر چیز پر دن رات آتے رہتے ہیں۔ دن کو اجالا ہوتا ہے تو رات کو تاریکی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسی شریعت غراء چھوڑ کر گئے کہ جہاں تاریکی وظلمت نام کی کوئی چیز نہیں۔ وہ شریعت ہر اعتبار سے نور علی نور ہے۔ اس کا کوئی گوشہ، اس کا کوئی حصہ ظلمت زدہ نہیں بلکہ زندگی کے ہر ہر موڑ کیلئے واضح ارشادات موجود ہیں۔

قرآن کریم ابدالآباد تک رہنے والا اس کے احکامات، اس کے ارشادات بڑے واضح، موثر اور سہل ہیں۔ اس قرآن کریم کی تشریح، اس کے اجمال کی تفسیر حدیث مبارکہ کی صورت میں موجود ہے اور یہ حدیث پاک بھی رہتی دنیا تک قائم ودائم رہے گی۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء ورسل علیہم السلام کی ایک کثیر تعداد اس عالم رنگ وبو میں بھیجی مخلوق خدا کی ہدایت کیلئے، انہیں صراط مستقیم دکھانے کیلئے۔ لیکن ان انبیاء ورسل علیہم السلام میں سے کسی پر نازل ہونے والی کتاب محفوظ نہیں ہے اور نہ ہی ان کی زندگی کے ارشادات محفوظ ہیں۔ یہ شرف، یہ بزرگی ہے تو فقط حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کہ آپ پر نازل ہونے والا قرآن من وعن محفوظ ہے۔ اس کا کوئی جملہ، کوئی کلمہ بلکہ اس کی کوئی حرکت بھی تبدیل نہیں ہوئی۔

اسی طرح اللہ ذوالجلال قادر وقیوم نے یہ مہربانی بھی فرمائی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پاک کے تمام گوشے انسانیت کی فلاح ونجات کیلئے محفوظ کر دیئے۔ آج یہی چیز احادیث مبارکہ کی صورت میں موجود ہے۔ پھر اس پر کرم بالائے کرم یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی مبارک کے تمام احوال، شریعت مطہرہ کے تمام قواعد وضوابط صحیح سند کے ساتھ محفوظ ہیں۔ تو جس ذات اقدس واطہر پر نازل ہونے والا قرآن محفوظ ہو اور اس کے ارشادات عالیہ بھی محفوظ ہوں تو اس ذات کی شریعت میں کہاں ابہام رہ سکتا ہے۔ وہ شریعت تو چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتی ہے۔ آفتاب شریعت پوری رعنائی کے ساتھ ضوفشاں ہے اور یہ ابدالآباد تک چمکتا رہے گا۔

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا

اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَاتَغْرُبُ

—☆—

# حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی سنت مبارکہ اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت سب پر لازم ہے

عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

وَعَظَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ ، فَقُلْنَا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا ، قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ [ حَبَشِيٌّ ] ، وَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

صحیح ابن حبان　رقم الحدیث (۵)　جلد ۱　صفحہ ۱۷۸
قال شعیب الارنووط　اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۱۷۰۸۰)　جلد ۱۳　صفحہ ۲۸۰
قال حمزۃ احمد الزین　اسنادہ صحیح

## ترجمة الحديث،

حضرت عرباض بن ساریہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمیں بہت موثر و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جس سے آنکھیں بہہ گئیں اور دل ڈر گئے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ الوداع کہنے والے کا وعظ و نصیحت ہے ہمیں کوئی وصیت فرما دیجئے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ کے تقوی کی، حاکم وقت کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی اگرچہ تم پر حبشی غلام ہی کیوں نہ حاکم بنا دیا گیا ہو۔ جو تم سے لمبی عمر پائے گا وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا۔ تم پر میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت جو ہدایت یافتہ ہیں لازم ہے۔ میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامنا۔ دین میں نکالی ہوئی من گھڑت باتوں سے اجتناب کرنا۔ بے شک دین میں نکالی ہوئی ہر نئی من گھڑت بات -بدعت- گمراہی ہے۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۷۰۸۱) | جلد۱۳ | صفحہ۳۸۰ |
| قال حمزة احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۶۴) | جلد۱ | صفحہ۱۳۰ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۷۰۸۲) | جلد۱۳ | صفحہ۳۸۰ |
| قال حمزة احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۴۲) | جلد۱ | صفحہ۱۷ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۴۳) | جلد۱ | صفحہ۱۸ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |
| الجامع لشعب الایمان | رقم الحدیث (۷۱۱۰) | جلد۱۰ | صفحہ۲۱ |
| قال المحقق | اسنادہ حسن | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۲۶۷۶) | جلد۳ | صفحہ۲۹ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |

صحیح سنن ابوداؤد　رقم الحدیث (۴۶۰۷)　جلد۳　صفحہ۱۱۸
قال الالبانی　ھذا الحدیث صحیح
صحیح الجامع الصغیر　رقم الحدیث (۲۵۴۹)　جلد۱　صفحہ۴۹۹
قال الالبانی　صحیح
الارواء الغلیل　رقم الحدیث (۲۴۵۵)　جلد۸　صفحہ۱۰۷
قال الالبانی　صحیح
المستدرک للحاکم　رقم الحدیث (۳۲۹)　جلد۱　صفحہ۱۴۰
قال الحاکم　ھذا الحدیث صحیح
المستدرک للحاکم　رقم الحدیث (۳۳۲)　جلد۱　صفحہ۱۴۲
قال الحاکم　ھذا الحدیث صحیح
المستدرک للحاکم　رقم الحدیث (۳۳۳)　جلد۱　صفحہ۱۴۳
قال الحاکم　ھذا الحدیث صحیح
الترغیب والترھیب　رقم الحدیث (۵۸)　جلد۱　صفحہ۹۴
قال المحقق　ھذا الحدیث صحیح
مسند الدارمی　رقم الحدیث (۹۶)　جلد۱　صفحہ۲۲۸
قال حسین سلیم اسد　اسنادہ صحیح
جامع الاصول　رقم الحدیث (۶۷)　جلد۱　صفحہ۳۰۱
قال المحقق　صحیح

# حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت
# سنتِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- مدنظر رہے

عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ :

رَأَيْتُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ- يَعْنِي الْأَسْوَدَ-وَيَقُوْلُ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ- صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ - يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۲۷۰) | | جلد۲ | صفحہ۹۲۵ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۱۵۹۷) | (۱۶۰۵) | (۱۶۱۰) | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۲۹۴۳) | | جلد۳ | صفحہ۴۳۷ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | | |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۳۹۰۹) | | جلد۲ | صفحہ۱۳۵ |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۳۹۱۰) | | جلد۲ | صفحہ۱۳۵ |
| صحیح ابوداؤد | رقم الحدیث (۱۸۷۳) | | جلد۱ | صفحہ۵۲۳ |
| قال الالبانی | صحیح | | | |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۳۹۰۲) | | جلد۲ | صفحہ۱۳۲ |

## ترجمۃ الحدیث،

حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا اور وہ فرمارہے تھے:

اے حجر اسود! مجھے علم ہے کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ نفع دیتا ہے اور نہ نقصان۔ اگر میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے ہرگز بوسہ نہ دیتا۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۹۹) | جلد۱ | صفحہ۲۰۷ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۳۱) | جلد۱ | صفحہ۲۲۳ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۷۶) | جلد۱ | صفحہ۲۳۹ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۲۶) | جلد۱ | صفحہ۲۶۶ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۲۹) | جلد۱ | صفحہ۲۶۶ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۷۴) | جلد۱ | صفحہ۲۸۱ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۳۲۵) | جلد۱ | صفحہ۳۰۳ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۳۶۱) | جلد۱ | صفحہ۳۱۵ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۳۸۰) | جلد۱ | صفحہ۳۲۳ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۳۸۱) | جلد۱ | صفحہ۳۲۳ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۳۹۰۵) | جلد۴ | صفحہ۱۲۴ |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۳۹۰۶) | جلد۴ | صفحہ۱۲۴ |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۳۹۰۷) | جلد۴ | صفحہ۱۲۵ |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۸۶۰) | جلد۱ | صفحہ۴۴۳ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث (۲۹۳۷) | جلد۲ | صفحہ۳۲۴ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |

## یہ امت بنی اسرائیل کی طرح فرقوں میں بٹ جائے گی
## نجات وہ پائے گا جو حضور –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– اور
## آپ کے صحابہ کرام –رضی اللہ عنہم– کے طریقہ مبارکہ پر ہوگا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ –:

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِيْ كَمَا أَتَى عَلَى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ ، حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً ، لَكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَصْنَعُ ذَالِكَ ، وَإِنَّ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً ، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلَى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً ، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً ، قَالُوْا : وَمَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ : مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ .

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۵۳۴۳) | جلد۲ | صفحہ۹۴۴ |
| قال الالبانی | حسن | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۷۹) | جلد۱ | صفحہ۱۳۳ |

## ترجمة الحديث،

سیدنا عبداللہ بن عمرو -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میری امت پر ایسے حالات وواقعات آئیں گے جیسے بنی اسرائیل پر آئے جوتے کے برابر جوتے کی طرح۔حتی کہ اگر بنی اسرائیل میں سے کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ بدکاری کی تو میری امت میں بھی ایسا ہوگا جو اس طرح کرے گا۔

بے شک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئی تھی اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ سب فرقے جہنم کی آگ میں جائیں گے سوائے ایک کے۔صحابہ کرام -رضی اللہ عنہ- نے عرض کی: یا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-! وہ کون خوش نصیب ہیں؟ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں اس پر عمل کرنے والا۔

-☆-

صحیح سنن الترمذی　رقم الحدیث (۲۶۴۱)　جلد ۳　صفحہ ۵۴
قال الالبانی: حسن

## صحابہ کرام کے نظریات اور طریقے سے بالشت بھر جدا ہونے والا اسلام کی رسی کو اپنے گلے سے اتار دیتا ہے

عَنْ أَبِیْ ذَرٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۸۳) | جلد۱ | صفحہ۱۳۰ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۶۴۱۰) | جلد۲ | صفحہ۱۰۹۴ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن ابی داؤد | رقم الحدیث (۴۷۵۸) | جلد۳ | صفحہ۱۶۷ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۱۴۵۲) | جلد۱۶ | صفحہ۲۲۳ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۱۴۵۳) | جلد۱۶ | صفحہ۲۲۳ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۷۶) | جلد۱ | صفحہ۲۰۸ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۱۴۵۴) | جلد۱۶ | صفحہ۲۲۳ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |

## ترجمة الحديث:

حضرت ابو ذر-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ہوا تو اس نے اسلام کی رسی کو اپنے گلے سے اتار دیا۔

-☆-

# حضرت عمر بن عبدالعزیز

## اور سنت

قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مُجَدِّدُ الدِّیْنِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :

سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ – وَوُلَاةُ الْاَمْرِ مِنْ بَعْدِهٖ سُنَناً، اَلْاَخْذُ بِهَا تَصْدِیْقٌ لِکِتَابِ اللّٰهِ ، وَاسْتِکْمَالٌ لِطَاعَةِ اللّٰهِ ، وَقُوَّةٌ عَلٰی دِیْنِ اللّٰهِ ، لَیْسَ لِاَحَدٍ تَغْیِیْرُهَا وَلَا تَبْدِیْلُهَا، وَلَا النَّظْرُ فِیْ شَیْءٍ خَالَفَهَا ، مَنْ عَمِلَ بِهَا مُهْتَدٍ وَمَنِ انْتَصَرَ بِهَا مَنْصُوْرٌ ، وَمَنْ خَالَفَهَا وَاتَّبَعَ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَلَّاهُ اللّٰهُ مَاتَوَلّٰی ، وَاَصْلَاهُ جَهَنَّمَ وَسَاءَ تْ مَصِیْرًا۔(1)

**ترجمہ:**

امیر المؤمنین دین اسلام کے مُجدِّد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنتیں مقرر فرمائیں اور آپ کے بعد آپ کے

(1) الاعتصام ۱/۸۷

خلفاء راشدین نے ان پر بڑی پختگی سے عمل کیا۔

ایسے طریقوں اور سنتوں کو اختیار کرنا کتاب اللہ، قرآن کریم کی تصدیق اور اللہ جل جلالہ کی اطاعت کا استکمال اور اللہ کے دین پر قوت ہے۔

کسی ایک کو بھی اجازت نہیں کہ وہ ان سنتوں میں تغیر و تبدل کرے اور نہ کسی ایسی چیز کو دیکھنا روا ہے جو ان سنتوں کے مخالف ہو۔ جس نے ان پر عمل کیا وہ ہدایت پا گیا، جس نے ان سنتوں کے ذریعے مدد چاہی اس کی مدد کر دی گئی۔

جس نے ان کی مخالفت کی اور مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر کسی اور راہ کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اسے ادھر ہی پھیر دے گا جدھر وہ پھر گیا اور اسے جہنم میں داخل کر دے گا اور جہنم بہت برا ٹھکانہ ہے۔

-☆-

## عامل بالسنۃ حضرت عبداللہ بن عمر۔ رضی اللہ عنہما

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فِيْ سَفَرٍ، فَمَرَّ بِمَكَانٍ فَحَادَ عَنْهُ فَسُئِلَ :

لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ ؟قَالَ :

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَعَلَ هٰذَا ، فَفَعَلْتُ.

**ترجمة الحديث،**

حضرت مجاھد نے فرمایا:

ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی معیت میں ایک سفر میں تھے۔آپ ایک جگہ سے

| | | | |
|---|---|---|---|
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۷۱) | جلد ۱ | صفحہ ۱۰۰ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۴۶) | جلد ۱ | صفحہ ۱۳۶ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۴۸۷۰) | جلد ۴ | صفحہ ۳۴۳ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |

گزرے تو ذرا پرے ہٹ کر گزرے۔

آپ سے پوچھا گیا آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو ایسا کرتے دیکھا تو میں نے بھی ایسا ہی کیا۔

-☆-

# سنت پر عمل جنون کی حد تک

قَالَ نَافِعٌ مَوْلٰی ابْنِ عُمَرَ :

لَوْ نَظَرْتَ اِلٰی ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اِذَا اتَّبَعَ اَثَرَ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – لَقُلْتَ : ھٰذَا لَمَجْنُوْنٌ.[1]

**ترجمہ:**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اگر تم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھتے جب وہ حضور نبی کریم – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کے آثار کی پیروی واتباع کر رہے ہوتے تو تم کہتے:

یہ دیوانہ ہے۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ ۲/۴۱۷

## حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
## سب سے زیادہ عالم باللہ ہیں

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – قَالَ :
مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ ، فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ ،
وَأَشَدُّهُمْ بِهِ خَشْيَةً.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۶۱۰۹) | جلد۴ | صفحہ۵۵ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۶۱۱۰) | جلد۴ | صفحہ۵۵ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۶۱۰۱) | جلد۴ | صفحہ۱۹۲۳ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۷۳۰۱) | جلد۴ | صفحہ۲۳۷۹ |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۹۹۹۲) | جلد۹ | صفحہ۹۷ |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۴۲) | جلد۱ | صفحہ۱۴۳ |
| قال الالبانی: | متفق علیہ | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۴۰۶۴) | جلد۱۷ | صفحہ۲۵۴ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۵۳۵۸) | جلد۱۷ | صفحہ۲۰۷ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |

## ترجمة الحديث،

حضرت عائشہ صدیقہ ۔رضی اللہ عنہا۔فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

ان قوموں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ ان چیزوں سے بچتے ہیں جو میں کرتا ہوں اللہ کی قسم میں ان سب سے زیادہ عالم باللہ اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔

-☆-

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ :

هَجَّرْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَوْمًا ، فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ ، فَقَالَ:

إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ ۔ ت ۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۳۵۶) | جلد ۴ | صفحہ ۱۸۲۹ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۵۵۷۳) | جلد ۲ | صفحہ ۹۷۶ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۸۵) | جلد ۱ | صفحہ ۳۱۲ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ | رقم الحدیث (۳۲۸) | جلد ۱ | صفحہ ۵۸۲ |

................................................................

................................................................

| | | | |
|---|---|---|---|
| (۱) صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۶۶۶) | جلد ۴ | صفحہ ۲۰۵۳ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۶۷۷۶) | جلد ۴ | صفحہ ۳۳۶ |
| السنن الکبریٰ | رقم الحدیث (۸۰۳۱) | جلد ۷ | صفحہ ۳۹۰ |
| السنن الکبریٰ | رقم الحدیث (۱۱۸۳۱) | جلد ۱۰ | صفحہ ۳۹۹ |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۳۸) | جلد ۱ | صفحہ ۱۳۵ |

## ترجمۃ الحدیث،

حضرت عبداللہ بن عمرو -رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے فرماتے ہیں:

کہ ایک دن میں دوپہر کے وقت حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے دو شخصوں کی آوازیں سنیں جو کسی آیت میں جھگڑ رہے تھے۔

پس حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہمارے پاس -اپنے حجرہ سے- باہر تشریف لائے تو آپ کے چہرہ انور میں غضب دکھائی دے رہا تھا حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے کتاب اللہ میں اختلاف کی وجہ سے۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۴۳۷۴) | جلد ۱ | صفحہ ۴۶۸ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۱۳۶۱) | جلد ۲ | صفحہ ۵۲۵ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۶۸۰۱) | جلد ۶ | صفحہ ۳۱۲ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |

## حضور –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کے ارشادات میں سے
## ایک لفظ بدلنا بھی روا نہیں

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْئَکَ لِلصَّلَاۃِ ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّکَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قُلْ:

اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَیءَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ .

وَاجْعَلْھُنَّ مِنْ آخِرِ کَلَامِکَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَیْلَتِکَ مُتَّ وَاَنْتَ عَلَی الْفِطْرَۃِ

قَالَ : فَرَدَّدْتُھُنَّ لِاَسْتَذْکِرَھُنَّ فَقُلْتُ : آمَنْتُ بِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ قَالَ:

قُلْ : آمَنْتُ بِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ .

## ترجمۃ الحدیث:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح الجامع الصغیر رقم الحدیث (۳۷۶) جلد ۱ صفحہ ۱۱۳
قال الالبانی صحیح
صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۷۸۳) (۲۳۱۳) (۲۳۱۵) (۷۳۸۸)
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۸۷۳) جلد ۱ صفحہ ۴۶۵
قال المحقق صحیح
صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۷۱۰) جلد ۲ صفحہ ۳۰۸
صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۵۰۴۶) جلد ۳ صفحہ ۴۳۰
قال الالبانی صحیح
صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۳۹۴) جلد ۳ صفحہ ۳۹۳
قال الالبانی صحیح
صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۵۷۴) جلد ۳ صفحہ ۴۶۷
قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۳۸۷۶) جلد ۴ صفحہ ۳۳۷
قال محمود محمد محمود الحدیث صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۸۵۵۸) جلد ۱۴ صفحہ ۴۳۵
قال حمزۃ احمد الزین اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۸۴۲۹) جلد ۱۴ صفحہ ۴۱۱
قال حمزۃ احمد الزین اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۸۴۴۳) جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۶
قال حمزۃ احمد الزین اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۸۴۹۵) جلد ۱۴ صفحہ ۴۱۷
قال حمزۃ احمد الزین اسنادہ صحیح
صحیح الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۲۰۳) جلد ۱ صفحہ ۳۸۸
قال الالبانی صحیح
السنن الکبری رقم الحدیث (۱۰۵۴۴) جلد ۹ صفحہ ۳۱۵
السنن الکبری رقم الحدیث (۱۰۵۴۵) جلد ۹ صفحہ ۳۱۵
السنن الکبری رقم الحدیث (۱۰۵۴۹) جلد ۹ صفحہ ۳۱۷
السنن الکبری رقم الحدیث (۱۰۵۵۰) جلد ۹ صفحہ ۳۱۷

جب آپ بستر پر سونے کیلئے جانے لگیں تو نماز کی طرح وضو کیجئے، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جایئے اور یہ دعا پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰیءَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

اے اللہ میں نے اپنا رخ تیری طرف کرلیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کردیا۔ میں نے تیری رحمت کی رغبت اور تیرے عذاب کے خوب کے باعث اپنی کمر تیری پناہ میں دے دی۔ تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے اور کوئی نجات کی جگہ نہیں۔ میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا ہوں۔

اور اس کو اپنا آخری کلام بنایئے اگر آپ اس رات فوت ہوگئے تو آپ کی موت فطرت (دین اسلام) پر ہوگی۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دہرایا تو میں نے:

آمَنْتُ بِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ پڑھا یا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

کہئے: آمَنْتُ بِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

-☆-

# حضرت محمد بن سیرین-رحمۃ اللہ علیہ-
# کے ہاں سنت کی اہمیت

حَدَّثَ ابْنُ سِيْرِيْنَ رَجُلًا بِحَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ :

قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ:

أُحَدِّثُكَ عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَتَقُوْلُ : قَالَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ ، وَاللّٰهِ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا.[1]

**ترجمہ:**

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کی تو اس آدمی نے کہا:

فلاں نے ایسا ایسا کہا ہے۔

(۱) صلاح الامۃ ۲/۲۷۱

حضرت خواجہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

میں تجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو اس کے مقابلہ میں کہتا ہے: فلاں اور فلاں نے ایسے کہا ہے۔

اللہ کی قسم! میں تجھ سے کبھی بھی کلام نہیں کروں گا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہر مومن کیلئے اس کے ایمان کی جلاو نور ہے۔ آپ کے ارشادات پر عمل کرنا ہر مومن پر فرض ہے اور یہی اس کے مومن ہونے کی بیّن دلیل ہے۔ سنت مبارکہ کے مقابلہ میں کسی کے قول و فعل کی کوئی حیثیت نہیں۔

اس امت کے جملہ افراد کو چاہئے وہ محدثین ہوں یا مفسرین، علماء ہوں یا خطباء، مبلغین ہوں یا اصحاب سجادہ ان پر جو بھی لطف وکرم ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہے۔ ان میں سے اس کا مقام و مرتبہ بلند ہے جو عامل بالسنۃ ہے اور جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کو نظر انداز کر دے اس کی اسلام اور اہل اسلام کے ہاں کوئی قدر و منزلت نہیں۔

ایک محدث بڑی چاہت سے احادیث مبارکہ کا درس دے رہا ہو، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے لوگوں کے قلوب واذھان کو معطر کر رہا ہو اسی دوران کوئی اٹھے اور حدیث مبارکہ کے مقابلہ میں کسی اور کا قول پیش کر دے یقیناً ایسا آدمی اس قابل ہے کہ اسے حدیث پاک کی محفل سے نکال دیا جائے بلکہ اگر اھل اسلام اس کا مقاطعہ کریں تو یہ بھی عین حق ہے۔

حضرت خواجہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ علیہ نے اس آدمی سے مقاطعہ کر دیا جو فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں کسی اور کا کلام پیش کر رہا تھا۔ آپ نے یقیناً اھل اسلام کے دل کی ترجمانی کی اور اسے اس کی حیثیت یاد دلائی کہ جو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کو عام آدمی کے اقوال کے مقابل سمجھے وہ اس قابل ہے کہ اھل اسلام اس سے قطع تعلق کر لیں اور اسے

عملی طور پر آگاہ کریں کہ جو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہیں وہ ہمارا بھی نہیں ۔

ہاں اگر وہ اپنے کیے پر نادم ہو اور خلوص دل سے معافی مانگے اور اپنے قول وفعل سے اس بات کا اعلان کرے کہ اس امت کیلئے حرف آخر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے تو پھر ایسے آدمی کی توبہ کے پیش نظر اسے دوبارہ اھل اسلام میں شامل کیا جاسکتا ہے ۔

اے اللہ ! اے ارحم الراحمین !

ہمیں نفس وشیطان کے مکروفریب سے نجات عطا فرما اور ہمیں ایک لمحہ کیلئے بھی نفس کے حوالہ نہ کرنا اور ہمیں ہمیشہ شیطان کی چالوں سے محفوظ رکھنا ۔

ہمارا ایمان وایقان ہے کہ یہ دین ، دین اسلام اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا پسندیدہ دین ہے اور اس دین حق کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم تک پہنچایا ہے ۔ تو اس دین کی وہی تشریح وتوضیح قابل قبول ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق ہوگی ۔ جس قول وعمل پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر مبارک ہوگی وہی قول اھل ایمان کیلئے ھدایت سے بھرپور ہے اور نجات کا باعث ہے ۔

-☆-

# حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا ہدایت یافتہ ہے

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ[1]

**ترجمہ:**

اے میرے حبیب فرما دیجئے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی پھر اگر تم منہ پھیر لو تو سن لو رسول اللہ کے ذمہ وہی ہے جو ان پر لازم ہے اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم ہے تو اگر تم رسول اللہ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور رسول اللہ کے ذمہ اللہ کا پیغام واضح پہنچا دینا ہے۔

-☆-

ایک مومن و مسلم روزانہ پانچ مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے اس کی بندگی کیلئے مسجد کا رخ کرتا ہے۔صلاۃ کی ادائیگی کے دوران حالت قیام میں وہ عرض کرتا ہے:

(۱) سورۃ النور ۲۴/۵۴

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

اے اللہ ہمیں صراطِ مستقیم کی ہدایت عطا فرما۔

ھدایت وہ نعمت ہے جس کیلئے روزانہ صلاۃ کی ہر رکعت میں اللہ ذوالجلال سے عرض کی جاتی ہے۔

اس خالق ومالک کا فرمان ہے:

اِنْ تُطِيْعُوْا تَهْتَدُوْا

اگر تم اطاعت خدا اور اطاعت رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اختیار کرو گے تو ھدایت پا جاؤ گے۔

گویا ھدایت اسے ہی نصیب ہے جو حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے ارشادات پر عمل کرتا ہے سنت مصطفیٰ کا گرویدہ ہے اور آپ ہی کی اتباع میں روز وشب گزارتا ہے۔

-☆-

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ[1]

**ترجمہ:**

(اے اہل ایمان) نماز قائم کرو۔زکوۃ ادا کرو اور اطاعت کرو اللہ اور اسکے رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کرتے رہتے ہو۔

-☆-

(۱) سورہ المجادلہ

## وصف ایمان سے متصف

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً۔(۱)

**ترجمہ:**

اے میرے حبیب! مجھے قسم ہے آپ کے رب کی! یہ لوگ مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ آپ کو حاکم نہ مان لیں ان جھگڑوں میں جوان میں پیدا ہوجائیں پھر وہ آپ کے فیصلہ پر اپنے نفسوں میں تنگی نہ پائیں اور دل وجان سے آپ کے فیصلے کو قبول کرلیں۔

-☆-

اطاعت رسول کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے یہ کتنا بلیغ اور مؤثر انداز ہے۔اس درج بالا ارشاد گرامی کو بار بار پڑھیے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوگی کہ اطاعت رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ہی سب کچھ ہے اور دل کی گہرائیوں سے آپ کے احکامات کو ماننا ہی ایمان ہے۔

اگر کوئی بدنصیب اطاعت رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سے روگردانی کرتا ہے تو کان کھول کر سن لے کہ ایمان بھی اس سے رخصت ہوچکا ہے۔

(۱) سورۃ النساء۴/۶۵

# حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی ذات اقدس
# تمہارے لئے
# بہترین نمونہ ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝(1)

**ترجمہ:**

بے شک تمہاری رہنمائی کیلئے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔یہ نمونہ اس کیلئے ہے جو اللہ تعالیٰ سے ملنے اور قیامت کے آنے کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔

-☆-

(1) سورۂ احزاب:21

# حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علاوہ

# ہر آدمی کا قول

# قبول اور رد ہوسکتا ہے

قَالَ الْإِمَامُ مَالِکٌ –رَحِمَهُ اللّٰهُ :

كُلُّ اَحَدٍ يُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَيُتْرَكُ ، اِلَّا صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْهٰذِهِ الرَّوْضَةِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –[1]

**ترجمہ:**

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہر ایک کا قول لیا بھی جاسکتا ہے اور رد بھی کیا جاسکتا ہے سوائے اس مکین گنبد خضراء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ان کے ارشاد مبارک کو صرف قبول ہی کیا جائے گا۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ: ۲/۱۸۲

# امام ابن ابی ذئب – رحمہ اللہ –
# اور سنت مبارکہ

قَالَ ابْنُ سَمَاکِ بْنُ الْفَضْلِ الشَّهَابِيُّ :

حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ بِحَدِيْثٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقُلْتُ لَهٗ :

يَا اَبَا الْحَارِثِ اَتَاخُذُ بِهٰذَا ؟ فَضَرَبَ صَدْرِيْ وَصَاحَ عَلَيَّ صِيَاحًا كَثِيْرًا، وَنَالَ مِنِّيْ ، وَقَالَ:

اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَتَقُوْلُ:

تَاْخُذُ بِهٖ ؟! نَعَمْ آخُذُ بِهٖ وَذٰلِکَ فَرْضٌ عَلَيَّ وَعَلٰى مَنْ سَمِعَهٗ ، اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى اخْتَارَ مُحَمَّدًا – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – مِنَ النَّاسِ ، فَهَدَاهُمْ بِهٖ وَعَلٰى يَدَيْهِ ، وَاخْتَارَ لَهُمْ مَا اخْتَارَ لَهٗ عَلٰى لِسَانِهٖ ، فَعَلَى الْخَلْقِ اَنْ يَّتَّبِعُوْهُ طَائِعِيْنَ اَوْ دَاخِرِيْنَ ، لَا مَخْرَجَ لِمُسْلِمٍ مِنْ ذَالِکَ . قَالَ:

وَمَاسَكَتَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ يَسْكُتَ[1]

**ترجمہ:**

ابن سماک بن فضل شہابی کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن ابی ذئب نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث بیان کی۔ میں نے ان سے کہا:

اے ابوالحارث! کیا آپ اس پر عمل کریں گے؟

انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور مجھ پر سخت چیخ کر پڑے اور مجھے سخت سست کہنے لگے اور فرمایا: میں تجھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کیا اس پر عمل کرو گے؟

ہاں میں اس پر عمل کروں گا یہ مجھ پر فرض ہے اور جس جس نے اس حدیث پاک کو سنا اس پر بھی اس حدیث پر عمل کرنا فرض ہے۔ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں میں سے چن لیا۔

پھر لوگوں کو آپ کے واسطے سے اور آپ کے ہاتھ ہدایت عطا فرمائی۔ اور لوگوں کیلئے وہی پسند کیا جو اس نے پسند کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس پر۔

اب مخلوق پر لازم ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی واتباع کریں خوش دلی سے یا مجبوراً۔

کسی مسلمان کیلئے اجازت نہیں کہ وہ آپ کے ارشادات کو نظر انداز کرے۔

امام ابن ابی ذئب جلال میں بولتے ہی رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ اب خاموش ہو جائیں۔

-☆-

(1) الحجۃ فی بیان المحجۃ لقوام السنۃ اسماعیل الاصبہانی ۳۴۳/۱

## ایمان واسلام
## حضوررسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
## کی عطاوکرم نوازی سے ہے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَثَلِی كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَاراً فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا ، فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقْتَحِمُوْنَ فِيهَا۔

**ترجمة الحديث:**

حضرت ابوہریرہ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشادفرمایا:

میری مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی جب آگ نے اپنے اردگردکوروشن

کردیا تو پروانے اور وہ جانور جو آگ میں گرا کرتے ہیں آگ میں گرنا شروع ہوگئے۔

اس آگ روشن کرنے والے آدمی نے انہیں روکا اور آگ سے دفع کرنا شروع کردیا لیکن وہ پروانے اس پر غالب آنے لگے اور آگ میں گرنے لگے۔

میں تمہیں آگ سے بچانے کیلئے تمہاری کمروں سے پکڑے ہوئے ہوں اور تم آگ میں گرنا چاہتے ہو۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| مشکوٰۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۳۹) | جلد ۱ | صفحہ ۵۳ |
| قال الالبانی: | متفق علیہ | | |
| مصابیح السنۃ | رقم الحدیث (۱۱۰) | جلد ۱ | صفحہ ۱۵۳ |
| قال المحقق: | متفق علیہ | | |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۳۳۲۶) | (۶۴۸۳) | |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۲۸۴) | جلد ۴ | صفحہ ۴۲۸ |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۲۸۷۴) | جلد ۳ | صفحہ ۱۴۹ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۷۲) | جلد ۱ | صفحہ ۴۷۸ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۷۳۱۸) | جلد ۷ | صفحہ ۱۳۰ |
| قال احمد محمد شاکر: | اسنادہ صحیح | | |
| شرح السنۃ للبغوی | رقم الحدیث (۹۸) | جلد ۱ | صفحہ ۱۹۷ |
| قال البغوی: | ھذا حدیث متفق علی صحتہ | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۶۳۰۸) | جلد ۱۴ | صفحہ ۳۱۸ |
| قال شعیب الارنووط: | اسنادہ حسن | | |
| المعجم الاوسط | رقم الحدیث (۳۴۷۵) | جلد ۴ | صفحہ ۴۷۶ |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۵۳۵۰) | جلد ۴ | صفحہ ۳۵۰ |
| قال المحقق: | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۳۶۶۰) | جلد ۳ | صفحہ ۴۲۸ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |

عَنْ جَابِرٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

مَثَلِی وَمَثَلُکُمْ کَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْھَا وَھُوَ یَذُبُّھُنَّ عَنْھَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ ، وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ یَدَیَّ .

## ترجمة الحديث،

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی تو پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو اس آگ سے دور ہٹاتا رہے۔ میں بھی تمہاری کمروں سے پکڑ پکڑ کر تمہیں جہنم کی آگ سے بچا رہا ہوں لیکن تم میرے ہاتھوں سے چھوٹے جاتے اور نار جہنم میں گرتے جاتے ہو۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۲۸۵) | جلد ۴ | صفحہ ۱۷۹۰ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۵۸۵۹) | جلد ۲ | صفحہ ۱۰۳۰ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۵۳۵۱) | جلد ۴ | صفحہ ۳۵۱ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۳۸۴۳) | جلد ۱۲ | صفحہ ۱۵ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۵۱۵۱) | جلد ۱۲ | صفحہ ۹۹ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۵۹۵۸) | جلد ۴ | صفحہ ۲۷ |

اے زمین!

تو نے اپنی پشت پر بڑے بڑے رحم کرنے والے دیکھے لیکن یہ تو بتا کہ ہمارے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جیسا کوئی رحیم وکریم دیکھا۔

اے آسمان تو نے بڑے بڑے شفقت وپیار کرنے والے دیکھے لیکن یہ تو بتا ہمارے آقا ومولیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے بڑھ کر کوئی شفیق دیکھا۔

اے سورج تو نے بڑے بڑے غمگسار دیکھے لیکن یہ تو بتا تو نے حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے بڑھ کر غموں کا مداوا کرنے والا دکھی انسانیت کے دکھ مٹانے والا ہر ایک کا خیر خواہ اور ہمدرد کہیں دیکھا؟

یا رحمۃ للعالمین! یا شفیع المذنبین! آپ کی اس ادا پر قربان جائیں۔

آتش دوزخ شعلے برسا رہی ہے ہم اس میں گرنے کی کوشش میں ہیں لیکن آپ اپنا دست کرم ہماری کمر میں ڈال کر ہمیں بچا رہے ہیں۔

اے بھولے بھٹکے انسان! آج بھی غفلت کی چادر اتار پھینک اس نبی عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت وفرمانبرداری کو اپنا شیوہ بنا لے جس جیسا رحیم کریم اور غمگسار اس بھری کائنات میں کوئی نہیں۔

آنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ

کے پیارے الفاظ میں غور کیجئے سب لوگ آتش دوزخ کی طرف لپک رہے ہیں اور اس میں گر رہے ہیں حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جس کی کمر سے پکڑے ہوئے ہیں وہ آتش دوزخ سے محفوظ ہے۔

سبحان اللہ! اے مرد مومن اپنے اس رسول معظم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر قربان جا جس نے تجھے دوزخ کا ایندھن بننے سے بچایا ہوا ہے۔

آج اگر کسی کو کلمہ طیبہ

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اور

اَشْهَدُاَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

کا ورد کرنے کی توفیق ہے، یا وہ پانچ وقت صلاۃ (نماز) ادا کرتا ہے، رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے، حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرتا ہے، صدقہ وخیرات کرتا ہے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا خوگر ہے، تو سمجھ لے یہ اس کا ذاتی کمال نہیں بلکہ کمال والے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا کمال ہے جس نے اس کی کمر سے اسے پکڑا ہوا ہے۔ اگر وہ آج کمر سے چھوڑ دیں (العیاذ باللہ) تو پھر ہر نیکی روٹھ جائے گی اور وہ برائی کی دلدل میں پھنستا چلا جائے گا۔

اے مردِ مومن!

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اس کرم نوازی پر قربان ہو جا اور اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو دل وجان سے یاد کر آپ کی ذاتِ اقدس پر کثرت سے درود وسلام کا نذرانہ پیش کر۔

سن لیجئے!

اگر اللہ کے پیارے حبیب راضی ہیں تو کائنات کا خالق ومالک بھی راضی ہے اور دائمی نعمتوں کا گھر جنت بھی مشتاق ہے۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ كِبْرِ النَّفْسِ وَمَكْرِ الشَّيْطَانِ.

-☆-

# ایمان حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نظر کرم سے

عَنْ اَبِی مُوْسٰی – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ –:

مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْھُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ الْغَیْثِ الْکَثِیْرِ اَصَابَ اَرْضاً فَکَانَتْ مِنْھَا طَائِفَۃٌ طَیِّبَۃٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْکَلَأَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ وَکَانَتْ مِنْھَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰہُ بِھَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا فَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْھَا طَائِفَۃً اُخْرٰی وَاِنَّمَا ھِیَ قِیْعَانٌ لَا تُمْسِکُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ کَلَأً فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُہَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَنَفَعَہٗ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ یَرْفَعْ بِذٰلِکَ رَاْساً وَلَمْ یَقْبَلْ ھُدَی اللّٰہِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ.

**ترجمة الحديث،**

حضرت ابوموسیٰ اشعری -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشادفرمایا:

اللہ نے جوہدایت وعلم دیکر مجھے بھیجا اس کی مثال بہت زیادہ بارش کی ہے جوزمین پر برسی۔ زمین کا ایک قطعہ طیب وطاہر تھا اس نے اس بارش کے پانی کوقبول کرلیا۔اس زمین نے سبزہ اورتازہ گھاس اُگادیا۔

زمین کاایک قطعہ غیرمزروعہ سخت وپتھریلہ تھا اس نے اپنے اوپر پانی جمع کرلیا۔پس اللہ نے لوگوں کواس قطعہ زمین سے بھی فائدہ بخشالوگوں نے خودپانی پیااوراوروں کوپلایااوراسی پانی سے کھیتی باڑی کی۔

یہ بارش زمین کے ایسے قطعات کوبھی پہنچی جوچٹیل میدان تھے (سیم وتھور والی زمین تھی) جس نے نہ پانی جمع کیااورنہ ہی سبزہ اگایا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۷۹) | جلد۱ | صفحہ۵۳ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۵۸۵۵) | جلد۲ | صفحہ۱۰۱۹ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۴۲۸۲) | جلد۴ | صفحہ۱۷۸۶ |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۱۳۲) | جلد۱ | صفحہ۱۲۷ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| مسندالامام احمد | رقم الحدیث (۱۹۴۶۴) | جلد۱۴ | صفحہ۵۱۶ |
| قال حمزۃ احمدالزین | اسنادہ صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۴۶) | جلد۱ | صفحہ۱۴۲ |
| قال الالبانی | متفق علیہ | | |
| مصابیح السنۃ | رقم الحدیث (۱۱۱) | جلد۱ | صفحہ۱۵۳ |
| قال المحقق: | متفق علیہ | | |
| شرح السنۃ للبغوی | رقم الحدیث (۱۳۵) | جلد۱ | صفحہ۲۸۷ |
| قال البغوی: | ھذا حدیث متفق علی صحتہ | | |
| صحیح الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۷۶) | جلد۱ | صفحہ۱۲۱ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |

یہ مثال ہے اس کی جس نے اللہ کے دین میں تفقہ (حقیقی سمجھ) کو حاصل کیا اور جس علم وہدایت کو دیکر اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا اس نے اس آدمی کو نفع دیا۔پس اس نے خود علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی علم کے زیور سے آراستہ کیا۔

اور یہ مثال اس بدنصیب کیلئے بھی ہے جس نے اس جانب بالکل توجہ نہیں کی اور اس نے اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس ہدایت کو دیکر اللہ نے مجھے اس عالم میں بھیجا۔

-☆-

سبحان اللہ! حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنے علم وہدایت کو بارش سے تشبیہ دی ہے۔

جب بارش برستی ہے منظر قابل دید ہوا کرتا ہے۔بارش کا کام برسنا ہے۔وہ جب برسے تو یہ نہیں دیکھتی کہ یہ اپنے کا گھر ہے یا بیگانے کا گھر ہے وہ یہ بھی نہیں دیکھتی کہ دیہات ہے یا شہر ہے۔محل ہے یا سادہ مکان ہے باغ ہے یا خالی زمین وہ تو بس برستی ہے لگاتار برستی ہے موسلا دھار برستی ہے۔

ہمارے آقا ومولیٰ امت کے والی حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علم وہدایت کی بارش بھی برس رہی ہے لگاتار برس رہی ہے اور موسلا دھار برس رہی ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارش کے ہوتے ہوئے کوئی اپنا برتن ہی الٹا کردے تو اس میں آپ کا کیا قصور۔وہ رحمۃ للعالمین ہیں انکا کام تو ہر ایک پر نظر رحمت فرمانا ہے ہر ایک کا بھلا کرنا ہے اب اگر کوئی اپنا منہ ہی موڑ لے تو یہ اس کی اپنی بدنصیبی ہمارے آقا -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی عطاو بخشش میں کوئی کمی نہیں۔

حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اس مثال میں تین طرح کی زمین کا ذکر فرمایا:

## زرخیز زمین:

زرخیز زمین پر جب بارش نازل ہوتی ہے تو وہاں بہار آجاتی ہے سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علم وہدایت کی بارش جب صدیق و فاروق، عثمان وعلی، بلال وصہیب رضی اللہ عنھم جیسے زرخیز دلوں پر نازل ہوئی تو ان دلوں کی بہاریں قابل دید تھیں ان حضرات کی کشت ایمان پر وہ خوشنما پھول کھلے اور وہ وجد آفریں بہار آئی کہ آج تک ان کی مہک ایک عالم کو معطر کر رہی ہے۔

دنیا کی بارش تو چند گھڑیاں رہتی ہے پھر تھم جاتی ہے لیکن حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علم وہدایت کی بارش زمان ومکان کی حدود وقیود سے وراء ہے وہ رحمت کی بارش اتنی عالمگیر اور ہمہ گیر ہے کہ اس سے بڑھ کر کسی مخلوق کے ہاں اس کا تصور تک نہیں ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اس نور بھری اور رحمتوں سے لبریز بارش نے عالم رنگ وبو میں وہ بہار دکھائی کہ عالم بالا کے مکیں بھی سبحان اللہ سبحان اللہ پکار اُٹھے۔

کہیں خلفائے راشدین رضی اللہ عنھم کا رحمت بھرا دور تو کہیں حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنھم- کی اشاعتِ اسلام کیلئے بے نظیر کاوشیں۔

کہیں ائمہ اہل بیت -رضی اللہ عنھم- کی ہدایت آفریں محفلیں تو کہیں آئمہ مجتھدین -رحمھم اللہ- کی علم وحکمت سے بھرپور مجلسیں۔

کہیں محدثین کرام -رحمھم اللہ- کی انوار سنت سے لبریز کاوشیں تو کہیں اصحاب طریقت -رحمھم اللہ- کی ذکر وفکر کی پرکیف رونقیں۔

کہیں مئے وحدت سے مخمور اصحاب باطن -رحمھم اللہ- کے نعرہ ہائے ایمان افروز تو کہیں مبلغین اسلام کی انتھک محنتیں۔ یہ سب کچھ حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی علم وہدایت کی بارش کے حسین ثمرات ہیں۔

آج دینی درسگاہوں میں قال اللہ اور قال رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی دلکش آوازیں طریقت کے انوار سے معمور مراکز رشد وہدایت میں طالبان ہدایت کا اژدھام ان کی زبان قلب وقالب

سے ذکرالٰہی کے پھوٹتے سوتے رات کی رحمت والی گھڑیوں میں طویل سجدے اور لمبی مناجاتیں مدینہ منورہ حرم نبوی میں عشاق کے چمکتے چہرے اوران کی مست آنکھوں کے سرخ ڈورے۔

کعبۃ اللہ میں عابدوں زاہدوں کا جم غفیر، طواف کعبہ میں مصروف فرزند اسلام، ملتزم سے چمٹے ہوئے اہل ایمان۔

دنیا بھر کی مساجد کے مناروں سے پانچوں وقت اللہ اکبر، اللہ اکبر کی شیریں اور مترنم آواز اور انہیں عبادت گاہوں سے اہل اسلام کا پانچ وقت مل کر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہنا یہ سب کچھ حضور رحمۃ للعالمین۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی علم وہدایت کی بارش کا ایک سہانا اور دلکش اثر ہے۔اللہ تعالیٰ اس بارش کے نور بھرے رحمت سے لبریز قطرات سے ہمارے باطن کو معمور فرمائے اور ایمان کامل کی بے نظیر دولت سے مالا مال فرمائے۔آمین

بِبَرْكَةِ مَنْ بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

## سخت اور پتھریلی زمین:

کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے پاس علم تو ہے لیکن عمل کی دولت سے عاری ہیں۔ محراب ومنبر کے وارث تو کہلاتے ہیں لیکن وہ خود صاحب منبر۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سے بہت دور ہوتے ہیں۔

ایسے لوگوں سے دوسرے افراد فائدہ لے جاتے ہیں لیکن وہ خود اس فائدہ سے محروم رہتے ہیں۔

امام ربانی محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے بقول وہ پارس پتھر کی طرح ہیں جو پیتل اس سے مس ہوا وہ تو سونا بن گیا لیکن وہ خود پتھر کے پتھر رہتے ہیں۔

## غیر مزروعہ زمین:

ایسے افراد بھی آپ کو بکثرت نظر آئیں گے جن کی زمین شوروالی جہاں سبزہ کا تصور نہیں اور

پانی بھی نہیں رکتا کہ دوسرا ہی فائدہ لے لے بلکہ اس سیم والی زمین پر اگر کوئی پانی نظر بھی آئے تو وہ کھیتی کے لئے زہر قاتل ہے ایسی زمین ابوجہل، ابولہب، عبداللہ بن سبا اور عبداللہ بن ابی وغیرہ کے دلوں کی زمین کہی جاسکتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے افراد سے محفوظ رکھے ان کی صحبت سے بھی ہر مسلم بھائی کو بچائے رکھے۔

مَثَلُ مَابَعَثَنِیَ اللّٰہُ مِنَ الْھُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ الْغَیْثِ الْکَثِیْرِ

اللہ نے مجھے جو ہدایت وعلم دیکر بھیجا ہے اس کی مثال موسلادھار بارش کی ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی نبوت ورسالت عالمگیر اور ہمہ گیر ہے اور ہدایت وعلم آپ کی نبوت کی بہت سی شاخوں میں سے ہیں اور یہ بھی جہاں گیر اور ہمہ گیر ہیں۔حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے علم وہدایت کی بارش ہر جگہ برس رہی ہے اور پاکیزہ زمینیں اس بارش سے سیراب ہو رہی ہیں اور اپنا مقدر سنوار رہی ہیں۔جیسے ہدایت کی بارش کل عالم میں برس رہی ہے اسی طرح آپ کے علم وعرفان سے بھی کوئی جگہ خالی نہیں آپ کے علم وعرفان کی زد میں کائنات کا ذرہ ذرہ ہے اور آپ کا علم پاک بھی جہاں گیر اور ہمہ گیر ہے۔

اگر کسی کی زمین سیم وتھور والی ہے اس پر ہدایت وعلم کی بارش کا اثر نہیں تو اسے چاہیے کہ وہ آپ کے علم وعرفان اور رشد وہدایت کا انکار نہ کرے بلکہ اپنے دل کی زمین کا علاج کروائے ہوسکتا ہے کسی نظر والے کے کرم سے اس کی زمین طیب وطاہر ہوجائے تو پھر اسے اپنی آنکھوں سے حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے علم پاک کی جلوہ گری اور آپ کی ہدایت کی مہک نظر آئے گی۔

-☆-

## کتاب وسنت

## قیامت تک اکٹھے رہیں گے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنِّیْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِیْ وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ.

**ترجمة الحديث،**

حضرت ابو ہریرہ – رضی اللہ عنہ – نے فرمایا: حضور سیدنا رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں تم ان دونوں پر عمل کے بعد گمراہ نہیں ہو سکتے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۳۱۹) | جلد ۱ | صفحہ ۱۷۲ |
| سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ | رقم الحدیث (۱۷۶۱) | جلد ۴ | صفحہ ۳۶۱ |

ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت (یہ دونوں لازم وملزوم ہیں) اور یہ میدان حشر میں حوض کوثر پر وارد ہونے تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔

-☆-

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے کمال کرم نوازی سے ہمیں دو تحفے عطا فرمائے اور رہتی دنیا تک یہ رہیں گے:

۱۔ کتاب اللہ ۲۔ سنت رسول اللہ

کتاب اللہ، قرآن کریم کی سمجھ سنت رسول کے بغیر ناممکن ہے۔ قرآن کریم کا وہی مفہوم قابل قبول ہے جو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنے قول وفعل سے متعین فرمایا۔ قرآن تو اللہ کا کلام ہے اس کے شارح اللہ کے حبیب حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہیں۔

-☆-

# سنتِ رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
# کے بغیر دین نامکمل ہے

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ – رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ –اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ– صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ الْاَمْرُ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْنَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ : لَا اَدْرِیْ مَا وَجَدْنَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَا.

| | | | |
|---|---|---|---|
| سنن ابن ماجہ(۱) | رقم الحدیث(۱۳) | جلد۱ | صفحہ۳۲ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ(۲) | رقم الحدیث(۱۳) | جلد۱ | صفحہ۵۰ |
| قال الدکتور بشار عواد | اسنادہ صحیح | | |
| صحیح سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث(۱۳) | جلد۱ | صفحہ۴۱ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث(۱۶۲) | جلد۱ | صفحہ۵۷ |
| قال الالبانی: | اسنادہ صحیح | | |
| مصابیح السنۃ | رقم الحدیث(۱۳۶) | جلد۱ | صفحہ۱۵۸ |

## ترجمة الحديث،

حضرت ابو رافع -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اے میری امت! میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم میں سے کوئی اپنے آراستہ تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو کہ میرا کوئی حکم پہنچے یا وہ امر پہنچے جس سے میں نے منع فرمایا ہو تو اس کے جواب میں کہے:

میں نہیں مانتا۔ ہم نے یہ حکم کتاب اللہ میں نہیں پایا کہ اس کی پیروی کریں۔

-☆-

سرکار دو عالم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا یہ کتنا فکر انگیز ارشاد مبارک ہے۔ اگر صرف کتاب اللہ سے بات بن جاتی تو حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہرگز ایسا ارشاد نہ فرماتے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح سنن ابی داود | رقم الحدیث (۴۶۰۵) | جلد ۳ | صفحہ ۱۱۸ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| سنن الترمذی | رقم الحدیث (۲۶۶۳) | جلد ۵ | صفحہ ۳۷ |
| قال الترمذی | ھذا حدیث حسن صحیح | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۲۶۶۳) | جلد ۳ | صفحہ ۲۳ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۳۷۵) | جلد ۱ | صفحہ ۳۰۶ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۱۳) | جلد ۱ | صفحہ ۱۹۰ |
| قال شعیب الارنووط: | اسنادہ صحیح علی شرط مسلم | | |
| السنن الکبریٰ للبیھقی | رقم الحدیث (۱۳۳۳) | جلد ۷ | صفحہ ۱۳۰ |
| شرح السنۃ للبغوی | رقم الحدیث (۱۰۱) | جلد ۱ | صفحہ ۲۰۰ |
| قال المحقق: | ھذا حدیث حسن | | |
| مسند الحمیدی | رقم الحدیث (۵۵۱) | جلد ۱ | صفحہ ۳۵۲ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۳۷۵۱) | جلد ۱۷ | صفحہ ۱۵۱ |
| قال حمزہ احمد الزین: | اسنادہ حسن | | |

نیز حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی نظر نبوت اٹھنے والے فتنوں کا مشاہدہ کر رہی تھی اور اپنی امت کو دو ٹوک اور واضح الفاظ میں سمجھا دیا کہ سنت رسول کے بغیر دین کی تکمیل نہیں۔

قرآن کریم سے صحیح راہنمائی وہدایت اور تلاوت قرآن پاک کا صحیح لطف اس وقت ہی نصیب ہوگا کہ جب قرآن کریم کے نور بھرے کلمات میں صاحب قرآن۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے جلوے نظر آئیں۔

-☆-

# حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا حرام کیا ہوا ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ الْكِنْدِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

يُوْشِكُ الرَّجُلُ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِيْ فَيَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، اَلَا وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وسَلَّمَ – مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۶۳) | جلد ۱ | صفحہ ۵۷ |
| سنن ابن ماجہ (۱) | رقم الحدیث (۱۲) | جلد ۱ | صفحہ ۳۱ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ (۲) | رقم الحدیث (۱۲) | جلد ۱ | صفحہ ۳۹ |
| قال الدکتور بشار عواد | اسنادہ حسن | | |

## ترجمۃ الحدیث:

حضرت مِقدَاد بن مَعْدِ یکَرِب کندی -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جلد ہی ایسا وقت آنے والا ہے کہ آدمی اپنے مزین تخت پر گاؤ تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا میری احادیث میں سے کوئی حدیث اسے سنائی جائے گی تو جواباً میری حدیث کو غیر اہم سمجھتے ہوئے کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ عزوجل کی کتاب قرآن مجید موجود ہے پس اس قرآن میں جو حلال امور ہم نے پائے انہیں ہم نے حلال جانا اور جو حرام امور پائے انہیں ہم نے حرام جانا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۱۲) | جلد ۱ | صفحہ ۴۱ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| سنن الترمذی | رقم الحدیث (۲۶۶۴) | جلد ۵ | صفحہ ۳۸ |
| قال الترمذی | ھذا الحدیث حسن غریب | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۲۶۶۴) | جلد ۳ | صفحہ ۶۴ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| سنن الدارمی | رقم الحدیث (۶۰۶) | جلد ۱ | صفحہ ۳۷۴ |
| قال المحقق: | اسنادہ صحیح | | |
| المعجم الکبیر | رقم الحدیث (۶۴۹) | جلد ۲۰ | صفحہ ۳۷۴ |
| المعجم الکبیر | رقم الحدیث (۶۶۹) | جلد ۲۰ | صفحہ ۳۸۳ |
| المعجم الکبیر | رقم الحدیث (۶۷۰) | جلد ۲۰ | صفحہ ۳۸۳ |
| السنن الکبریٰ للبیہقی | رقم الحدیث (۱۹۳۶۸) | جلد ۹ | صفحہ ۵۵۶ |
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۳۷۹) | جلد ۱ | صفحہ ۳۰۷ |
| مصابیح السنۃ | رقم الحدیث (۱۳۷) | جلد ۱ | صفحہ ۱۵۸ |
| سنن ابی داؤد | رقم الحدیث (۴۶۰۴) | جلد ۴ | صفحہ ۲۱۰ |
| صحیح سنن ابی داؤد | رقم الحدیث (۴۶۰۴) | جلد ۳ | صفحہ ۱۱۷ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۷۱۰۸) | جلد ۱۳ | صفحہ ۲۹۱ |
| قال حمزہ احمد الزین: | اسنادہ صحیح | | |

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

سن لیجئے! جو رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حرام قرار دیا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا۔

-☆-

سبحان اللہ! کتنا واضح اور غیر مبہم ارشاد گرامی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے فرمان میں دوئی نہیں۔ جس کام کو اللہ کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حلال قرار دیا وہ اللہ کے ہاں بھی حلال ہے اور جس کو حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- حرام قرار دیں تو وہ اللہ کی بارگاہ میں بھی حرام ہے۔

سنت رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی حیثیت کو غیر شرعی سمجھنے والے اور حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے احکامات وارشادات کو غیر اہم جاننے والے اس ارشاد مبارک میں ٹھنڈے دل سے غور کریں اگر حصول ہدایت کے جذبہ سے غور کریں گے تو انشاءاللہ ہدایت نصیب ہو گی۔

-☆-

# حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
# کے معجزہ کا ظہور

ابو عمار عمر فاروق سعیدی لکھتے ہیں:

یہ احادیث حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت وحقانیت کی بہت بڑی دلیل ہیں کہ جو بھی غیب کی خبریں آپ نے دی ہیں وہ بالکل سچ ثابت ہو رہی ہیں۔پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ظاہر ہونے والا فرقہ "اہل قرآن" اور ان کا سردار عبداللہ چکڑالوی بالخصوص اس حدیث کا مصداق ثابت ہوا۔

اس نے اپنے بیٹے مولوی محمد ابراہیم کو اپنے مال سے بغیر کسی قصور کے محروم کر دیا۔وہ آیا اور والد کے سامنے کھڑے ہو کر بات کی اور یہ حدیث سنائی جو کوئی اپنے ایک بیٹے کو محروم کرے گا قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ مرا ہوا ہوگا۔

حدیث سن کر باپ نے کہا: ہم نہیں جانتے ہم اللہ کی کتاب میں جو پائیں گے اسی پر عمل کریں گے۔

(سنن ابی داؤد اردو ابو عمار عمر فاروق سعیدی: ۳/۵۰۵)

مولوی ابراہیم نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے عبداللہ چکڑالوی لکڑی کے دیوان پر سہارا لے کر بیٹھا ہوا یہ فقرہ کہہ رہا تھا۔ ان کے سامنے یہ منظر واضح طور پر آ گیا جو اس حدیث میں دکھایا گیا ہے۔

وہ حیرت و دہشت میں ڈوب گئے اور آپ تو وہی ہیں، آپ تو وہی ہیں، کہتے ہوئے الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے اور باپ کے شہر سے بہت دور ایک گاؤں میں جا بسے اور زندگی بھر اپنے حصے کا مطالبہ نہیں کیا کہ ایسے باپ کی دولت سے مجھے کوئی حصہ نہیں چاہئے جو انکار حدیث کے سرغنہ کے طور پر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے ہی دکھا دیا گیا تھا۔

—☆—

# حضور نبی کریم ـ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ کے

# حواری ـ خاص لوگ

# اصحاب سنت ہیں

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ـ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ـ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ـ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ـ قَالَ:

مَامِنْ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّۃٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَّأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّھَا تَخْلِفُ مِنْ بَعْدِھِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَالَا یُؤْمَرُوْنَ ، فَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِیَدِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ ، وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِلِسَانِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ ، وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِقَلْبِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۵۰) | جلد۱ | صفحہ۷۰ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۵۷۹۰) | جلد۲ | صفحہ۱۰۰۸ |
| قال الالبانی | ھذا حدیث صحیح | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۳۳۰۶) | جلد۳ | صفحہ۱۷۹ |
| قال المحقق | ھذا حدیث صحیح | | |

## ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ نے مجھ سے پہلے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس کی امت میں سے کچھ لوگ ان کے خاص صاحب اسرار اور وہ صحابہ نہ ہوں جو اس کی سنت پر عمل کریں اور اسکی پیروی کریں۔ پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ہوتے تھے، کہتے وہ تھے، وہ جو کرتے نہ تھے۔ اور کرتے وہ تھے جس کا انہیں حکم نہ دیا گیا تھا۔

تو جو ان پر ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن اور جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن اور جو ان پر اپنے دل سے جہاد کرے وہ مومن۔ اور اس کے بعد رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۲۳۱۰) | جلد۲ | صفحہ۵۷۵ |
| قال الالبانی | ھذا الحدیث صحیح | | |
| تحفۃ الاشراف | رقم الحدیث (۹۶۰۲) | جلد۷ | صفحہ۱۵۶ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۴۳۷۹) | جلد۴ | صفحہ۲۳۵ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مشکوٰۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۵۴) | جلد۱ | صفحہ۱۳۶ |

# محدثین کرام

## خاندان نبوت سے ہیں

یَاسَادَۃً لَّھُمْ بِالْمُصْطَفٰی نَسَبٌ
رِفْقًا بِقَوْمٍ لَّھُمْ بِالْمُصْطَفٰی حَسَبٌ
اَھْلُ الْحَدِیْثِ ھُمْ اَھْلُ النَّبِیِّ وَاِنْ
لَمْ یَصْحَبُوْا نَفْسَہٗ اَنْفَاسَہٗ صَحِبُوْا ۔[1]

حضرات سادات کرام! آپ کا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبی رشتہ ہے ان لوگوں پر شفقت فرمائیں جن کا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حسبی (علمی اور روحانی) رشتہ ہے۔

محدثین ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل ہیں اگر چہ ان کو آپ کی ذات اقدس کی صحبت حاصل نہیں ہوئی لیکن آپ کے ارشادات کی صحبت تو نصیب ہوئی ہے۔

[1] پکارو یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم از امام علامہ محمد بن موسیٰ الحوفی المراکشی صفحہ ۲۶۰۔

# صحابہ کرام اور تابعین عظام

# کی

# معیت وصحبت

قَالَ شَقِيقٌ الْبَلْخِيُّ:

قِيلَ لِابْنِ الْمُبَارَكِ : إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ لِمَ لَا تَجْلِسُ مَعَنَا ؟ قَالَ:

أَجْلِسُ مَعَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ ، أَنْظُرُ فِيْ كُتُبِهِمْ وَآثَارِهِمْ فَمَا أَصْنَعُ مَعَكُمْ؟

أَنْتُمْ تَغْتَابُوْنَ النَّاسَ [1]

**ترجمہ:**

حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہم سے عرض کی گئی:

جب آپ نماز پڑھ لیتے ہیں تو ہمارے ساتھ کیوں نہیں بیٹھتے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

(۱) صلاح الامۃ ۲/ ۱۹۱

میں صحابہ اور تابعین کے ساتھ بیٹھتا ہوں۔ میں ان کی کتب اور ان کے آثار دیکھتا ہوں میں تمہارے پاس بیٹھ کر کیا کروں تم لوگوں کی غیبتیں کرتے ہو۔

–☆–

قَالَ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ:

كَانَ اِبْنُ الْمُبَارَكِ يُكْثِرُ الْجلُوْسَ فِيْ بَيْتِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ:

اَلَاتَسْتَوْحِشُ؟قَالَ:

كَيْفَ اَسْتَوْحِشُ وَاَنَامَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ.(1)

**ترجمہ:**

جناب نعیم بن حماد نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ اکثر اپنے گھر میں ہی بیٹھے رہا کرتے تھے۔ آپ سے عرض کی گئی:

کیا آپ کو اکیلے بیٹھے بیٹھے وحشت نہیں ہوتی؟

آپ نے فرمایا:

مجھے کیوں وحشت ہو؟ میں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیت وصحبت میں ہوتا ہوں۔

–☆–

یہ ہیں محافظین سنت مطہرہ جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمت حدیث پاک میں گزار دیں۔ یہ گوشہ تنہائی میں بیٹھنے والے علماء حق ہیں جن کے مقدر میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ورق

(۱) صلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ۱ صفحہ ۲۰۵

گردانی تھی۔ جورات گئے تک احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرتے تھے، ان سے اگر کوئی سوال کردیتا ہے کہ جناب اکیلے بیٹھے رہتے ہیں وحشت محسوس نہیں ہوتی تو وہ ایسا جواب دیتے ہیں جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے فرماتے ہیں:

کون کہتا ہے میں اکیلا بیٹھا ہوتا ہوں میں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت مبارکہ سے فیض یاب ہو رہا ہوتا ہوں اور آپ کے صحابہ کرام کی صحبت مبارکہ میں بیٹھا ہوتا ہوں۔

گویا حدیث پاک سے شغف رکھنے والا، کتب احادیث کی ورق گردانی کرنے والا تنہا نہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل مبارکہ میں بیٹھا ہے اور آپ کے فیوض وبرکات سے مالا مال ہو رہا ہے۔

-☆-

# حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

# اور

# حضرات تابعین کی صحبت میں

وَقَالَ ابْنُهُ يَحْيٰى:

دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي فِي الصَّيْفِ الصَّائِفِ وَقْتَ الْقَائِلَةِ، وَهُوَ فِي بَيْتِ كُتُبِهٖ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ السِّرَاجُ، وَهُوَ يُصَنِّفُ، فَقُلْتُ:

يَا اَبَتِ! هٰذَا وَقْتُ الصَّلَاةِ، وَدُخَانُ هٰذَا السِّرَاجِ بِالنَّهَارِ؟ فَلَوْ نَفَّسْتَ عَنْ نَفْسِكَ، قَالَ:

يَابُنَيَّ! تَقُوْلُ هٰذَا، وَاَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ — صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ — وَاَصْحَابِهٖ وَالتَّابِعِيْنَ۔[1]

[1] صلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ۱ صفحہ ۲۵۹
تاریخ بغداد ۳/۴۱۹
سیر اعلام النبلاء ۱۲/ ۲۷۹–۲۸۰

**ترجمہ:**

ان کے بیٹے یحییٰ نے بیان کیا:

میں سخت گرمی میں دوپہر کے وقت اپنے والد گرامی کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اپنی کتابوں کے کمرے میں تھے۔ان کے سامنے چراغ جل رہا تھا اور وہ کچھ لکھ رہے تھے۔میں نے عرض کی:

ابا جان!

یہ نماز کا وقت ہے اور دن کو اس چراغ کا دھواں؟ کاش آپ کچھ دیر اپنی جان کو راحت دے لیتے۔انہوں نے فرمایا:

اے میرے پیارے بیٹے!

تم یہ کہہ رہے ہو حالانکہ میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ کے صحابہ اور تابعین کی محفل میں بیٹھا ہوں۔

-☆-

## حضرت حذیفہ بن الیمان-رضی اللہ عنہ-
## کے ہاں سنت کی اہمیت

قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ، اُسْلُكُوا الطَّرِيْقَ، فَلَئِنْ سَلَكْتُمُوْهَا لَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا، وَلَئِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا[1]

**ترجمہ:**

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے قاریوں کی جماعت!

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر چلو اگر تم طریقہ مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-پر چلو گے تو تم سعادت و نیک بختی میں آگے، بہت آگے نکل جاؤ گے۔

اور اگر تم نے سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کیا اور سنت چھوڑ کر دائیں بائیں چلے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور گمراہی میں بہت دور نکل جاؤ گے۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ: ۲/ ۱۶۸

قرآن کریم کے قاری، آئمہ مساجد اور محراب و منبر کے ورثاء جب سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلتے ہیں تو بہت آگے نکل جاتے ہیں۔ ہدایت ان کا مقدر ٹھہرتی ہے اور وہ جنت میں اعلیٰ مقام حاصل کر لیتے ہیں اور انہیں رضائے الٰہی کا پروانہ مل جاتا ہے۔

جو قاری و امام ہے اس سے بھی یہ تقاضا ہے کہ صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر چلے کیونکہ لوگ ان کی طرف دیکھتے ہیں اور انہیں اپنا دینی و اسلامی راہنما مانتے ہیں۔ ان کی ہدایت کے ساتھ سینکڑوں لوگوں کی ہدایت وابستہ ہوتی ہے۔ اگر وہ صراط مستقیم پر گامزن رہیں تو مخلوق خدا صراط مستقیم پر رواں دواں رہتی ہے۔

لیکن اگر وہ پھسل جائیں صراط مستقیم کو چھوڑ دیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے راستہ کو ترک کر دیں تو وہ صرف خود گمراہ نہ ہوں گے بلکہ اپنے ساتھ بے شمار لوگوں کو گمراہ کر دیں گے۔ ان سب پھسلنے والوں کا وبال بھی ان قراء پر، ان آئمہ پر ہوگا اس لئے اس رزم گاہ حیات میں قراء اور آئمہ کو سنبھل سنبھل کر قدم رکھنا چاہیے۔

کوشش کرنی چاہئے کہ ان کا کوئی عمل کوئی فعل خلاف سنت نہ ہو بلکہ ان کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سب سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سانچے میں ڈھلا ہونا چاہئے۔ جب وہ خود سنت کا چلتا پھرتا نمونہ بن جائیں گے تو انشاء اللہ صاحب سنت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم سے مالا مال ہوں گے اور جس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت ہو اس کے دونوں جہاں سنور جاتے ہیں اور وہ عام لوگوں سے دور، بہت دور نکل جاتا ہے۔

-☆-

# عاملین بالسنۃ قیامت تک رہیں گے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ ، حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ.

**ترجمة الحديث،**

حضرت عبداللہ ابن عمر – رضی اللہ عنہما – سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۷۳۸۷) | جلد۲ | صفحہ ۱۳۹ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ | رقم الحدیث (۱۹۵۶) | جلد۴ | صفحہ ۵۹۷ |
| قال الالبانی | ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم | | |
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۸۳۸۹) | جلد۸ | صفحہ ۲۹۸ |
| قال الحاکم | ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ | | |

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

-☆-

یہ کونسا خوش قسمت گروہ ہے جس کے حق پر ہونے کی گواہی خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے۔

یہ وہی گروہ، وہی جماعت ہے جنکی آنکھیں قرآن وسنت کے انوار سے چمک رہی ہیں۔
جنکی زندگی کا مطمع نظر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت غلامی کو استوار کرنا ہے جو ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری میں سرگرم رہتے ہیں۔

-☆-

# حق والے، قرآن وسنت والے
# قیامت تک باقی رہیں گے

عَنْ ثَوْبَانَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

**لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ.**

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۴۹۵۰) | جلد ۳ | صفحہ ۲۹۶ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۹۲۰) | جلد ۳ | صفحہ ۱۵۲۳ |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۵۳۳۳) | جلد ۵ | صفحہ ۹۸ |
| قال الالبانی: | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۲۲۹۴) | جلد ۱۶ | صفحہ ۲۹۴ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۲۳۰۲) | جلد ۱۶ | صفحہ ۲۹۷ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ | رقم الحدیث (۱۹۵۷) | جلد ۴ | صفحہ ۵۹۹ |

## ترجمۃ الحدیث،

حضور ثوبان۔رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

ہمیشہ میری امت میں کچھ لوگ ایسے رہیں گے جو اللہ کے حکم کے ساتھ قائم ہوں گے اور انہیں ضرر نہ دے گا جو ان کو رسواء کرنا چاہے گا اور نہ وہ جو ان کی مخالفت کرے گا حتیٰ کہ آجائے اللہ کا امر اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۷۲۸۹) | جلد۲ | صفحہ۱۳۱۹ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۶۷۷۶) | جلد۹ | صفحہ۱۶۷ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۱۰) | جلد۱ | صفحہ۲۹ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث متفق علیہ | | |
| صحیح ابوداؤد | رقم الحدیث (۴۲۵۲) | جلد۳ | صفحہ۹ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۲۲۲۹) | جلد۲ | صفحہ۴۸۷ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ –:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ، ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

**ترجمة الحديث،**

حضور جابر بن عبد اللہ – رضی اللہ عنہما – سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گرو – ایک جماعت – ہمیشہ حق پر جہاد کرتے رہیں گے، قیامت تک غالب رہیں گے۔

–☆–

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۴۹۵۴) | جلد۳ | صفحہ۴۹۷ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۹۲۳) | جلد۳ | صفحہ۱۵۲۴ |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۵۴۳۸) | جلد۵ | صفحہ۱۴۹ |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۵۶) | جلد۱ | صفحہ۱۲۷ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۴۶۵۵) | جلد۱۱ | صفحہ۵۴۲ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۵۰۶۵) | جلد۱۲ | صفحہ۷۹ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۷۲۹۳) | جلد۲ | صفحہ۱۲۲۰ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ | رقم الحدیث (۱۹۶۰) | جلد۴ | صفحہ۲۰۴ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۶۸۱۹) | جلد۱۵ | صفحہ۲۳۱ |
| قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ صحیح | | |

# سنت پر عمل کرنے والے
# مخالفت کے باوجود قائم رہیں گے

عَنْ مُعَاوِيَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ ، حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ ، وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسِ .

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۴۹۵۵) | جلد ۳ | صفحہ ۴۹۷ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۰۳۷) | جلد ۳ | صفحہ ۱۵۲۴ |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۹۸) | جلد ۱ | صفحہ ۱۲۷ |
| قال الالبانی: | متفق علیہ | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۶۸۷۰) | جلد ۱۳ | صفحہ ۲۰۳ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۳۶۴۱) | جلد ۳ | صفحہ ۱۱۳۱ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۷۲۹۰) | جلد ۲ | صفحہ ۱۲۱۹ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۶۷۷۷) | جلد ۹ | صفحہ ۱۲۸ |

## ترجمة الحديث:

حضرت معاویہ-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم کے ساتھ قائم رہے گا۔جو انہیں رسوا کرنا چاہے اور
جو ان کی مخالفت کرے انہیں نقصان نہ پہنچا سکے گا۔یہاں تک کہ اللہ کا امر آجائے وہ اس وقت بھی
لوگوں پر ظاہر ہوں گے۔

-☆-

ایمان والوں کی جماعت،حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت شعار ہوتی ہے۔
وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو حرز جاں بناتے ہیں۔اگر کوئی آدمی کوئی گروہ ان کی مخالفت پر
کمربستہ ہوجائے انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کیونکہ ان کا مدد و معاون خود اللہ وحدہ لاشریک ہوتا
ہے اور جس کا معاون ومددگار کل کائنات کا خالق ومالک ہو وہ کسی کی مخالفت کو خاطر میں نہیں لاتا۔
کیونکہ اسے علم ہے اللہ تعالیٰ جس کا حامی وناصر ہے وہ دونوں جہانوں میں سرخرو ہے۔کامیابی وکامرانی
اس کا مقدر ہے۔

اگر اس جہان ناپائیدار میں وقتی طور پر کچھ نقصان محسوس ہوتا ہے تو وہ حقیقت میں نقصان نہیں
کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کے نوازنے کے طریقے مختلف ہیں۔اس جہاں میں کڑوی دوائی کھلا کر
اخروی انعامات سے،جو سراسر مٹھاس ہی مٹھاس ہیں،مالا مال کرتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں،آپ کے اطاعت گزاروں اور آپ کی
احادیث مبارکہ پر عمل کرنے والوں کی شان ہی نرالی ہے اگر کوئی انہیں رسوا کرنا چاہتا ہے اور انہیں

مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث (۱۵۵) جلد ۱ صفحہ ۱۲۷
قال الالبانی: متفق علیہ

ذلیل کرنے کی سعی کرتا ہے تو وہ درحقیقت اپنی ذلت ورسوائی کا سامان کر رہا ہے۔ ان محبان سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ لحہ بہ لحہ ان کی عزت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

اے اللہ! اے رحیم وکریم! ہمیں اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توفیق عطا فرما۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے طریقے پر چلنے کی سعادت سے بہرہ ور فرما اور ہمیں ہر اس کام سے بچالے جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور لے جا رہا ہو۔ ہمیں ہر وقت، ہر گھڑی اور ہر لحہ اپنی خوشنودی کی دولت ارزانی عطا فرما۔

-☆-

# اللہ تعالیٰ کے حکم پر مضبوطی سے قائم رہنے والے ہمیشہ رہیں گے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ –:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِی قَوَّامَةٌ عَلٰی اَمْرِ اللّٰهِ ، لَا یَضُرُّهَا مَنْ خَالَفَهَا ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۷۲۹۱) | جلد۲ | صفحہ۱۳۱۹ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ | رقم الحدیث (۱۹۶۲) | جلد۴ | صفحہ۶۰۳ |
| قال الالبانی | ھذا اسنادہ حسن | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۷) | جلد۱ | صفحہ۳۸ |
| قال محمد محمود | الحدیث حسن صحیح | | |
| صحیح سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۷) | جلد۱ | صفحہ۱۹ |
| قال الالبانی | حسن صحیح | | |

## ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ اللہ کے حکم پر مضبوطی سے قائم رہے گا اور انہیں ان کی مخالفت کرنے والا ان کے ایمان کو کوئی نقصان نہ دے گا۔

-☆-

امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک جماعت مسلسل حق پر ثابت قدم ہے۔ وہ حق پر اس درجہ مضبوط ہیں کہ مخالفت کی ہزار آندھیاں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ بے شمار طوفان آئے ان کے پائے استقامت میں ذرہ برابر لغزش نہیں آتی۔

وہ اس حیات کو اس زندگی کو ایک امانت سمجھتے ہیں۔ وہ اس پر بڑا فخر کرتے ہیں کہ انکو دی گئی امانت میں انہوں نے خیانت نہیں کی بلکہ اس امانت کو اس زندگی کو راہ حق میں قربان کر دیا ہے۔

-☆-

## سنت کی حفاظت کرنے والا زمین میں حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا امین ہے

قَالَ اَبُوْ حَاتَمِ الْفَرَبْرِیُّ:

رَأَيْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ وَاقِفًا عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ بِيَدِهٖ مِفْتَاحٌ فَقُلْتُ : مَا يُوْقِفُكَ هَاهُنَا ؟ قَالَ :

هٰذَامِفْتَاحُ الْجَنَّةِ ، دَفَعَهُ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ:

حَتّٰى اَزُوْرَ الرَّبَّ فَكُنْ اَمِيْنِيْ فِي السَّمَاءِ كَمَا كُنْتَ اَمِيْنِيْ فِي الْاَرْضِ[1]

**ترجمہ:**

جناب ابوحاتم الفربری فرماتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک کو خواب میں جنت کے دروازے پر دیکھا اور آپ کے ہاتھ میں چابی ہے۔

میں نے عرض کی: آپ کو یہاں کس نے کھڑا کیا ہے؟

(1) سیر اعلام النبلاء ۸/۴۱۹

انہوں نے فرمایا:

یہ جنت کی چابی ہے مجھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمائی ہے اور فرمایا:

اسے تھامے رکھو یہاں تک کہ میں اپنے رب تعالیٰ کا دیدار کر لوں۔

تم آسمان میں میرے ایسے امین بن جاؤ جیسے زمین میں میرے امین ہو۔

-☆-

اللہ اکبر

حضرت خواجہ عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ کا یہ اعزاز!

آپ کے بختوں پر نثار ہونے کو جی چاہتا ہے۔ہاں واقعی جو سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گرویدہ ہو،جس کی ساری زندگی قال اللہ اور قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے کہتے گزری ہو،جس کی زبان احادیث مبارکہ بیان کر کر کے شہد سے زیادہ میٹھی ہو چکی ہو،اور جس کا دل احادیث مبارکہ کی محبت میں اس درجہ والا وشیدا ہو کہ بارش کے قطروں سے زیادہ پاکیزہ ہو چکا ہو،اور جس کی آنکھیں صبح وشام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کی حفاظت میں چمکتی ہوں،اگر انہیں اس عالم آب وگل میں اس زمین میں حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امین قرار دیا جائے تو جائے تعجب نہیں۔

یہ اعزاز،یہ شرف بخشنے والے خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس،اطہر ہو تو یہ اس آقا کی لجپالی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ کی تربت پر تا ابد رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے درجات میں مزید ترقی عطا فرمائے۔

-☆-

## عامل بالسُّنَّۃ -سنتِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر عمل کرنے والے حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پہلو میں

قَالَ الْفُضَيْلُ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فِي النَّوْمِ ، وَإِلٰى جَنْبِهٖ فُرْجَةٌ فَذَهَبْتُ لِأَجْلِسَ ، فَقَالَ:

هٰذَا مَجْلِسُ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ [1]

**ترجمہ:**

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا:

میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی میں نے آپ کے پہلو میں کشادہ جگہ دیکھی میں بیٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا:

یہ ابو اسحاق الفزاری کی جگہ ہے۔

-☆-

(۱) سیر اعلام النبلاء ۸/۵۴۲

محدثین کرام سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محافظ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں بیٹھا کرتے ہیں۔جنہوں نے اپنی زندگی کے روز وشب،جنہوں نے اپنی زندگی کی حسین بہاریں، جوانی سنت کی حفاظت میں گزار دی۔زندگی کا آخری حصہ جو زندگی کا نچوڑ ہے وہ بھی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت حدیث میں گزار دیا۔وہ واقعی اس قابل ہیں کہ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں جگہ دی جائے۔

اور یاد رہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں بیٹھنے والا دونوں جہانوں میں بامراد رہا کرتا ہے اور رحمت الٰہیہ کے حصار میں رہا کرتا ہے۔

-☆-

# اے اہل سنت! پھیل جایئے

# اور

# سنت کا نور بکھیر دیجئے

كَانَ الْحَسَنُ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

يَا اَهْلَ السُّنَّةِ تَفَرَّقُوْا، فَاِنَّكُمْ اَقَلُّ النَّاسِ[1]

**ترجمہ:**

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

اے اھل سنت! بکھر جایئے کیونکہ آپ — سنت پر عمل کرنے والوں — کی تعداد بہت کم ہے۔

-☆-

یعنی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کاربند حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر چلنے والے بہت کم ہیں اور وہ اس دنیا میں بکھر جائیں تاکہ سنت کا نور اطراف عالم میں پھیل جائے۔

(۱) الحسن البصری لابن الجوزی: ۱۱۳

یہ خیر القرون ہے وہاں سنت پر عمل کرنے والے کم دکھائی دیتے ہیں تو آج سنت پر عمل کرنے والوں کا تناسب کیا ہوگا۔

آپ کا ارشاد گرامی بھی ہم سب کیلئے ہے کہ:

دنیا میں بکھر جاؤ، سنت کے نور سے اجالا کر دو۔ ہمیں چاہئے کہ گھروں سے نکلیں لوگوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں سے آگاہ کریں اور انہیں عامل بالسنۃ بننے کی ترغیب دیں۔

یاد رکھئے!

اگر ایک آدمی بھی ہماری کوششوں سے بتوفیق الٰہی عامل بالسنۃ ہو گیا تو سمجھ لیجئے بخشش کا ایک اچھا ذریعہ بن گیا ہے۔

-☆-

## صاحب سنت کو سلام پہنچا دیجئے

قَالَ یُوْسُفُ بْنُ اَسْبَاطٍ : قَالَ سُفْیَانُ:

یَا یُوْسُفُ ، اِذَا بَلَغَکَ عَنْ رَجُلٍ بِالْمَشْرِقِ صَاحِبَ سُنَّةٍ فَابْعَثْ اِلَیْهِ السَّلَامُ،
وَاِذَا بَلَغَکَ عَنْ آخَرَ بِالْمَغْرِبِ صَاحِبَ سُنَّةٍ فَابْعَثْ اِلَیْهِ السَّلَامُ فَقَدْ قَلَّ اَهْلُ السُّنَّةِ
وَالْجَمَاعَةِ.[1]

**ترجمہ:**

جناب یوسف بن اسباط کا بیان ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اے یوسف! جب آپ کو خبر پہنچے کہ مشرق میں ایک آدمی صاحب سنت یعنی سنت پر عمل کرنے والا ہے تو اس کی طرف السلام علیکم بھیج دیجئے۔

اور جب آپ کو یہ خبر ملے کہ ایک اور آدمی مغرب میں ہے اور صاحب سنت ہے تو اسے بھی السلام علیکم بھیج دیجئے کیونکہ اہل سنت و جماعت کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے۔

-☆-

(۱) حلیۃ الاولیاء: ۳۴/۷

سلام اپنوں کو پہنچایا جاتا ہے سلام اندرونی محبت وچاہت پر دلالت کرتا ہے ۔اہل سنت، سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند اگر مشرق میں ہو یا مغرب میں اھل اسلام کے دل اس کی محبت وچاہت سے معمور رہیں کیونکہ وہ جہاں بھی بیٹھا ہے نور سنت سے دنیا کو منور کر رہا ہے اور دنیا سے جہالت کے خاتمے کی تگ ودو میں مصروف ہے ۔ایسا شخص سراپا سلامتی وخیر ہے ۔اھل اسلام اس سے راہ ورسم رکھنا سعادت سمجھتے ہیں کیونکہ سنت مبارکہ پر کاربند قیامت کے بڑے مجمع میں عزت وشرف سے ہمکنار ہوگا ۔یہ عزت صرف اسی تک محدود نہ ہوگی بلکہ اس سے تعلق محبت رکھنے والے ہر آدمی کو عزت وبزرگی سے ہمکنار کیا جائے گا۔

-☆-

## اسلام اور سنت پر مرنے والا
## ہر قسم کی خیر و بھلائی ساتھ لے گیا

قَالَ اَبُوْبَکْرٍ الْمَرْوَزِیُّ :

قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ : مَنْ مَاتَ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالسُّنَّۃِ مَاتَ عَلٰی خَیْرٍ ؟ فَقَالَ لِیْ :

اُسْکُتْ . مَنْ مَاتَ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالسُّنَّۃِ مَاتَ عَلَی الْخَیْرِ کُلِّہٖ .[1]

**ترجمہ:**

حضرت ابوبکر مروزی نے فرمایا:

میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی: کیا جس آدمی کا اسلام اور سنت پر انتقال ہوا اس کا خیر پر انتقال ہوا؟ آپ نے مجھ سے فرمایا:

خاموش! جو آدمی اسلام اور سنت پر مر گیا تو جان لو ہر قسم کی خیر و بھلائی پر اس کی موت واقع ہوئی۔

-☆-

(۱) مناقب الامام احمد ۲۲۹،۲۳۲

جو خوش نصیب دنیا سے رخصت ہوتے وقت اپنا ایمان ساتھ لے گیا گویا وہ جملہ انعامات ساتھ لے گیا اور جو ایمان کے ساتھ سنت مبارکہ کا پیروکار بھی ہو، سنت مطہرہ پر دل و جان سے فدا بھی ہو اس جیسے نصیبوں والا کون ہوگا۔

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے واقعی بہت خوب فرمایا:

کہ جو آدمی دنیا سے رخصتی کے وقت اسلام و سنت کو ساتھ لے گیا وہ ہر قسم کی خیر و بھلائی ساتھ لے گیا۔

سنت مبارکہ کا دل و جان سے شیدا اپنی زندگی کے شب و روز سنت مطہرہ کے مطابق بسر کرنے والا اللہ تعالیٰ کی محبت جیت لیتا ہے۔جس سے خالق ارض و سما راضی ہو جس سے کائنات کا فرمانروائے مطلق محبت فرمائے اسے اور کیا چاہئے۔

سنت مبارکہ وہ نعمت ہے کہ جسے یہ میسر ہو وہ سب سے زیادہ بختوں والا ہے۔اس کے مراتب رفیعہ تک کون پہنچ سکتا ہے کیونکہ ایک ایک سنت مبارکہ پر اللہ تعالیٰ وہ انعام عطا فرماتا ہے جو انسانی عقل و خرد سے وراء ہے۔جو سراپا سنت ہو، جسکا اوڑھنا بچھونا سنت مبارکہ ہو، جس کی ہر ہر ادا سنت مطہرہ کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہو اس پر انعامات الٰہیہ۔اللہ اکبر۔انسانی عقل و خرد، انسانی سوچ سے وراء، بہت وراء بلند بہت بلند ہیں۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں سنت مبارکہ پر چلنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

-☆-

# حضرت ایوب سختیانی - رحمۃ اللہ علیہ - کا ارشاد
# عامل بالسنۃ کی وفات سے
# گویا میرے جسم کا ایک ٹکڑا گم ہو جاتا ہے

قَالَ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ:

کُنَّا نَدْخُلُ عَلٰی اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ ، فَاِذَا ذَکَرْنَا لَهٗ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ - بَکٰی حَتّٰی نَرْحَمُهٗ.

قَالَ اَیُّوْبُ:

لَیَبْلُغُنِیْ اَنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ مَاتَ فَکَاَنَّمَا اَفْقَدُ بَعْضَ اَعْضَائِیْ۔[1]

**ترجمہ:**

حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ہم حضرت ایوب سختیانی کے پاس جایا کرتے تھے جب ہم انہیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک ذکر کرتے تو وہ رو دیتے۔ اور اتنا روتے کہ ہمیں ان پر ترس آتا۔

[1] حلیۃ الاولیاء ۳/۳-۱۲

حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مجھے جب یہ خبر پہنچتی ہے کہ اھل سنت کا آدمی فوت ہو گیا ہے تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس خبر نے میرے جسم کا ایک عضو کاٹ دیا ہے۔

-☆-

# کامیاب وکامران

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ ۱؎

**ترجمہ:**

اور جس خوش نصیب نے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کی اور اللہ سے ڈرتا رہا اور اسی کا تقویٰ اختیار کیا بس یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہیں۔

-☆-

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ ۲؎

**ترجمہ:**

اور جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی تو یقیناً وہ بہت بڑی کامیابی لے کر کامیاب ہوا۔

-☆-

(۱) سورۃ النور ۲۴/۵۲

(۲) سورۃ الاحزاب ۳۳/۷۱

غور کیجئے! اللہ رب العزت اپنی اور اپنے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت و فرمانبرداری کا کس احسن طریقے سے حکم دے رہا ہے۔

پھر وہ خوش بخت افراد جو اللہ اور اسکے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کو اپنا شیوہ بناتے ہیں۔ اللہ ان کی واضح کامیابی کا اعلان فرماتا ہے۔ ایسے افراد کیلئے کامیابی تو ہے لیکن ادھوری نامکمل اور نا تمام کامیابی نہیں بلکہ عظیم کامیابی ہے جس کامیابی کو اللہ تعالیٰ عظیم فرماتا ہو اس کی عظمت اور رفعت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

-☆-

# کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – خَطَبَ النَّاسَ فِيْ حِجَّةِ الْوِدَاعِ فَقَالَ :

اِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَداً كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| مشکوٰۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۸۴) | جلد ۱ | صفحہ ۱۳۰ |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۹۳) | جلد ۱ | صفحہ ۹۷ |
| قال المحقق: | حسن | | |
| صحیح الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۴۰) | جلد ۱ | صفحہ ۱۴۳ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۳۱۸) | جلد ۱ | صفحہ ۱۳۷ |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۶۴) | جلد ۱ | صفحہ ۲۰۰ |
| موطا الامام مالک | رقم الحدیث (۱۷۷۳) | جلد ۲ | صفحہ ۲۸۰ |

## ترجمۃ الحدیث،

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا اور خطبہ کے دوران فرمایا:

بیشک میں تم میں وہ کچھ چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے:

۱۔ اللہ کی کتاب

۲۔ اس کے نبی۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی سنت

-☆-

# حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
# کی اطاعت کرنے والا
# انبیاءوصدیقین اور
# شہداءوصالحین
# کی معیت میں

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا[1]

**ترجمہ:**

اور جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں تو یہ خوش نصیب ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

-☆-

(۱) سورۃ النساء۴/ ۶۹

اللہ اوراس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت سے سرشار لوگ تنہا نہیں بلکہ اللہ کی جانب سے انعام یافتہ لوگوں کی معیت نصیب ہے۔وہ آدمی جسے کسی بڑے افسر کی معیت نصیب ہو اسکی چال ڈھال سب سے جدا نظر آتی ہے تو وہ اللہ کا پیارا بندہ جسے انبیاء،شہداء،صدیقین اور صلحاء کی معیت نصیب ہو اسکی قسمت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

اے مسلم بھائی! اس آدمی کو حقیر نہ سمجھنا جو اللہ اور اسکے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت وفرمانبرداری میں مگن ہے۔وہ کہیں تنہا بھی بیٹھا ہو تو اسے تنہا نہ سمجھنا حکم الٰہی کے مطابق اسے انبیاء،صدیقین،شہداء اور صالحین کی معیت نصیب ہے۔اس خوش نصیب کی عظمت پر قربان جائیں جو تنہا ہو کر بھی تنہا نہیں بلکہ انبیاء وصلحاء کی ارواح مقدسہ ہر وقت اسکی نگرانی کرتی ہیں۔

فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ۔

اللہ اور اسکے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والے ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام واکرام فرمایا۔

یہ معیت یہ سنگت عارضی اور ناپائیدار نہیں اور نہ ہی زمان ومکان کی حدود میں مقید ہے۔اللہ کے وعدہ کے مطابق وہ جہاں بھی جائیں جس جہاں میں جائیں اس پاکیزہ سنگت ومعیت سے محروم نہیں ہوں گے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

-☆-

## ہدایت کی طرف بلانے والے کو اتنا ہی اجر وثواب ملتا ہے جتنا اس پر عمل کرنے والوں کو ملتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۶۷۴) | جلد۴ | صفحہ۲۰۶۰ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۶۸۰۴) | جلد۴ | صفحہ۲۳۲ |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۵۷) | جلد۱ | صفحہ۱۲۷ |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۲۰۶) | جلد۱ | صفحہ۱۳۶ |
| قال محمد محمود | الحدیث صحیح | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۱۱۲) | جلد۱ | صفحہ۳۱۸ |
| قال شعیب الارنووط | اسنادہ صحیح علی شرط مسلم | | |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۷۳۱۸) | جلد۹ | صفحہ۵۲۳ |

## ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ۔رضی اللہ عنہ۔سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

جو ہدایت کی طرف بلائے اس کا اجر وثواب اس کو اتنا ہوگا جتنا پیروی کرنے والوں کو ملے گا اور یہ ان کے اجر وثواب میں کچھ بھی کم نہ کرے گا۔جو ضلالت (گمراہی) کی طرف بلائے اس پر اتنا گناہ ہوگا جتنا اس کی پیروی کرنے والوں کو ہوگا اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرے گا۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۶۲۳۴) | جلد۲ | صفحہ۱۰۷ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۱۹۷) | جلد۱ | صفحہ۱۲۲ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۲۶۷۴) | جلد۳ | صفحہ۲۸ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| صحیح سنن ابی داؤد | رقم الحدیث (۴۶۰۹) | جلد۳ | صفحہ۱۱۹ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۹۱۳۳) | جلد۹ | صفحہ۱۳۴ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الدارمی | رقم الحدیث (۵۳۰) | جلد۱ | صفحہ۴۴۴ |
| قال المحقق | اسنادہ صحیح | | |

# سنت کی دعوت دینے والے کو دیکھنا عبادت ہے

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

اَلنَّظْرُاِلَی الرَّجُلِ مِنْ اَھْلِ السُّنَّةِ یَدْعُوْاِلَی السُّنَّةِ وَیَنْھٰی عَنِ الْبِدْعَةِ، عِبَادَةٌ.[1]

**ترجمہ:**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اہل سنت سے وہ آدمی جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت دیتا ہے اور بدعت سے روکتا ہے اس کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

-☆-

سبحان اللہ!

ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا نظریہ ملاحظہ ہو وہ اہل سنت کے ان

(۱) شرح اصول الاعتقاد ۱/۵۵

افراد کو جو سنت کی دعوت دیتے ہیں اور بدعات سے لوگوں کو خبردار کرتے ہیں کی طرف دیکھنا معمولی بات نہیں انکی زیارت کرنا عبادت ہے۔ انکے چہرے پر نظر جمانا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔

وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جو کسی عالم بالسنۃ اور عامل بالسنۃ کی زیارت سے شادکام ہوتے ہیں۔ ایسے باعمل عالم کے چہرے کی طرف محبت سے تکتے ہیں۔ ان کا یہ دیکھنا ان کا ان نورانی چہروں کی زیارت کرنا عبادت کا درجہ رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں عبادت کا اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔

اے اہل اسلام!

آیئے ایسے افراد سے محبت کریں جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرویدہ ہوں اور جن کی زندگی سنت کی اشاعت وترویج میں بسر ہوتی ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سننا سمجھنا یاد کرنا ان پر عمل کرنا اور انہیں دوسروں تک پہنچانا ان کی زندگی کا مقدس مشن بن جاتا ہے وہ سراپا خیر افراد اس امت کیلئے ایک روشن چراغ ہیں جنکی روشنی سے اہل جہاں راہ جنت طے کرتے ہیں اور بالآخر زندگی کے آخری سانس تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا سراغ پا جاتے ہیں۔

سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عامل فرد بشر کتنے خوش بختوں والا ہے کہ اللہ کی مخلوق کو اس کی زیارت سے شرف ملتا ہے خود رب العالمین اس سے کس درجہ محبت فرماتا ہوگا اور اسے کن کن اعزازات سے نوازتا ہوگا۔

-☆-

# مرنے والے کی وصیت

## سنت کو لازم پکڑیئے

قَالَ اَحْمَدُبْنُ حَنْبَلَ:

مَاتَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِیْ،فَرُءِ یَ فِی الْمَنَامِ،فَقَالَ:

قُوْلُوْالِاَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ!

عَلَیْکَ بِالسُّنَّةِ،فَاِنَّهٗ اَوَّلُ مَاسَاَلَنِیَ اللّٰهُ سَاَلَنِیْ عَنِ السُّنَّةِ.[1]

**ترجمہ:**

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

میرے اصحاب میں سے ایک آدمی کا انتقال ہوگیا۔ اسے خواب میں دیکھا گیا اس نے کہا:

ابوعبداللہ احمد بن حنبل سے کہنا:

سنت کو لازم پکڑیئے کیونکہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے مجھ سے جس چیز کا سوال کیا سنت کا سوال کیا۔

(۱) شرح السنۃ للبر بہاروی

اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کیلئے طریق جنت آسان کردیا یہ وہ راستہ ہے جسے بڑے مجاہدوں اور ریاضتوں سے عبور کیا جاتا تھا۔اسے طے کرنے کیلئے بڑی بڑی محنتیں کرنی پڑتی تھیں۔گرمیوں کے طویل دن روزے سے اور سردیوں کی طویل راتیں آہ ومناجات میں بسر کی جاتی تھیں۔دنیا اور امور دنیا سے کنارہ کشی کی جاتی تھی پھر کہیں جاکے مقصود ہاتھ آتا تھا لیکن:

اس امت،امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی کہ اس کیلئے راہ جنت آسان کردیا۔اب اس امت سے کثرت عبادت کا مطالبہ نہیں بلکہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالبہ ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

اے ایمان والو!اللہ اور اس کے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اطاعت کرو اس پر شاہد عادل ہے۔

جو خوش نصیب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر چل گیا،اس نے اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار دیا،اس نے اپنی ہر ادا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادا میں رنگنے کی سعی کی تو اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم یوں اس کے شامل حال ہوجاتا ہے کہ اس کیلئے جنت کی راہ آسان ہوجاتی ہے بلکہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے جنت میں پہنچا دیتی ہے۔

قبر دار آخرت کی پہلی منزل ہے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ کا ایک ارادتمند دنیا سے رخصت ہوجاتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس سے سب سے اہم سوال سنت مبارکہ کا کرتا ہے یعنی کیا تو نے میرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کیا یعنی اگر عمل کیا ہے تو در جنت کھلا ہے اور اس جنت کی بہاروں سے شادکام ہوجاؤ۔

واقعی سنت مبارکہ انسان کو وہاں پہنچا دیتی ہے جہاں دوسرے اعمال نہیں پہنچا سکتے۔محبوب

سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛

دوپہر کو سو جانا اس نیت سے کہ دوپہر کو سونا سنت مبارکہ ہے رات بھر اس عبادت گزاری سے افضل و برتر ہے جس میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لحاظ نہ ہوا۔

اے اھل ایمان!

آیئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو حرز جاں بنانا اپنا شعار بنالیں۔ اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے سنت مبارکہ کا خیال رکھیں۔ اپنے تمام معاملات کو سنت کے سانچے میں ڈھال لیں۔ ایسا ڈھال لیں کہ جو بھی دیکھتا جائے اسے آپ کے جسم سے سنت مبارکہ کی مہک آئے۔ اگر یہ سعادت نصیب ہوگئی تو سمجھ لیجئے آخرت کی جملہ منزلیں آسان ہوگئی ہیں اور اللہ الکریم نے اپنا کرم فرما دیا ہے۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین!

ہر اھل ایمان کو اپنے رسول کریم اور نبی رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ کے مطابق زندگی بسر کرنے کی سعادت عطا فرما۔ تمام مسلمانوں کو اغیار کے دروں سے اٹھا کر صرف اور صرف اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا در دکھا۔ ان کے دل و دماغ میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت کو اجاگر کردے تاکہ یہ بیگانوں کے پیچھے چلنے کی بجائے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ مبارکہ واسوہ حسنہ اپنائیں اور تیری رضا و خوشنودی حاصل کریں۔

-☆-

# اتباع سنت

## اس دور میں

## جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے

قَالَ اَبُوْعُبَیْدِ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ:

اَلْمُتَّبِعُ لِلسُّنَّةِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمَرِ، وَهُوَ الْيَوْمَ عِنْدِىْ اَفْضَلُ مِنْ ضَرْبِ السَّيْفِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ[1]

**ترجمہ:**

حضرت ابوعبید قاسم بن سلام فرماتے ہیں:

سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے والا ایسے ہے جیسے جلتا ہوا کوئلہ ہاتھ میں لینے والا ہے اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پابند آج میرے نزدیک فی سبیل اللہ تلوار چلانے والے سے افضل ہے۔

(۱) صلاح الامۃ ۲/۲۷۷

اللہ کی راہ میں تلوار چلانا اس خالق کی راہ میں جہاد کرنا دشمن اسلام سے لڑ پڑنا اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمنوں کی صفوں میں گھس جانا بہت بڑا اجر ہے۔یہ سعادت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔لیکن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنا اس سے بھی بڑی سعادت ہے۔

لوگ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے والے کا استہزاء کرتے ہیں اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔اس پر آوازے کسے جاتے ہیں ان حالات میں اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد فی سبیل اللہ سے افضل وبرتر ہے۔

اے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار!

اے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر جان قربان کرنے والے!

اپنے آپ کو محروم یقین نہ جاننا تیرا مرتبہ اللہ کے ہاں بلند بہت بلند ہے۔لوگ اگر آج تیری قدر نہیں کرتے تو کبیدہ خاطر نہ ہونا اللہ تعالیٰ تجھ پر کرم فرمانے والا ہے۔اس کے نورانی فرشتے تیرے قدر دان ہیں اور تیری راہ میں پر بچھانے کیلئے تیار ہیں۔

-☆-

## حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
## کی اطاعت کرنے والا
## اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور
## اس کے گناہوں کی مغفرت ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ[1]

**ترجمہ:**

اے حبیب! انہیں فرما دیجئے اگر تم واقعی اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع (پیروی) کرو تب محبت فرمائے گا تم سے اللہ اور مغفرت فرمائے گا تمہارے لئے تمہارے گناہوں کی اور اللہ تعالیٰ بہت مغفرت فرمانے والا اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ آل عمران ۳/۳۱

وہ انسان بڑا خوش نصیب ہے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے لیکن اس کی خوش قسمتی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ خود محبت فرمائے یہ سعادت اسے ہی ملتی ہے جو اللہ کے حبیب۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت وفرمانبرداری کرتا ہے۔

-☆-

# حضرت اُبی بن کعب — رضی اللہ عنہ — کے ہاں سنت کی اہمیت

قَالَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :

عَلَيْكُمْ بِالسَّبِيْلِ وَالسُّنَّةِ ، فَاِنَّهُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ عَبْدٍ عَلَى السَّبِيْلِ وَالسُّنَّةِ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ اَبَدًا.

وَمَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ عَبْدٍ عَلَى السَّبِيْلِ وَالسُّنَّةِ ذَكَرَ اللّٰهَ فَاقْشَعَرَّ جِلْدُهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ اِلَّا كَانَ مِثْلُهُ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ قَدْ يَبِسَ وَرَقُهَا اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ عَنِ الشَّجَرَةِ وَرَقُهَا ، فَاِنَّ اقْتِصَادًا فِي السَّبِيْلِ وَالسُّنَّةِ خَيْرٌ مِنْ خِلَافِ السَّبِيْلِ وَالسُّنَّةِ ، وَانْظُرُوْا اَنْ يَكُوْنَ عَمَلُكُمْ اِنْ كَانَ اجْتِهَادًا وَاقْتِصَادًا اَنْ يَكُوْنَ عَلَى مِنْهَاجِ الْاَنْبِيَاءِ وَسُنَّتِهِمْ.[1]

(۱) صلاح الامۃ: ۲/ ۱۶۷

**ترجمہ:**

حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

تم پر صراط مستقیم وسنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لازم ہے ۔روئے زمین پر کوئی بھی بندہ سبیل وسنت پر ہو اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں چھلک جائیں اللہ کے خوف وخشیت سے تو اللہ ایسے آدمی کو کبھی بھی عذاب نہیں دے گا۔

زمین پر کوئی بندہ بھی سبیل وسنت پر ہو وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی جلد میں کپکپی طاری ہو جائے تو وہ اس درخت کی طرح ہے جس کے پتے خشک ہو جائیں جب تیز آندھی چلے تو اس کے پتے گر جائیں تو ایسے آدمی کے اللہ گناہ یوں گرا دے گا جیسے خشک درخت کے پتے گر گئے ۔بے شک سبیل اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں میانہ روی بہتر ہے سبیل اللہ اور سنت کے خلاف سے۔

دیکھو!تمہارے اعمال اگر اجتہاد پر مبنی ہوں یا میانہ روی پر تو وہ انبیاء کرام کے طریقے اور سنت پر ہونے چاہئیں۔

-☆-

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سنت کی اہمیت کو اجاگر فرما رہے ہیں ان کے نزدیک اسی عمل پر اجر وثواب ملے گا جو سنت کے مطابق ہوگا ۔اور وہی عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوگا جس پر سنت کی مہر لگی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے آنکھوں سے آنسو نکل آنا بہت بڑی سعادت ہے ۔خوف خدا سے آنکھیں چھلک جائیں تو یہ بہت بڑی نعمت ہے ۔لیکن یہاں بھی وہی اصول کارفرما ہے کہ یہ نعمت صرف اسی کیلئے ہے جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند ہے ۔جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر ہے ۔اگر ذکر الٰہی کے دوران اس کی آنکھیں گیلی ہو جائیں تو وہ عذاب الٰہی سے مامون

ومحفوظ ہوگا۔ دررحمت اسی کیلئے کشادہ ہے جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلدادہ ہے اور جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور ہے وہ اللہ کے انعامات سے بھی دور ہے۔

خوف خدا سے جلد کانپ جانا ہر ایک کے نصیب میں نہیں جس خوش نصیب پر کپکپی طاری ہو جائے اس کے سارے گناہ گر جاتے ہیں۔ جیسے خشک درخت کے خشک پتے تیز آندھی چلنے سے گر جاتے ہیں۔ یہاں بھی یہ سعادت اسے ہی نصیب ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر کاربند ہے۔ جس کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا سنت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

خلاف سنت کسی بھی کام سے اجر وثواب نہیں ملتا کیونکہ اس امت سے کثرتِ عمل کا مطالبہ نہیں بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی آپ کی اتباع واطاعت کا مطالبہ ہے۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو۔

-☆-

# حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
# کی اطاعت کرنے والا
# اللہ کے عذاب سے نجات پانے والا ہے

عَنْ اَبِی مُوْسٰی ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ :

اِنَّ مَثَلِی وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْماً فَقَالَ : یَاقَوْمِ ! اِنِّی رَأَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنِی وَاِنِّی اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ ! فَالنَّجَاۃَ النَّجَاۃَ ، فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَھَلِھِمْ فَنَجَوْا ، وَکَذَّبَتْ طَائِفَۃٌ مِنْھُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَھُمْ فَصَبَّحَھُمُ الْجَیْشُ فَاَھْلَکَھُمْ وَاجْتَاحَھُمْ فَذَالِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَمَا جِئْتُ بِہٖ وَمَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ مَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ ۔

**ترجمۃ الحدیث،**

حضرت ابوموسیٰ اشعری۔رضی اللہ عنہ۔سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ۔صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم ۔نے ارشاد فرمایا:

بیشک میری مثال اوراس کی مثال جسے دیکر اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ایک آدمی کی مانند ہے جوایک قوم کے پاس آیا اور پھر اس نے کہا:

اے میری قوم! میں نے ایک بہت بڑا لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے اور میں کسی رکھ رکھاؤ کے بغیر عریاں خبر دار کرنے والا ہوں اپنا بچاؤ کرلو، اپنا بچاؤ کرلو۔

پس اس کی قوم کے ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور منہ اندھیرے نکل کھڑے ہوئے پس وہ اطمینان سے وہاں سے روانہ ہوگئے تو وہ اس لشکر کے حملہ سے نجات پاگئے۔

اس آدمی کی قوم کے ایک گروہ نے اسے جھٹلایا اور اپنی اسی جگہ پر رہے تو صبح کے وقت اس لشکر نے ان پر حملہ کردیا جس نے انہیں ہلاک کردیا اور ان کی جڑیں تک کاٹ دیں۔

پس یہ مثال ہے اس خوش نصیب کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں حق لے کر آیا اس کی اتباع کی اور یہ اس شخص کی بھی مثال ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جو میں حق لے کر آیا اس کی اس نے تکذیب کی۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۷۲۸۳) | جلد۴ | صفحہ۲۲۷۴ |
| مصابیح السنۃ | رقم الحدیث (۱۰۹) | جلد۱ | صفحہ۱۵۴ |
| قال المحقق: | متفق علیہ | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۴۸) | جلد۱ | صفحہ۵۴ |
| قال الالبانی: | متفق علیہ | | |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۲۸۳) | جلد۴ | صفحہ۴۲۷ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۳) | جلد۱ | صفحہ۱۷۶ |
| قال شعیب الارنووط: | اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین | | |
| شرح السنۃ | رقم الحدیث (۹۵) | جلد۱ | صفحہ۱۹۴ |
| قال البغوی: | ھذا حدیث متفق علی صحتہ | | |
| دلائل النبوۃ (للبیہقی) | | جلد۱ | صفحہ۳۶۹ |

وہ انسان کتنا خیر خواہ اور ہمدرد ہوا کرتا ہے جو اپنی قوم کو بروقت خطرے سے آگاہ کر دے اور جو بروقت خطرے سے آگاہ کردے اسے عربی زبان میں "نذیر" کہتے ہیں۔

اللہ رب العزت نے ہمارے آقا مولیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو نذیر بھی بنا کر بھیجا حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے کل انسانیت کو اس خطرے سے آگاہ کیا ہے جس سے بڑھ کر کوئی خطرہ نہیں ہے آپ کے پہلو میں کتنا رحیم دل ہے جو انسانیت کی حالت دیکھ کر پسیج جاتا ہے اللہ کے غضب اور اس کے عذاب سے صرف آگاہ ہی نہیں فرمایا بلکہ اس سے بچنے کا طریقہ بھی سکھایا۔

اگر کوئی بدنصیب آپ کی بات نہ سننا چاہتا ہو، آپ کے ارشادات کی تکذیب اس کا شیوہ ہو، حق پورے جاہ وجلال سے عیاں ہو وہ اسے دیکھنا ہی نہ چاہتا ہو اور ہادی برحق رشد وہدایت کی سواری لے کر محروم انسانیت کو پکار رہے ہوں اور وہ آپ کی آواز پر کان ہی نہ دھرے تو اس میں خلعت جود وکرم سے آراستہ رسول عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا کیا قصور ہے۔

اگر اب وہ ہلاکت وعذاب میں گرفتار ہوتا ہے تو اسکا مقدر۔ ہاں وہ سعید افراد جنہوں نے آپ کے ہر ارشاد کو دل وجان سے قبول کیا اور آپ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیا دنیا وآخرت کی نعمتیں ان کا مقدر بنیں اور بڑے اطمینان سے غضب الٰہی کی خاردار جھاڑیوں سے اپنا دامن بچا کر دور بہت دور اور رحمت الٰہی کی ٹھنڈی چھاؤں میں پہنچ گئے۔

-☆-

# قیامت کے دن
# اہل سنت کے چہرے روشن ہونگے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا– فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى:

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ.[1]

قَالَ: فَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ، فَاَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَاُولُوا الْعِلْمِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ، فَاَهْلُ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَةِ.[2]

**ترجمہ:**

ترجمان اسلام، مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کریم کا یہ ارشاد:

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ کی تشریح کرتے فرماتے ہیں:

بہر حال جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ اھل سنت و جماعت اور علم والے ہیں۔ لیکن جن کے چہرے سیاہ ہوں گے وہ اھل بدعت وضلالت ہیں۔

(۱) آل عمران:۳/۱۰۶

(۲) صلاح الامۃ:۲/۱۵۶

قیامت کے بھرے مجمع میں نفسانفسی کا عالم ہوگا لوگ پسینوں میں شرابور ہوں گے۔انکی رنگت سیاہ ہوگی لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اس فزع اکبر میں اطمینان وسکون سے ہوں گے اور ان کے چہرے سفید ہوں گے۔ان کے چہروں سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی ہوں گی۔ان کے چہروں پر اطمینان وسکون کا ایک جہاں آباد ہوگا۔

یہ کون خوش قسمت لوگ ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار رہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو لازم پکڑا۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے قرآن وسنت کے علم کے دروازے وا کر دیئے۔

لیکن وہ بدنصیب جن کے چہرے سیاہ ہوں گے وہ اصحاب بدعت ہوں گے۔جو دین اسلام میں نئی نئی باتوں کو رواج دیتے رہے۔ان کا مطمع نظر سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت کو کم کرنا بلکہ ختم کرنا رہا اور وہ بدعت ضلالہ کو فروغ دیتے رہے۔اور ایسے امور سرانجام دیتے رہے جن کے کرنے سے خلاف سنت کام کو رواج ملے اور لوگ سنت سے دور ہوتے جائیں۔

-☆-

# اتباع سنت
# کے سبب
# بلند درجات اور منازل ابرار تک رسائی

قَالَ بِشْرُ الْحَافِيُّ:

رَاَيْتُ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فِي الْمَنَامِ فَقَالَ لِيْ:

يَابِشْرُ! اَتَدْرِيْ لِمَ رَفَعَكَ اللّٰهُ بَيْنَ اَقْرَانِكَ ؟ قُلْتُ : لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ:

لِاِتِّبَاعِكَ سُنَّتِيْ، وَحُرْمَتِكَ لِلصَّالِحِيْنَ، وَنَصِيْحَتِكَ لِاِخْوَانِكَ وَمَحَبَّتِكَ

لِاَصْحَابِيْ وَاَهْلِ بَيْتِيْ ، هُوَ الَّذِيْ بَلَّغَكَ مَنَازِلَ الْاَبْرَارِ[1]

**ترجمہ:**

حضرت خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی آپ نے ارشاد فرمایا:

(۱) اصلاح الامۃ ۲/ ۲۸۱

اے بشر! کیا تجھے علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے تیرے ساتھیوں سے بلند مرتبہ کیوں عطا فرمایا؟ میں نے عرض کی نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

میری سنت کی اتباع

صالحین کا احترام

اپنے بھائیوں کو نصیحت

میرے صحابہ واہل بیت سے تیری محبت

نے تجھے نیک وابرارلوگوں کے مرتبے تک پہنچادیا۔

-☆-

## لِاِتِّبَاعِکَ سُنَّتِیْ :-

سبحان اللہ!

حضرت خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بلند بالا مقام......اللہ اکبر

اللہ تعالیٰ نے انہیں جس سرفرازی سے نوازا اس میں ایک وجہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ہے۔ہاں جو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ سے دلی شغف رکھتا ہے اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی زندگی گزارتا ہے اور زندگی کے روز وشب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں بسر کرتا ہے وہ اس لائق ہے کہ اس کا مرتبہ اس کے ساتھیوں اس کے ہمعصروں سے بلند وبالا کر دیا جائے۔

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کائنات میں اور کوئی نہیں ہے تو جو غلامی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس درجہ فنا ہو گیا کہ اس نے اپنی زندگی کی تمام خواہشات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہشات کے تابع کر لیا اور تمام ارادوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات وفرامین پر

قربان کردیا تو پھر وہ بھی تمام لوگوں سے ممتاز ہو جایا کرتا ہے اور اس جیسا کوئی نہیں ہوا کرتا۔

**حُرْمَتِکَ لِلصَّالِحِیْنَ :۔**

صالح و نیک لوگوں کی عزت وتوقیر کرنے والا خود نیک بن جاتا ہے۔ وہ تو اتنے سخی ہوتے ہیں کہ جو خلوص دل سے انکی معیت وصحبت اختیار کرتا ہے ان کے ارشادات پر عمل کرتا ہے۔ان جیسی زندگی گزارنے کی سعی کرتا ہے تو ابرار اسے بھی اپنے جیسا بنا لیتے ہیں پھر اس کی زندگی بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں بسر ہوتی ہے۔

**وَنَصِیْحَتِکَ لِاَخْوَانِکَ :۔**

جو اپنے بھائیوں کا بھلا سوچتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا بھی بھلا کر دیتا ہے۔ جو اہل اسلام کی خیر خواہی کرتا ہے رب تعالیٰ اسے بھی سراپا خیر وبرکت بنا دیتا ہے۔اہل اسلام کا درد رکھنے والا دونوں جہاں میں سرخروئی حاصل کر جاتا ہے۔

**مَحَبَّتِکَ لِاَصْحَابِیْ وَاَھْلِ بَیْتِیْ :۔**

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور آپ کی اہل بیت سے محبت ایمان کی جزو ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے وہ لازماً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام اور آپ کی اہل بیت اطہار سے بھی محبت کرتا ہے۔ان نفوس قدسیہ سے محبت کرنے والا رب تعالیٰ کی رحمتوں سے مالامال ہوا کرتا ہے۔

بندہ اللہ تک اللہ کی توفیق اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی متابعت کے سبب سے پہنچتا ہے اور جو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کے بغیر راستہ طے کرنا چاہے وہ ہدایت یافتہ ہوتے ہوئے بھی گمراہ ہو جاتا ہے۔

—☆—

## عامل بالسنۃ کو
## پچاس شہیدوں کے برابر اجر و ثواب

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ زَمَانَ صَبْرٍ ، لِلْمُتَمَسِّكِ فِيْهِ أَجْرُ خَمْسِيْنَ شَهِيْدًا مِنْكُمْ.

**ترجمة الحديث،**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا اس میں میری سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے کو تم سے پچاس شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

-☆-

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ　رقم الحدیث (۴۹۴)　جلد ۱　صفحہ ۸۱۳
قال الالبانی　صحیح
کنز العمال　رقم الحدیث (۳۰۸۵۱)　جلد ۱　صفحہ ۱۱۱۴

شہادت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بندہ کیلئے بہت بڑا اعزاز ہے۔شہید فی سبیل اللہ کا مرتبہ ومقام بہت بلند ہے۔جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرے اسے حیاۃ جاودانی نصیب ہوتی ہے۔وہ منوں مٹی کے نیچے بھی زندہ ہوتا ہے۔اسے یہ زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عمدہ عطیہ ہے۔

لیکن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عامل کو ایسے زمانہ میں جو صبر کا تقاضا کرتا ہے جس میں فتنہ وفساد عام ہوگا۔اس زمانہ میں اپنے دامن کو بچانا بڑا مشکل ہوگا۔اس سخت ترین زمانہ میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے والے کو پچاس شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔

شہید اسلام سلطنت اسلامیہ کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے اور دشمن سے لڑتے ہوئے جان کی بازی لگا جاتا ہے۔لیکن عامل بالسنہ اسلام کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے۔اس کا مقابلہ اسلام کے ظاہری دشمنوں سے نہیں بلکہ اس کا مقابلہ اسلام کے اندرونی دشمنوں سے ہے جو مارِ آستین بن کر اسلام پر یلغار کر رہے ہیں۔

یہ مرد مومن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار لے کر اھل بدعت سے ٹکرا جاتا ہے۔ان کے طعن وتشنیع کو برداشت کرتا ہے۔فتنہ وفساد کی آندھیاں بڑے بڑے چراغوں کو گل کر دیتی ہیں۔لیکن یہ مرد مومن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع جلاتا ہے اور ان آندھیوں میں اس کی حفاظت بھی کرتا ہے۔اس شمع کے نور کو گل نہیں ہونے دیتا بلکہ ہر لمحہ ہر گھڑی نورانی وروشن کرتا ہے۔یہ دل کی تاریکی کو دور کرتا ہے۔دل جو مھبطِ انوار الٰہیہ ہے وہاں بدعات کو جگہ دے کر ظلمت کدہ بنانے والوں کو حقیقت حال سمجھاتا ہے۔پھر ان تاریک دلوں میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع جلاتا ہے جو جب روشن ہوتی ہے تو بدعات کا نام ونشان تک مٹ جاتا ہے۔اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

صحیح الجامع والصغیر والزیادہ رقم الحدیث (۲۲۳۴) جلد ۱ صفحہ ۴۴۴
قال الالبانی صحیح

اجالا چارسو پھیل جاتا ہے۔

زمانہ حال مصائب وآلام کا زمانہ ہے۔اسلام پر شب خون مارنے والے بڑی چالاکی سے اس شمع ہدایت کو گل کرنا چاہتے ہیں۔بدعات کوسنت کے روپ میں پیش کیا جارہا ہے تاکہ مسلمان جوسنت کے شیدائی ہیں خلاف سنت کوسنت سمجھ کراس پرعمل کر کے خوداپنے دین وایمان کا جنازہ نکال دیں۔

اس پرفتن دور میں اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پرعمل کرنا آسان نہیں۔اگرکسی بدعت کے خلاف آواز اٹھائی جائے تو شوراٹھتا ہے کہ یہ سنت کا دشمن ہے۔اس صورت میں ایک دردِدل رکھنے والا عامل بالسنہ اپنے آپ کومجبورتصورکرتا ہے۔

اے اللہ!اے احکم الحاکمین!

ہمیں عامل بالسنہ بنادے۔ہمارے رگ وریشہ میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے نورکوفروزاں کردے۔ہمیں سنت کی شمع جلانے کی توفیق دے دے۔اس ظلمت کدہ بدعت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین صحیح صورت میں شائع وعام کرنے کی توفیق دے دے۔

اے اللہ ہمارے دل میں وہ نورعطاکردے جواس ظلمت کدہ میں سنت کے نورکی پہچان میں اوراس کی روشنی میں اپنی حیات مستعار کے دن گزارسکیں اوریہی نور ہماری قبروں میں بھی ہمارے ساتھ رکھنااورمیدان حشر میں بھی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نورہمارامدد ومعاون بنانا۔

-☆-

# شہید کے لئے چھ اعزازات

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ کَرِبَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لِلشَّهِیْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ:

یُغْفَرُ لَهٗ فِیْ أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ ، وَیُرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ،

وَیُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ،

وَیَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَکْبَرِ،

وَیُوْضَعُ عَلٰی رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ ، اَلْیَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔

وَیُحَلّٰی حِلْیَةَ الْإِیْمَانِ،

وَیُزَوَّجُ اثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ،

وَیَشْفَعُ فِیْ سَبْعِیْنَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهٖ۔

## ترجمة الحدیث

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالٰی کے ہاں شہید کیلئے چھ (۶) خصلتیں (انعام) ہیں:

(۱)۔اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے سے پہلے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اسے اس کا جنت میں محل دکھایا جاتا ہے۔

(۲)۔عذاب قبر سے بچا لیا جاتا ہے اور فزع اکبر۔بڑی گھبراہٹ (قیامت کی گھبراہٹ) سے امن میں ہوگا۔

(۳)۔اس کے سر پر (عزت و) وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا یاقوت دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہوگا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ | رقم الحدیث (۵۱۸۲) | جلد۲ | صفحہ۹۳۰ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۳۷۵۷) | جلد۲ | صفحہ۱۲ |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۱۶۶۳) | جلد۱ | صفحہ۴۳۰ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۲۷۹۹) | جلد۳ | صفحہ۳۶۲ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |
| سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ | رقم الحدیث (۳۲۱۳) | جلد۷ | صفحہ۶۲۷ |
| قال الالبانی | ھذا الحدیث حسن صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۷۱۱۶) | جلد۱۳ | صفحہ۲۹۳ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۲۰۵۰) | جلد۲ | صفحہ۲۹۳ |
| قال المنذری | اسنادہ احمد حسن | | |
| الکتاب المصنف | رقم الحدیث (۱۹۳۶۰) | جلد۴ | صفحہ۲۲۶ |
| مجمع الزوائد | رقم الحدیث (۹۵۱۶) | جلد۵ | صفحہ۳۸۰ |

(۴)۔اسے ایمان کا زیور پہنایا جائے گا۔

(۵)۔بہتر (۷۲) آہوچشم حوروں سے اس کی شادی کی جائے گی۔

(۶)۔اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا۔

-☆-

اب زیرِنظر حدیث پاک کو ایک مرتبہ پھر پڑھئے:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ زَمَانَ صَبْرٍ ، لِلْمُتَمَسِّكِ فِيْهِ أَجْرُ خَمْسِيْنَ شَهِيْدًا مِنْكُمْ.

**ترجمة الحديث،**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا اس میں میری سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے کو تم سے پچاس شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

-☆-

عامل بالسنۃ، سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند کو پچاس شھیدوں کا ثواب ملے گا۔

تو مفہوم بالکل واضح ہوا کہ

اگر ایک شھید کو یہ اعزاز ملتا ہے کہ

اس کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اسکی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اسے اس کا محل جنت میں دکھایا جاتا ہے تو اب اندازہ لگایئے اس عامل بالسنہ کا جس کا درجہ شھید سے پچاس گنا زیادہ ہے اسے زندگی کے آخری لمحوں کن کن انعامات سے سرفراز فرمایا جائے گا اور اسے کیسی جنت کی

بہاریں اور اسکے محلات دکھائے جائیں گے۔

اگر ایک شہید عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے تو جس عامل بالسنہ کو پچاس شہیدوں کا ثواب ملتا ہے اس پر قبر میں انعامات کا عالم کیا ہوگا۔اس عامل بالسنہ پر انعامات الٰہیہ جو قبر میں ہوں گے اس کا آج دار فانی میں اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔اس لئے

اے اہل اسلام!

اس آزمائشوں کے دور میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ پر عمل کیجئے،سنت مبارکہ کے نور کو عام کیجئے بلکہ اس حدیث پاک کی یوں اشاعت کیجئے کہ اہل اسلام کا ہر گھر حدیث پاک کے انوار سے جگمگا اٹھے۔

یاد رکھئے!

آج حدیث پاک کا نور بکھیرنے کی کوشش کیجئے انشاءاللہ آپ کی قبریں اللہ تعالیٰ کے انعامات سے معمور ہوں گی اور وہ قبر جنت کا ایک اعلیٰ باغ بن چکی ہوگی۔

یوم الفزع الاکبر: قیامت کے تصور سے آج بڑے بڑوں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے۔اس دن علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں حاضری کا خیال ایک مومن کامل کی گویا جان نکالتا ہے لیکن

سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے والے خوش نصیب کا اندازہ لگایئے اسے اس دن کوئی گھبراہٹ نہیں ہوگی کیونکہ اسے پچاس شہیدوں کا ثواب مل چکا ہے۔جب ایک شہید قیامت کی ہولناکیوں،اس کے عذاب اور اس کی تباہ کاریوں سے محفوظ ہے تو جو اکیلا پچاس شہیدوں کے اعزازات سمیٹ رہا ہوں اس دن اس پر اللہ تعالیٰ کے کرم کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔گویا حدیث پاک پر عمل کرنے والا قیامت کے دن اپنے جس محبت کرنے والے کو پیار و چاہت سے دیکھے گا اللہ تعالیٰ اس پر بھی مہربانی فرمائے گا اور اسے میدان حشر کی گھبراہٹ سے محفوظ و مامون کر دے گا۔

قیامت کے دن شہید کے سر پر عزت و کرامت کا وہ تاج سجایا جائے گا کہ جس کے ایک موتی

کی قیمت پوری دنیا کی دولت نہیں بن سکتی ۔جب ایک شہید کے سر کے تاج کا یہ عالم ہے تو جو خوش نصیب سنت مبارکہ پر عمل کر کے پچاس شہیدوں کا ثواب لے گیا اس کے سر پر سجنے والا تاج کس قدر قیمتی، دلکش اور نور بکھیر نے والا ہوگا ۔گویا تمام میدان حشر کی نگاہیں اس کی طرف اٹھی ہونگی اور اس کے اعزازات وکرامت پر رشک کر رہی ہونگی ۔

اے اہل ایمان!

آیئے سنت مبارکہ پر دل لگایئے ۔اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے فیض کو عام کیجئے ہوسکتا ہے سخت گھبراہٹ والے دن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی گرفت سے محفوظ رکھے اور ہمیں بھی وہ تاج مرحمت فرمادے جس کی چمک دمک کے سامنے دنیا کی ہر چمک ماند ہے ۔یاد رہے قیامت کے دن جسے عزت مل گئی حقیقی عزت والا وہی ہے اور اس کی عزت وبزرگی تک کوئی نہیں پہنچ سکتا ۔

قیامت کے دن شہید کو زیور ایمان پہنایا جائے گا ۔جس خوش نصیب کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایمان کا زیور پہنائے اس کی عزت وکرامت کا کون تصور کر سکتا ہے گویا وہ آدمی اپنے امتحان میں کامیاب ہوگیا ۔صرف کامیاب ہی نہیں بلکہ اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہوا، امتیازی شان سے کامیاب ہوا ۔جس کامیابی کے سامنے باقی کامیابیاں ماند ہیں ۔

وہ سنت مبارکہ کا دلدادہ جس کا اوڑھنا بچھونا سنت مبارکہ ہے جو صبح وشام حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل پیرا رہتا ہے اور وہ کوشش کرتا ہے کہ میرا کوئی عمل میرا کوئی قول وفعل دائرہ سنت سے باہر نہ ہو ایسے خوش بخت کے اعزازات کا آج کیسے اندازہ لگایا جاسکتا ہے ۔میدان حشر میں اسے جو عزت وکرامت نصیب ہوگی بڑے بڑے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھ رہے ہوں گے اور وہ رضائے الٰہی کا پروانہ لئے شاداں وفرحاں اپنے مقدر پر ناز کر رہا ہوگا ۔

عامل بالسنہ کو اگر پچاس شہیدوں کے برابر ثواب ملتا ہے تو بات واضح ہے کہ سنت مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو گرویدہ ہے اسے ایک شہید سے پچاس گنا زیادہ اعزازات سے نوازا جائے گا اوراس اکیلے پر ہی اتنی زیادہ عنایات الٰہیہ ہوں گی کہ پچاس شہیدوں کے اعزازات وانعامات وہ اکیلا سمیٹ رہا ہوگا۔

شہید قیامت کے دن اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر (۷۰) افراد کی شفاعت کرے گا جو شفاعت قبول کرلی جائے گی۔یہ اس کے وہ رشتہ دار ہیں جن پر جہنم واجب ہوچکی ہوگی لیکن شہید کو یہ اعزاز ملے گا کہ ان مستوجب سزا ستر رشتہ داروں کو اللہ تعالیٰ کے انعامات واکرامات کی لافانی جگہ جنت میں لے جائے گا۔

سنت مبارکہ پر عمل کرنے والا ،دل وجان سے سنت مبارکہ کا والا وشیدا جسے پچاس شہیدوں جتنا اجر وثواب ملے گا تو گویا وہ اپنے ستر (۷۰) رشتہ دار نہیں بلکہ ۷۰×۵۰=۳۵۰۰ تین ہزار پانچ سو رشتہ داروں کی شفاعت کرے گا۔یہ اس کے وہ رشتہ دار ہوں گے جو سزا وار جہنم ہوں گے۔اس عامل بالسنہ کی شفاعت سے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جگہ جنت میں داخل فرمائے گا۔

اے رحیم وکریم اللہ !اے وہ ذات اقدس جب کسی پر رحم وکرم فرماتی ہے تو بے حد وبے حساب فرماتی ہے!اے کائنات سے بڑھ کر مشفق ومہربان اللہ!

صرف اور صرف اپنے فضل وکرم سے ہمیں عامل بالسنہ بنا ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کا شیدائی بنا۔ہمیں پیغام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسروں تک پہنچانے کی سعادت سے بہرہ ور فرما اور قیامت کے دن اپنے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے اپنے دست کرم سے ہمیں بے پناہ وبے حساب اعزازات سے سرفراز فرما۔

-☆-

## وصول الی اللہ

## اللہ کی توفیق سے اور

## اتباع سنت سے

قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الْوَرَّاقُ:

لَا يَصِلُ الْعَبْدُ اِلَى اللّٰهِ اِلَّا بِاللّٰهِ وَبِمُوَافَقَةِ حَبِيْبِه – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ – فِي شَرَائِعِه ، وَمَنْ جَعَلَ الطَّرِيْقَ اِلَى الْوُصُوْلِ فِيْ غَيْرِ الْاِقْتِدَاءِ يَضِلُّ مِنْ حَيْثُ اَنَّهُ مُهْتَدٍ۔ [۱]

**ترجمہ:**

وصول الی اللہ کا راستہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے طے ہوتا ہے اور توفیق الٰہی اسے ملتی ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کرتا ہے۔ آپ کی غلامی کا دم بھرتا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وافعال کی متابعت نہ کرے، آپ کے ارشادات پر عمل نہ کرے، آپ کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلے وہ واصل باللہ نہیں ہو سکتا۔ وہ اس راہ طریقت سے گمراہ ہو جاتا ہے اور بالآخر

(۱) اصلاح الامۃ ۲/۲۸۲

جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرتا ہے۔

-☆-

ایک آدمی نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے عرض کی فلاں آدمی کہتا ہے میں واصل باللہ ہوں اب مجھے نماز کی ضرورت نہیں اور وہ نماز نہیں پڑھتا اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: وہ یقیناً واصل ہے لیکن واصل باللہ نہیں بلکہ واصل بجہنم ہے۔

-☆-

## حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا طریقہ مبارکہ سیدھا جنت لے جاتا ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:
خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – خَطًّا ثُمَّ قَالَ:
هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ، ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ:
هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْا إِلَيْهِ ، وَقَرَأَ:
وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ............ .

| | | | |
|---|---|---|---|
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۶۵) | جلد ۱ | صفحہ ۱۳۱ |
| قال الالبانی: | اسنادہ حسن | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۶) | جلد ۱ | صفحہ ۱۸۰ |
| قال شعیب الارنووط: | اسنادہ حسن | | |
| السنن الکبریٰ | رقم الحدیث (۱۱۱۰۹) | جلد ۱۰ | صفحہ ۹۵ |
| السنن الکبریٰ | رقم الحدیث (۱۱۱۱۰) | جلد ۱۰ | صفحہ ۹۵ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۷) | جلد ۱ | صفحہ ۱۸۱ |
| قال شعیب الارنووط: | اسنادہ حسن | | |

## ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن مسعود -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچا پھر فرمایا:

کہ یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں کچھ اور لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر راستے پر شیطان ہے جو ادھر بلا رہا ہے، اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۴۱۴۲) | جلد ۴ | صفحہ ۱۵۵ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۴۴۳۷) | جلد ۴ | صفحہ ۲۵۷ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۳۲۴۱) | جلد ۴ | صفحہ ۱۳۴ |
| قال الحاکم | ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ | | |

# حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کا مطیع جنت جائے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – :

كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی.قَالَ :
مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۷۲۸۰) | جلد۴ | صفحہ۲۲۷۳ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۴۵۱۳) | جلد۲ | صفحہ۸۳۱ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| مسندالامام احمد | رقم الحدیث (۸۷۱۳) | جلد۸ | صفحہ۳۰۱ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۱۸۲) | جلد۱ | صفحہ۸۱ |
| قال الحاکم | ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین | | |
| المستدرک للحاکم | رقم الحدیث (۷۶۳۶) | جلد۷ | صفحہ۲۷۱۸ |
| قال الحاکم | ھذا حدیث صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۳۹) | جلد۱ | صفحہ۱۳۱ |

## ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میرا ہر امتی جنت میں داخل ہوگا مگر وہ جس نے انکار کر دیا۔

عرض کی گئی:

یا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- !انکار کرنے والا کون ہے؟

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

-☆-

نجات اطاعتِ رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر ہے اور جنت کے دروازے اسی کے لئے کشادہ ہیں جو رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی فرمانبرداری کرتا ہے اور وہ بڑا بدنصیب ہے جو اطاعت رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے انکاری ہے ایسے منکر کا جو انکار کے پردے میں خود رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو اہمیت نہیں دیتا ٹھکانا جہنم ہے۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۷۷۵۷) | جلد ۷ | صفحہ ۳۹۴ |
| مصابیح السنۃ | رقم الحدیث (۱۰۴) | جلد ۱ | صفحہ ۱۵۱ |
| فتح الباری | رقم الحدیث (۷۲۸۰) | جلد ۱۳ | صفحہ ۲۴۹ |
| سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ | رقم الحدیث (۳۱۴) | جلد ۷ | صفحہ ۳۹۴ |

شروع کی تقریباً تین لائنوں کے ترجمہ پر نظر ثانی فرمایئے

## حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہی فرق ہیں لوگوں کے درمیان

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

جَاءَتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوْا:

إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلاً، فَاضْرِبُوْا لَهُ مَثَلاً، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ:

إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ، وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَاراً، وَجَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِياً، فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ. فَقَالُوْا:

أَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهْهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا:

فَالدَّارُ الْجَنَّةُ ، وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ - فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّداً - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ - فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّداً - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ - فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ ، وَمُحَمَّدٌ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ - فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ.

## ترجمة الحديث:

حضرت جابر -رضی اللہ عنہ- نے ارشاد فرمایا:

چند فرشتے حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- آرام فرما تھے۔

پس وہ کہنے لگے تمہارے اس صاحب کیلئے ایک مثال ہے آپ کی بارگاہ اقدس میں اس مثال کو بیان کروان میں سے ایک فرشتے نے کہا حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سوئے ہوئے ہیں۔ایک اور فرشتے نے کہا آپ کی آنکھ تو سوئی ہوئی ہے لیکن دل جاگ رہا ہے یعنی بیان کرو حضور سن بھی رہے ہیں اور سمجھ بھی رہے ہیں۔

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی مثال ایک آدمی کی طرح ہے جس نے گھر بنایا اور گھر میں لوگوں کی ضیافت کے لئے دستر خوان چن دیا پھر ایک آدمی کو داعی -دعوت دینے والا- بنا کر بھیجا پس جس نے اس بلانے والے کی بات کو قبول کرلیا گھر میں داخل ہوگیا۔اس نے چنے ہوئے دستر خوان سے کھانا کھالیا اور جس نے اس داعی کی بات کو قبول نہ کیا وہ گھر میں داخل نہ ہوسکا اور نہ اس دستر خوان

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۷۲۸۱) | جلد۴ | صفحہ ۳۷۲ والفظ لہ |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۷۳۳۷) | جلد۷ | صفحہ ۱۵۳ |
| تحفۃ الاشراف | رقم الحدیث (۲۲۶۴) | جلد۲ | صفحہ ۱۸۳ |
| مصابیح السنۃ | رقم الحدیث (۱۰۵) | جلد۱ | صفحہ ۱۵۱ |
| مشکوٰۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۴۴) | جلد۱ | صفحہ ۵۱ |

سے کچھ کھا سکا۔

فرشتوں نے ایک دوسرے سے کہا:

اس مثال کی وضاحت کرو تا کہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اللہ کے اس فرمان کو مثال کی شکل میں ہے سمجھ جائیں۔پھر ان فرشتوں میں سے ایک نے کہا:

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سوئے ہوئے ہیں تو ایک اور فرشتے نے کہا:

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی آنکھ مبارک تو سوئی ہوئی ہے مگر آپ کا دل انور جاگ رہا ہے۔فرشتوں نے اس مثال کی وضاحت کرتے ہوئے کہا:

گھر جنت ہے داعی بلانے والے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ہیں۔

جس نے حضور محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اطاعت کی اس نے یقیناً اللہ کی اطاعت کی اور جس نے حضور محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی نافرمانی کی اس نے یقیناً اللہ کی نافرمانی کی۔اور حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

-☆-

فرشتوں نے اللہ کے حکم سے کیسی عمدہ مثال کے ذریعے اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اہمیت کو واضح کیا۔اللہ کی رضا اور خوشنودی کا مقام جنت،دائمی اور سرمدی نوازشات کی جگہ جنت،اس مقام نجات میں داخلہ اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-پر موقوف ہے۔جو دل وجان سے اللہ کے حبیب-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی فرمانبرداری کرتا ہے تو وہ اللہ کی ضیافت سے سرفراز ہوگا اور جو حضور رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اطاعت سے روگرداں اور متنفر ہے اس کا جنت میں داخلہ ہی نہیں اور جب داخلہ ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ کی ضیافت سے کیسے بہرہ ور ہوگا وہ بدنصیب غضب الٰہی کا شکار ہوکر جہنم کی اتھاہ گہرائیوں کا لقمہ بنے گا۔

اس مثال کے آخر میں فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کا ارشادگرامی سنایا:

مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ۔

محمد مصطفیٰ ہی لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

جس نے رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا۔

جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو ناراض کیا اس نے اللہ کو ناراض کیا۔

جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔

جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سے عداوت کی اس نے اللہ سے عداوت کی۔

جو حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا ہو گیا وہ اللہ کا ہو گیا۔

اور جو حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا نہ ہو سکا وہ اللہ کا نہ ہو سکا۔

اور جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو پا لیا اس نے اللہ کو پا لیا۔

جس کی حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔تک رسائی نہ ہو سکی وہ اللہ سے بھی دور جا گرا۔

مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ۔

حضور محمد رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ہی لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

-☆-

اللہ اور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-

کی اطاعت کرنے والا ایسی جنتوں میں داخل ہوگا

جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں

اور وہ جنتوں میں ابدالآباد تک رہے گا

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ[1]

**ترجمہ:**

اور جو اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی ان جنتوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور سن لیجئے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ النساء ۴/۱۳

اُخروی کامیابی ہی حقیقی کامیابی ہے اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت وہ سرمایہ ہے جسے یہ نصیب ہوجائے اسے اُخروی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ کتنا عمدہ ہے۔

ایسی جنتیں نصیب ہوں گی جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی۔

یہ جنتیں دو چار یا دس بیس سال کی بات نہیں اطاعت الٰہی اور اطاعت مصطفوی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے سرشاران جنتوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

قرآن کریم میں جابجا اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کا حکم ہے اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کی اطاعت کیا چیز ہے؟ اور کس وقت کہا جائے گا کہ یہ آدمی اللہ کا مطیع وفرمانبردار ہے؟ اس سلسلہ میں علامہ بغوی لکھتے ہیں:

مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ فِيْ اَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَالرَّسُوْلَ فِي السُّنَنِ[1]

**ترجمہ:**

جس نے اللہ کی اطاعت کی فرائض کی ادائیگی میں اور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کی سنن کی ادائیگی میں۔

-☆-

گویا علامہ موصوف کے مطابق فرض ادا کرنا اللہ کی اطاعت اور سنتیں ادا کرنا رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت ہے۔

لیکن اگر براہ راست قرآن کریم سے راہنمائی حاصل کی جائے تو مفہوم بالکل نکھر کر سامنے آجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ[2]

(۱) معالم التنزیل (تفسیر بغوی) جلد ۱ صفحہ ۴۰۵

(۲) سورۃ النساء ۴/۸۰

اور جس نے اللہ کے رسول کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی ۔

یعنی اللہ کی اطاعت اور رسول –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کی اطاعت دو الگ الگ چیزیں نہیں بلکہ جس خوش نصیب نے رسول –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– کی اطاعت وفرمانبرداری کی تو خود بخود اس سے اللہ کی اطاعت بھی ہوگئی ۔

–☆–

# قصہ گوئی کا سنت سے کوئی تعلق نہیں

عَنْ عَمْرِو بْنِ زَرَارَةَ قَالَ:

وَقَفَ عَلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ – يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ – وَاَنَا اَقُصُّ فَقَالَ:

يَا عَمْرُو ! لَقَدِ ابْتَدَعْتَ بِدْعَةً ضَلَالَةً ، اَوْ اِنَّكَ لَاَهْدَى مِنْ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهِ

فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ تَفَرَّقُوْا عَنِّي ، حَتّٰى رَاَيْتُ مَكَانِيْ مَا فِيْهِ اَحَدٌ.

**ترجمة الحديث،**

عمرو بن زرارہ کا بیان ہے:

میں لوگوں کو قصے اور واقعات سنا کر تبلیغ کر رہا تھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میرے اوپر کھڑے ہوگئے۔ آپ نے فرمایا:

| | | | |
|---|---|---|---|
| الترغیب والترهیب | رقم الحدیث (۹۳) | جلد ۱ | صفحہ ۱۱۱ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح الترغیب والترهیب | رقم الحدیث (۶۰) | جلد ۱ | صفحہ ۱۳۲ |
| قال الالبانی | صحیح موقوف | | |

اے عمرو! تو نے ایسی بدعت اختیار کی ہے جو بدعت ضلالہ ہے یا تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے زیادہ ہدایت یافتہ ہے۔

آپ کے ارشاد فرمانے پر لوگ میرے پاس سے منتشر ہو گئے یہاں تک کہ میں نے دیکھا جس جگہ میں قصے بیان کر رہا تھا وہاں ایک بھی نہ تھا۔

—☆—

# غرور و تکبر کی بنا پر
# سنت کو نظر انداز کرنے والے کا انجام

عَنْ سَلْمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَكْوَعِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – بِشِمَالِهٖ فَقَالَ:
كُلْ بِيَمِيْنِكَ ، قَالَ : لَا أَسْتَطِيْعُ . قَالَ:
لَا اسْتَطَعْتَ ، مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيْهِ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۰۲۱) | جلد ۳ | صفحہ ۱۵۹۹ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۶۵۱۲) | جلد ۱۴ | صفحہ ۴۴۲ |
| قال شعیب الارنووط | اسنادہ صحیح علی شرط مسلم | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۶۵۱۳) | جلد ۱۴ | صفحہ ۴۴۳ |
| قال شعیب الارنووط | اسنادہ صحیح علی شرط مسلم | | |
| مسند الدارمی | رقم الحدیث (۲۰۷۵) | جلد ۲ | صفحہ ۱۲۹۴ |
| قال حسین سلیم اسد | اسنادہ حسن | | |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۵۴۴۴) | جلد ۷ | صفحہ ۴۷۹ |
| قال المحقق | صحیح | | |

## ترجمة الحدیث،

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا:

اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تو اس کی طاقت ہی نہ رکھے۔ اس کو داہنے ہاتھ کے ساتھ کھانے سے کبر نے روکا تھا۔ پس اس کے بعد وہ اپنے داہنے ہاتھ کو منہ تک نہ لیجا سکا۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۶۴۴۵) | جلد ۱۳ | صفحہ ۳۸ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۵۸۴۲) | جلد ۵ | صفحہ ۳۴۳ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۶۴۵۱) | جلد ۱۳ | صفحہ ۳۹ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |

# نماز میں صف سیدھی رکھنا سنت ہے
# اس کی مخالفت سے
# چہرے بگڑنے کا خدشہ

عَنْ أَبِی عَبْدِ اللّٰهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ:

لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ أَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِکُمْ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ :

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – یُسَوِّی صُفُوْفَنَا حَتّٰی کَأَنَّمَا یُسَوِّی بِهَا الْقِدَاحَ ، حَتّٰی إِذَا رَأَی أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ یَوْمًا ، فَقَامَ حَتّٰی کَادَ أَنْ یُکَبِّرَ ، فَرَأَی رَجُلًا بَادِیًا صَدْرُهُ فَقَالَ:

عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ أَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِکُمْ.

## ترجمة الحديث:

حضرت ابو عبد اللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

تم اپنی صفیں ضرور سیدھی اور درست کرلو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان مخالفت پیدا فرما دے گا۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا فرماتے تھے گویا ان کے ساتھ تیروں کو سیدھا فرما رہے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے محسوس فرمالیا کہ ہم آپ کی طرف سے اس مسئلے کی اہمیت کو سمجھ گئے ہیں۔ اس کے بعد آپ تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز کا آغاز فرما دیتے۔ پھر ایک دن آپ نماز پڑھانے کیلئے تشریف لائے اور مصلی پر کھڑے ہوگئے۔ حتی کہ آپ اللہ اکبر کہنے ہی والے تھے کہ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کے بندو! لازمی طور پر اپنی صفیں سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا یا تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۷۱۷) | جلد ۱ | صفحہ ۲۲۵ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۴۳۶) | جلد ۱ | صفحہ ۳۲۴ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۹۷۸) | جلد ۱ | صفحہ ۴۹۰ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۹۷۹) | جلد ۱ | صفحہ ۴۹۰ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۹۸۰) | جلد ۱ | صفحہ ۴۹۰ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۲۱۶۵) | جلد ۵ | صفحہ ۵۳۸ |
| قال شعیب الارنووط | اسنادہ حسن | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۲۱۶۹) | جلد ۵ | صفحہ ۵۴۴ |
| قال شعیب الارنووط | اسنادہ حسن | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۲۱۷۵) | جلد ۵ | صفحہ ۵۴۹ |
| قال شعیب الارنووط | اسنادہ حسن | | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۴۱۷۶) | جلد۵ | صفحہ۵۴۹ |
| قال شعیب الارنووط: | اسنادہ حسن | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۸۳۰۲) | جلد۱۴ | صفحہ۱۵۸ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مشکوٰۃ المصابیح | رقم الحدیث (۱۰۴۲) | جلد۱ | صفحہ۴۷۵ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۸۳۱۳) | جلد۱۴ | صفحہ۱۶۱ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۸۳۳۹) | جلد۱۴ | صفحہ۱۷۰ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۹۹۴) | جلد۱ | صفحہ۵۳۴ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۲۴۷) | جلد۱ | صفحہ۱۴۰ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| صحیح سنن ابوداؤد | رقم الحدیث (۲۲۲) | جلد۱ | صفحہ۱۹۶ |
| قال الالبانی | حذا حدیث صحیح | | |
| صحیح سنن ابوداؤد | رقم الحدیث (۲۲۳) | جلد۱ | صفحہ۱۹۶ |
| قال الالبانی | حذا حدیث صحیح | | |
| صحیح سنن ابوداؤد | رقم الحدیث (۲۲۵) | جلد۱ | صفحہ۱۹۷ |
| قال الالبانی | حذا حدیث صحیح | | |
| صحیح ابوداؤد | رقم الحدیث (۲۲۸) | جلد۳ | صفحہ۲۳۶ |
| قال الالبانی | حذا حدیث صحیح | | |
| صحیح ابوداؤد | رقم الحدیث (۲۲۹) | جلد۳ | صفحہ۲۳۹ |
| قال الالبانی | اسنادہ صحیح علی شرط مسلم | | |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۵۰۷۰) | جلد۲ | صفحہ۹۰۴ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۷۱۵) | جلد۱ | صفحہ۳۹۴ |
| قال المحقق | حذا حدیث صحیح | | |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۳۸۶۳) | جلد۵ | صفحہ۲۳۷ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۸۸۶) | جلد۱ | صفحہ۴۳۰ |

# رات سونے سے پہلے آگ بجھانا سنت ہے

عَنْ أَبِی مُوْسَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

احْتَرَقَ بَیْتٌ بِالْمَدِیْنَةِ عَلٰی أَهْلِهِ مِنَ اللَّیْلِ ، فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – بِشَأْنِهِمْ قَالَ:

إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَکُمْ ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوْهَا عَنْکُمْ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۶۲۳۹) | جلد۴ | صفحہ۱۹۸۰ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۳۰۱۶) | جلد۳ | صفحہ۱۵۹۶ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۲۲۶۰) | جلد۱ | صفحہ۴۵۱ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۵۵۳۰) | جلد۱۲ | صفحہ۳۳۸ |
| قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۳۷۷۰) | جلد۴ | صفحہ۲۶۹ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث متفق علیہ | | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۴۳۳۱) | جلد۲ | صفحہ۱۸۹ |

## ترجمة الحديث،

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رات کو مدینے میں ایک گھر، گھر والوں سمیت جل گیا۔ جب حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی بابت بتلایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۹۳۵۷) | جلد ۱۱ | صفحہ ۱۲ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| الجامع لشعب الایمان | رقم الحدیث (۵۲۶۳) | جلد ۸ | صفحہ ۱۸۰ |

## انگلی پر کنکری رکھ کر مارنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مُغَفَّلٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ:

إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ ، وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ ، وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ ، وَيَكْسِرُ السِّنَّ.

وَفِي رِوَايَةٍ:

أَنَّ قَرِيْبًا لِابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ ، فَنَهَاهُ وَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ:

إِنَّهَا لَا تَصِيْدُ صَيْدًا ، ثُمَّ عَادَ فَقَالَ : أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – نَهَى عَنْهُ ، ثُمَّ عُدْتَ تَخْذِفُ ! ؟ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا.

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۹۵۴) | | جلد۳ | صفحہ۱۵۴۷ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۴۸۴۱) | (۶۲۲۰) | (۵۴۷۹) | |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۳۳۳۶) | | جلد۳ | صفحہ۳۹۶ |
| قال الالبانی: | متفق علیہ | | | |
| السنن الکبریٰ | رقم الحدیث (۶۹۹۰) | | جلد۶ | صفحہ۳۶۰ |

## ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابوسعید عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت کی انگلی یا انگوٹھے پر کنکری رکھ کر مارنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: کہ یہ کنکری نہ شکار کو قتل کرتی ہے اور نہ دشمن کو زخمی ۔البتہ یہ آنکھ پھوڑ دیتی ہے اور دانت توڑ دیتی ہے۔

ایک اور روایت میں ہے:

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث(۵۹۴۹) | جلد۱۳ | صفحہ۴۲۸ |
| قال شعیب الارنووط | اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث(۱۶۷۴۸) | جلد۱۳ | صفحہ۱۵۶ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث(۲۰۴۱۹) | جلد۱۵ | صفحہ۴۲۲ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث(۲۰۴۳۲) | جلد۱۵ | صفحہ۴۳۳ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث(۲۰۴۴۹) | جلد۱۵ | صفحہ۴۴۶ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث(۲۰۴۳۹) | جلد۱۵ | صفحہ۴۳۹ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث(۱۷) | جلد۱ | صفحہ۳۵ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث متفق علیہ | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث(۳۲۲۶) | جلد۳ | صفحہ۵۸۴ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث متفق علیہ | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث(۳۲۲۷) | جلد۳ | صفحہ۵۸۵ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث متفق علیہ | | |
| صحیح ابوداؤد | رقم الحدیث(۵۲۷۰) | جلد۳ | صفحہ۲۹۴ |
| قال الالبانی | اسنادہ صحیح | | |

کہ عبداللہ بن مغفل کے ایک رشتہ دار نے انگلی پر کنکری رکھ کر ماری تو انہوں نے اسے اس سے روکا اور کہا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح کنکری رکھ کر مارنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا ہے:

یہ کسی کا شکار نہیں کرتا۔ لیکن اس کے باوجود قرابت دار نے دوبارہ یہی کام کیا تو عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کہا:

میں تجھ سے بیان کر رہا ہوں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اور تو دوبارہ انگلی رکھ کر کنکری مار رہا ہے! میں تجھ سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔

-☆-

## گرا ہوا لقمہ
## شیطان کیلئے نہ چھوڑیئے

عَنْ جَابِرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ:

إِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ أَيِّهَا الْبَرَكَةُ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ:

إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى ، وَلْيَأْكُلْهَا ، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ ، وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ ؛ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ:

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهٖ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهٖ ، فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى ، فَلْيَأْكُلْهَا ، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ.

## ترجمة الحدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۰۳۳) | جلد۳ | صفحہ۱۶۰۶ |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۴۰۹۳) | جلد۲ | صفحہ۱۴۲ |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۴۰۹۵) | جلد۲ | صفحہ۱۴۲ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۵۲۵۳) | جلد۱۲ | صفحہ۵۷ |
| قال شعیب الارنووط: | اسنادہ صحیح علی شرط مسلم | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۴۱۵۵) | جلد۱۱ | صفحہ۳۸۷ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۴۳۲۵) | جلد۱۱ | صفحہ۴۳۳ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۴۳۲۷) | جلد۱۱ | صفحہ۴۳۳ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۴۴۸۸) | جلد۱۱ | صفحہ۴۸۱ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۴۵۶۳) | جلد۱۱ | صفحہ۴۹۹ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۴۸۷۶) | جلد۱۲ | صفحہ۴۸ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۳۲۷۹) | جلد۴ | صفحہ۱۶ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۱۸۰۲) | جلد۲ | صفحہ۳۰۰ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۱۶۵۹) | جلد۱ | صفحہ۳۳۱ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۳۱۸۹) | جلد۳ | صفحہ۸۳ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۳۱۹۰) | جلد۳ | صفحہ۸۳ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| الترغیب والترہیب | رقم الحدیث (۳۱۹۱) | جلد۳ | صفحہ۸۳ |
| قال المحقق | صحیح | | |

کے بعد انگلیاں اور پیالہ چاٹ لینے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا:

تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کس میں برکت ہے؟

اور مسلم ہی کی ایک اور روایت میں ہے۔فرمایا:

جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے چاہئے کہ اسے پکڑ لے۔(زمین سے اٹھا لے) اور اس میں لگی ہوئی گرد کو صاف کر کے کھا لے اور اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور اپنے ہاتھ رومال کے ساتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ پہلے اپنی انگلیاں چاٹ لے۔اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے:

کہ شیطان تمہارے پاس تمہاری ہر چیز میں حاضر ہوتا ہے۔یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی۔پس جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اس کو چاہئے کہ اسے اس میں لگی ہوئی گرد صاف کر لے اور کھا لے اور اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔

-☆-

# سنتِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو چھوڑنے والے قیامت کے دن رُسوا ہوں گے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ :

قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰه – صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ:

يَاأَيُّهَاالنَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا.

كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ (الانبیاء:۱۰۴)

أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيْمُ – صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ –

أَلَا وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي ، فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ ؛ فَأَقُوْلُ:

يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي ؛ فَيُقَالُ :

إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ ، فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ:

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ، إِلَى قَوْلِهٖ:

اَلْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. (المائدۃ:۱۱۷،۱۱۸)

فَيُقَالُ لِيْ : إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۸۶۰) | جلد۴ | صفحہ۲۱۹۴ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۷۲۰۱) | جلد۴ | صفحہ۲۳۳۱ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۳۴۴۷) | جلد۲ | صفحہ۱۰۷۲ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۳۳۴۹) | جلد۲ | صفحہ۱۰۳۲ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۴۶۲۶) | جلد۳ | صفحہ۱۴۱۱ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۶۵۲۴) | جلد۴ | صفحہ۲۰۴۴ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۶۵۲۵) | جلد۴ | صفحہ۲۰۴۴ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۶۵۲۶) | جلد۴ | صفحہ۲۰۴۴ |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (۵۴۶۸) | جلد۵ | صفحہ۱۹۴ |
| قال الالبانی: | متفق علیہ | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۷۳۱۸) | جلد۱۶ | صفحہ۳۱۱ |
| قال شعیب الارنووط: | اسنادہ صحیح علی شرط مسلم | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۷۳۳۱) | جلد۱۶ | صفحہ۳۱۴ |
| قال شعیب الارنووط: | اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۷۳۳۲) | جلد۱۶ | صفحہ۳۱۴ |
| قال شعیب الارنووط: | اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۷۳۴۷) | جلد۱۶ | صفحہ۳۳۴ |
| قال شعیب الارنووط: | اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۲۸۱) | جلد۳ | صفحہ۱۴۷ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۰۹۶) | جلد۲ | صفحہ۵۱۸ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۰۲۷) | جلد۲ | صفحہ۴۹۰ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۹۵۰) | جلد۲ | صفحہ۴۶۰ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۲۲۲۵) | جلد۲ | صفحہ۳۸۷ |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۲۴۲۳) | جلد۲ | صفحہ۵۷۵ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |

## ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں وعظ و نصیحت فرمانے کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تم - قیامت کے دن - ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون اللہ کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے۔

اللہ تعالٰی کا ارشاد:

جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح ہم دوبارہ لوٹائیں گے، یہ ہمارا وعدہ ہے ہم یقیناً پورا کرنے والے ہیں۔

سنو! قیامت والے دن سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۳۱۶۷) | جلد ۳ | صفحہ ۴۸۲ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۷۸۷۰) | جلد ۲ | صفحہ ۱۳۹۹ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| الترغیب والترھیب | رقم الحدیث (۵۴۳۱) | جلد ۴ | صفحہ ۳۸۶ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۴۴۱۹) | جلد ۴ | صفحہ ۴۸۴ |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۴۴۳۰) | جلد ۴ | صفحہ ۴۸۵ |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۱۱۰۹۵) | جلد ۱۰ | صفحہ ۸۹ |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۱۱۴۷۴) | جلد ۱۰ | صفحہ ۱۸۷ |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۱۱۵۸۳) | جلد ۱۰ | صفحہ ۳۴۳ |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث (۲۰۸۱) | جلد ۲ | صفحہ ۸۲ |
| قال الالبانی | ھذا حدیث صحیح | | |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث (۲۰۸۶) | جلد ۲ | صفحہ ۸۳ |
| قال الالبانی | ھذا حدیث صحیح | | |

اور سنو! میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے انہیں بائیں طرف پکڑ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ چنانچہ آپ کو کہا جائے گا۔

اے حبیب! بلاشبہ تجھے نہیں معلوم انہوں نے تیرے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کی تھیں؟

میں کہوں گا جس طرح عبد صالح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں ان پر گواہ رہا جب تک ان کے اندر موجود رہا۔

اَلْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تک۔

پس مجھ سے کہا جائے گا یہ لوگ اپنی ایڑیوں پر پھر گئے تھے جب سے تو ان سے جدا ہو گیا تھا۔

-☆-

# سنت کی مخالفت کرنے والے عذاب کے حق دار ہیں

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ [1]

**ترجمہ:**

نہ بنالو رسول کے پکارنے کو آپس میں جیسے تم پکارتے ہو ایک دوسرے کو۔ اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتا ہے انہیں جو کھسک جاتے ہیں تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ لے کر۔ پس ڈرنا چاہیے انہیں جو خلاف ورزی کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی کہ انہیں کوئی مصیبت نہ پہنچے یا انہیں دردناک عذاب نہ آئے۔

-☆-

(۱) سورہ نور ۶۳

## احادیث موضوعہ۔من گھڑت احادیث۔سے بچیئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ ، يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ ، لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ .

**ترجمة الحديث،**

حضرت ابو ہریرہ۔رضی اللہ عنہ۔سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

آخر زمانہ میں دجال۔مکروفریب کرنے والے۔ہوں گے کذاب۔جھوٹ بولنے والے۔ہوں گے جوتمہارے پاس وہ احادیث لائیں گے جوتم نے نہ سنیں،نہ تمہارے آباؤاجداد نے۔ان کواپنے آپ سے دور رکھو،اپنے آپ کوان سے دور رکھو،کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اورفتنہ میں نہ ڈال دیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث(۷) | جلد۱ | صفحہ۱۲ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث(۱۶) | جلد۱ | صفحہ۳۳ |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث(۱۵۱) | جلد۱ | صفحہ۱۳۶ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث(۸۱۵۱) | جلد۲ | صفحہ۱۳۵۴ |
| قال الالبانی | صحیح | | |

## علماء کرام
## موضوع احادیث کو الگ کردیتے ہیں

يُرْوٰى اَنَّ هَارُوْنَ الرَّشِيْدَ اَخَذَ زِنْدِيْقًا لِيَقْتُلَهُ . فَقَالَ الرَّجُلُ:
اَيْنَ اَنْتَ مِنْ اَلْفِ حَدِيْثٍ وَضَعْتُهَا ؟ قَالَ : فَاَيْنَ اَنْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ مِنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ يَتَخَلَّلَانِهَا فَيُخْرِجَانِهَا حَرْفًا حَرْفًا.

**ترجمہ:**

خلیفہ ہارون الرشید نے ایک زندیق - بے دین آدمی کو پکڑا تاکہ اسے قتل کردے اس زندیق نے کہا: ان ایک ہزار احادیث کا کیا بنے گا جنہیں میں نے اپنی طرف سے گھڑ کر بیان کیا ہے؟

ہارون الرشید نے جواب دیا:

او اللہ کے دشمن! ابو اسحاق فزاری اور عبداللہ بن مبارک کو جانتے نہیں وہ ایک ایک کر کے ان موضوع - من گھڑت احادیث کو باہر نکال پھینکیں گے۔

-☆-

یہ ہیں ہمارے اسلاف، یہ ہیں محافظانِ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی زندگی کا مشن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی اشاعت وترویج تھا۔ یہ محافظان حدیث نبوی غیر حدیث کو حدیث پاک سے جدا کر دیتے تھے۔ لوگوں کی من گھڑت باتیں جوانہوں نے احادیث کے نام سے ذخیرہ احادیث میں شامل کر دیں انہیں ایک ایک کر کے نکال دیتے تھے۔

اے اہل اسلام!

اے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطاعت شعار امتیو!

من گھڑت احادیث سے اجتناب کیجئے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کسی جھوٹی بات کو منسوب کرنا جہنم کا ایندھن بننا ہے۔ جسکی بنیاد ہی غلط ہو جس کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہو اس میں نور کہاں وہ تو سراسر ظلمت ہے۔ اس میں ہدایت کہاں وہ تو سراسر گمراہی ہے۔

یہ اس امت کا شرف ہے اس خیر الامم کا وجہ امتیاز ہے کہ اس امت کے پاس اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح احادیث مبارکہ کا بے شمار ذخیرہ موجود ہے جو کسی اور امت کو شرف نہیں۔ جب ہزاروں کی تعداد میں فرامین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح سند سے ہمارے پاس موجود ہیں تو پھر موضوع احادیث کا سہارا کیوں؟

یاد رکھیے! سچ سچ ہے۔ سچ کی بنیاد پر قائم رہنے والی عمارت پائیدار ہے اس میں حسن ہے۔ اس میں نفاست ہے۔ جھوٹ جھوٹ ہے اس پر قائم ہونے والی عمارت بہت جلد گرنے والی ہے۔ جب گرے گی تو اس کا نام ونشان تک باقی نہ رہے گا۔

-☆-

# بدعت اختیار کرنے والی قوم
# سنت سے محروم ہو جاتی ہے

قَالَ حَسَّانُ بْنُ عَطِیَّةَ:

مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِی دِیْنِهِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ، ثُمَّ لَا یُعِیْدُهَا اِلَیْهِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ.[1]

**ترجمہ:**

جناب حسان بن عطیہ نے فرمایا:

جب کوئی قوم اپنے دین میں بدعت اختیار کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مثل ان سے سنت نکال لیتا ہے پھر اس سنت کو ان کی طرف قیامت تک نہیں لوٹائے گا۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ ۲/۳۱۱

# اصحاب بدعت
# حدیث پاک سے نفرت کرتے ہیں

حَدَّثَنِي بَقِيَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ : قَالَ لِيَ الْاَوْزَاعِيُّ – رَحِمَهُ اللّٰهُ –:
يَا اَبَا مُحَمَّدٍ ! مَا تَقُوْلُ فِي قَوْمٍ يَبْغَضُوْنَ حَدِيْثَ نَبِيِّهِمْ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – ؟ قَالَ : قُلْتُ : قَوْمُ سُوْءٍ . قَالَ:
لَيْسَ مِنْ صَاحِبِ بِدْعَةٍ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – بِخَلَافِ بِدْعَتِهِ اِلَّا اَبْغَضَ الْحَدِيْثَ .

**ترجمہ:**

جناب بقیہ بن ولید کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
اے ابومحمد! اس قوم کے بارے میں کیا کہتے ہو جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث

الطیوریات (۱۳۳۴) ۱۳۷۸/۴
قال المحقق رجالہ ثقات
اخرجہ اللالکائی فی اعتقاد اہل السنۃ ۲۳۰/۳

پاک سے نفرت کرے؟ میں نے عرض کی:

وہ قوم بہت بری قوم ہے۔ انہوں نے فرمایا:

جب بھی کسی صاحب بدعت سے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک بیان کرے جو اس کی بدعت کے خلاف ہو تو وہ بدعتی اس حدیث پاک سے نفرت کرے گا۔

-☆-

# قرآن وسنت کی خدمت کرنے والے علماء

# کا نام

# حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے رجسٹر میں درج ہے

قَالَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُو رِجَاءٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ :

قَالَ لِيْ اَبِي:

رَاَيْتُ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فِي النَّوْمِ ، فِي يَدِهٖ صَحِيْفَةٌ ،

فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، مَا هٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ ؟ قَالَ:

فِيْهِ اَسَامِي الْعُلَمَاءِ ، قُلْتُ:

نَاوِلْنِي ، اَنْظُرُ فِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ ، فَنَظَرْتُ ، فَاِذَا فِيْهِ اِسْمُ اَبِيْ.

**ترجمہ:**

شیخ الاسلام ابورجاء قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا:

سیر اعلام النبلاء: ۱۱/ ۱۷-۱۸
صلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ۱ صفحہ ۲۲۱

میرے والد گرامی نے مجھے کہا:

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی آپ کے ہاتھ مبارک میں ایک صحیفہ تھا۔ میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ! یہ صحیفہ، یہ کتاب کیسی ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس میں علماء کے نام ہیں۔

میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ! مجھے دیجئے میں دیکھوں کیا اس میں میرے بیٹے کا نام ہے۔

میں نے اس صحیفہ کو دیکھا تو اس میں میرے بیٹے کا نام تھا۔

-☆-

وہ خوش قسمت افراد جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی خدمت کرتے ہیں۔ اپنی زندگی کے شب و روز سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت و ترویج میں صرف کرتے ہیں۔ ان کے اس عمل کو کوئی اور اچھی نگاہ سے نہ بھی دیکھے لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آدمی کو اپنی نگاہ لطف و کرم سے دیکھتے ہیں اور اس کے اس عمل سے خوشی کا اظہار فرماتے ہیں۔

بات یہیں تک نہ رہی بلکہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا نام اپنے خاص خدام کی فہرست میں درج کر لیتے ہیں۔ وہ آدمی جو دین اسلام کی خدمت کرتا ہے، صبح و شام احادیث مبارکہ کی اشاعت و ترویج میں مصروف رہتا ہے، اپنی زندگی کی ساری توانائیاں اشاعت اسلام میں صرف کر دیتا ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ نظر شفقت کہ اس کا نام اپنے خاص رجسٹر میں درج کر لیتے ہیں۔

زہے نصیب!

## خدمت حدیث میں

## دس لاکھ درہم خرچ کردیئے

اَلْإِمَامُ الْحَافِظُ الْجَهْبَذُ ، شَيْخُ الْمُحَدِّثِيْنَ ، اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُعِيْنٍ .

كَانَ مُعِيْنُ عَلٰى خَرَاجِ الرَّيِّ ، فَخَلَفَ لِيَحْيٰى ابْنِهٖ اَلْفَ اَلْفِ دِرْهَمٍ ، فَاَنْفَقَهٗ كُلَّهٗ عَلَى الْحَدِيْثِ ، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ لَهٗ نَعْلٌ يَلْبَسُهٗ . [1]

**ترجمہ:**

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی رَے کے خراج پر عامل متعین تھے انہوں نے اپنے بیٹے یحییٰ کیلئے دس لاکھ درہم بطور وراثت چھوڑا۔

جسے آپ کے بیٹے حضرت یحییٰ نے حدیث پاک کی خدمت میں خرچ کردیا۔ یہاں تک کہ آپ کے پہننے کیلئے جوتا نہ رہا۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ فی علو الہمۃ : جلد ۱ صفحہ ۴۳۱

## محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے چہرے نور سے جگمگاتے ہیں

عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ الرَّازِیِّ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ الْجَمَّالَ یَقُوْلُ:
اَتَیْنَا وَکِیْعاً ، فَخَرَجَ بَعْدَ سَاعَةٍ ، وَصَلّٰی ، عَلَیْهِ ثِیَابٌ مَغْسُوْلَةٌ ، فَلَمَّا بَصُرْنَا بِهٖ ، فَزِعْنَا مِنَ النُّوْرِ الَّذِیْ رَاَیْنَاهُ یَتَلَأْلَأُ مِنْ وَجْهِهٖ ، فَقَالَ رَجُلٌ بِجَنْبِیْ:
اَهٰذَا مَلَکٌ ؟! فَتَعَجَّبْنَا مِنْ ذٰلِکَ النُّوْرِ۔[1]

جناب ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں: میں نے سنا ابوجعفر جمال کہہ رہے تھے:
حضرت وکیع -رحمۃ اللہ علیہ- کی خدمت میں ہم حاضر ہوئے آپ ایک گھڑی کے بعد تشریف لائے اور نماز ادا کی ۔انہوں نے دھلے کپڑے پہنے ہوئے تھے ۔جب ہم نے انہیں دیکھا ہم مرعوب ہو گئے اس نور سے جسے ہم نے ان کے چہرے میں چمکتے ہوئے دیکھا تھا۔
میرے پہلو میں ایک آدمی تھا اس نے کہا:
کیا یہ فرشتہ ہے؟ ہم اس نور کو دیکھ کر بڑے متعجب ہوئے۔

(۱) اصلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ۱ صفحہ ۲۳۸

## محدثین کرام -رحمۃ اللہ علیہم اجمعین- کی زبانیں بڑی بابرکت ہیں

قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اللَّيْثِ الْقَاضِي:

جَاءَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّسْتَرِيُّ – رَحِمَهُ اللّٰهُ – اِلٰى اَبِيْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيِّ – رَحِمَهُ اللّٰهُ – فَقِيْلَ:

يَا اَبَا دَاوُدُ! هٰذَا سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّسْتَرِيُّ جَاءَ كَ زَائِرًا، فَرَحَّبَ بِهِ، وَاَجْلَسَهُ فَقَالَ سَهْلٌ:

يَااَبَا دَاوُدَ! لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةٌ، قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ:

حَتّٰى تَقُوْلَ: قَدْ قَضَيْتُهَا مَعَ الْاِمْكَانِ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ:

اَخْرِجْ اِلَيَّ لِسَانَكَ الَّذِيْ تُحَدِّثُ بِهٖ اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – حَتّٰى اُقَبِّلَهُ، فَاَخْرَجَ اِلَيْهِ لِسَانَهُ فَقَبَّلَهُ.

صلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ا صفحہ ۲۹۹

سیر اعلام النبلاء ۱۳/۱۱۳

وفیات الاعیان لابن خلکان: ۲/۴۰۴ – ۴۰۵

**ترجمہ:**

حضرت احمد بن محمد بن لیث قاضی نے بیان کیا:

حضرت سھل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ابوداؤد سجستانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے۔حضرت امام سے عرض کی گئی:

یا حضرت! یہ حضرت سھل بن عبداللہ تستری ہیں جو آپ کی زیارت کیلئے آئے ہیں۔امام موصوف نے انہیں خوش آمدید کہا اور انہیں تکریم سے بٹھایا۔حضرت سھل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

اے ابوداؤد! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔انہوں نے فرمایا: کیا کام ہے؟ آپ نے کہا:

آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ اگر ممکن ہوا تو ضرور کروں گا۔آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔انہوں نے کہا:

اپنی وہ زبان جس سے آپ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث بیان کرتے ہیں باہر نکالیے میں اسے بوسہ دینا چاہتا ہوں۔

حضرت امام ابوداؤد نے اپنی زبان مبارک باہر نکالی تو حضرت سھل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بوسہ دیا۔

-☆-

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ : اَنَّهُ اَخَذَ حَجَرَيْنِ ، وَوَضَعَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ ، ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِهِ:

هَلْ تَرَوْنَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنَ النُّوْرِ ؟ قَالُوْا : يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ! مَا نَرٰى بَيْنَهُمَا مِنَ النُّوْرِ اِلَّا قَلِيْلًا ، قَالَ :

وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ ، لَتَظْهَرَنَّ الْبِدَعُ حَتّٰى لَا يُرٰى مِنَ الْحَقِّ اِلَّا قَدْرَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنَ النُّوْرِ ، وَاللّٰهِ لَتَفْشُوَنَّ الْبِدَعُ حَتّٰى اِذَا تُرِكَ مِنْهَا شَىْءٌ قَالُوْا: تُرِكَ السُّنَّةُ .

**ترجمہ:**

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے دو پتھر لئے اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر رکھ دیا۔ پھر اپنے ساتھیوں سے فرمایا:

کیا تم ان دو پتھروں کے درمیان نور دیکھتے ہو؟ انہوں نے کہا:

اے ابو عبد اللہ! ہم ان دو پتھروں کے درمیان بہت تھوڑا نور دیکھتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میری جان ہے! بدعات کا اتنا غلبہ ہوگا حتی کہ حق نظر نہیں آئے گا مگر اتنی مقدار جتنا ان دو پتھروں کے درمیان نور ہے۔ اللہ کی قسم! بدعات اس حد تک پھیل جائیں گی اور لوگ ان کے گرویدہ ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ اگر ان بدعات میں سے کسی کو ترک کیا جائے گا تو لوگ کہیں گے سنت کو ترک کر دیا گیا ہے۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ ۲/۱۲۸

## حصول علم حدیث کیلئے
## طویل سفر

قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ :

كُنَّا نَسْمَعُ الرِّوَايَةَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَنَحْنُ بِالْبَصْرَةِ ، فَمَا نَرْضٰى حَتّٰى نَرْكَبَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ، فَنَسْمَعُهَا مِنْ اَفْوَاهِهِمْ.

**ترجمہ:**

حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات کردہ احادیث مبارکہ بصرہ میں سنتے پھر ہم اس پر اکتفا نہ کرتے بلکہ مدینہ منورہ کی طرف عازم سفر ہوتے اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منہ سے خود سنتے۔

احادیث مبارکہ سے والہانہ لگاؤ نے حضرات محدثین کرام کو مسافر بنا دیا تھا۔ ان تک

صلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ۱ صفحہ ۱۸۲

الکفایۃ فی علم الروایۃ: صفحہ ۴۰۲

احادیث مبارکہ پہنچتیں وہ ان احادیث کو سنتے، پھر اس پر اکتفانہ کرتے بلکہ جس صحابی نے حدیث پاک بیان کی ہوتی اس تک پہنچتے اور خود ان کی زبان اقدس سے اس حدیث پاک کو سنتے۔

یہی وہ محدثین ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حفاظت حدیث کا اہتمام فرمایا۔یہ شرف صرف اس امت کو ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال مبارکہ، آپ کے افعال مبارکہ اور آپ کے احوال مبارکہ آج بھی کتابوں میں صحیح روایات کے ساتھ درج ہیں اور امت ان احادیث مبارکہ سے مستفید ہو رہی ہے۔

-☆-

# اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض ہے

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا.[1]

**ترجمہ:**

اور رسول کریم جو تمہیں عطا فرمادیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں روکیں تو رک جاؤ۔

-☆-

(1) حشر:7

## حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرو
## اللہ کے محبوب بن جاؤ گے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۔[1]

**ترجمہ،**

اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ فرما دیجیے اگر تم محبت کرتے ہو اللہ سے تو میری اتباع کرو محبت فرمائے گا تم سے اللہ۔ اور بخش دے گا تمہارے لئے تمہارے گناہ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

-☆-

(۱) آل عمران:۳۱

# سنت کا نور بکھیرنے والا عالم بادشاہوں سے افضل ہے

قَالَ اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمَصِيْصِيُّ:

قَدِمَ الرَّشِيْدُ الرَّقَّةَ ، فَانْجَفَلَ النَّاسُ خَلْفَ ابْنِ الْمُبَارَكِ ، وَتَقَطَّعَتِ النِّعَالُ ، وَارْتَفَعَتِ الْغَبَرَةُ،فَاَشْرَفَتْ اُمُّ وَلَدٍ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ بُرْجٍ مِنْ قَصْرِ الْخَشَبِ ، فَقَالَتْ:

مَاهٰذَا؟قَالُوْا:

عَالِمٌ مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ قَدِمَ.قَالَتْ:

هٰذَاوَاللّٰهِ الْمُلْكُ،لَامُلْكُ هَارُوْنَ الَّذِىْ يَجْمَعُ النَّاسَ بِشُرَطٍ وَاَعْوَانٍ.[1]

**ترجمہ:**

اشعث بن شعبہ مصیصی کا بیان ہے:

جب خلیفہ ہارون الرشید رقّہ آیا اس وقت حضرت عبداللہ بن المبارک – رحمۃ اللہ علیہ – بھی رقّہ آئے ہوئے تھے تو لوگ حضرت عبداللہ بن مبارک کے پیچھے دوڑے کہ ان کے جوتے تک ٹوٹ

(۱) صلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ا صفحہ ۲۰۵

گئے۔ازدحام کی وجہ سے غبار پھیل گیا۔

ہارون الرشید کی اہلیہ قصر الخشب کے برج سے یہ منظر دیکھ رہی تھی اس نے کہا:

یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا:

خراسان سے ایک عالم دین آیا ہے۔وہ بولی:

اللہ کی قسم! بادشاہی یہ ہے ہارون کی بادشاہت کچھ بھی نہیں جو لوگوں کو پولیس اور حکومتی کارندوں کی مدد سے استقبال کیلئے اکٹھا کرتا ہے۔

-☆-

# قبر میں جب منکر نکیر آتے ہیں
# اس وقت
# محدثین گھبراہٹ سے محفوظ رہتے ہیں

وَقَالَ الْآخر:

اَنَا رَاَیْتُ یَزِیْدَ بْنَ هَارُوْنَ فِي الْمَنَامِ ، فَقُلْتُ لَهٗ : هَلْ اَتَاکَ مُنْکَر وَنَکِیْرٌ؟ قَالَ : اَیْ وَاللّٰهِ ، وَسَاَلَانِي : مَنْ رَبُّکَ ؟ وَمَا دِیْنُکَ ؟ وَمَنْ نَبِیُّکَ ؟ قَالَ : لِمِثْلِي یُقَالُ هٰذَا ؟ وَاَنَا کُنْتُ اُعَلِّمُ النَّاسَ بِهٰذَا فِي دَارِ الدُّنْیَا ؟ فَقَالَا لِي : صَدَقْتَ ، فَنَمْ نَوْمَةَ الْعُرُوْسِ لَا بُؤْسَ عَلَیْکَ۔[1]

**ترجمہ:**

ایک آدمی کا بیان ہے:

میں نے محدث کبیر حضرت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے عرض کی:

(۱) صلاح الامۃ فی علو الھمۃ: جلد ۱ صفحہ ۳۴۲

تاریخ بغداد ۱۴/ ۳۴۶، ۳۴۷

کیا آپ کے پاس منکر نکیر آئے؟

انہوں نے فرمایا:

ہاں اللہ کی قسم! آئے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا:

مَنْ رَبُّکَ؟ تیرا رب کون ہے؟ مَا دِیْنُکَ؟ تیرا دین کیا ہے؟ مَنْ نَبِیُّکَ؟ تیرا نبی کون؟ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

میں نے کہا: کیا مجھ جیسے آدمی سے یہ سوال کرو گے

میں دار دنیا میں لوگوں کو انہیں سوالات کی تعلیم دیتا رہا ہوں۔

ان دونوں نے کہا: آپ نے بالکل سچ کہا۔ اس لئے اب سو جایئے جیسے دلہن سوتی ہے اور آپ پر کوئی تکلیف نہیں۔

–☆–

## احادیث مبارکہ سونے کے پانی سے لکھی جاتی ہیں

قَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْخَفَّافِ:

رَاَیْتُ مُحَمَّدَ بْنَ یَحْیٰی بَعْدَ وَفَاتِہٖ ، فَقُلْتُ : مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ قَالَ:

غُفِرَلِیْ ،قُلْتُ:فَمَافَعَلَ بِحَدِیْثِکَ؟قَالَ:کُتِبَ بِمَاءِ الذَّھَبِ،وَرُفِعَتْ فِیْ عِلِّیِّیْنَ.

**ترجمہ:**

احمد بن الخفاف کا بیان ہے:

میں نے حضرت محمد بن یحیٰی کو ان کی وفات کے بعد دیکھا۔میں نے عرض کی:

اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا کیا؟انہوں نے فرمایا:مجھے بخش دیا گیا۔میں نے عرض کی:

آپ جن احادیث کو لکھا کرتے تھے ان کا کیا بنا؟انہوں نے فرمایا:

انہیں سونے کے پانی سے لکھا گیا اور علیین میں بلند کر دیا گیا۔

-☆-

صلاح الامۃ فی علو الھمۃ: جلد ۱ صفحہ ۲۶۰

تاریخ بغداد ۳/۴۱۹

سیر اعلام النبلاء ۱۲/۲۷۸　　مختصر تاریخ دمشق ۹/۵۱۹

# امیر المؤمنین فی الحدیث

## حضرت امام بخاری -رحمۃ اللہ علیہ- کی مجلس میں بیس ہزار سے زائد لوگ شریک ہوتے تھے

قَالَ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَزَرَةَ:

كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ يَجْلِسُ بِبَغْدَادَ ، وَكُنْتُ اَسْتَمْلِيْ لَهُ ، وَيَجْتَمِعُ فِي مَجْلِسِهِ اَكْثَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ اَلْفًا ۔[1]

**ترجمہ:**

جناب صالح بن محمد جزرہ کا بیان ہے:

حضرت محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں تشریف فرما ہوتے اور احادیث مبارکہ لکھواتے۔ میں خود ان سے احادیث لکھا کرتا تھا۔ آپ کی مجلس میں بیس ہزار سے زائد لوگ شریک ہوتے تھے۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ فی علو الھمۃ: جلد ا صفحہ ۲۶۹

## احادیث مبارکہ لکھنے والا
## حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
## اور صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کی معیت میں

قَالَ الْفَرَبْرِیُّ:

اَمْلَی الْبُخَارِیُّ یَوْمًا عَلَیَّ حَدِیْثًا کَثِیْرًا ، فَخَافَ مِلَالِیْ ، فَقَالَ : طِبْ نَفْسًا، فَاِنَّ اَهْلَ الْمَلَاهِیْ فِیْ مَلَاهِیْهِمْ ، وَاَهْلَ الصِّنَاعَاتِ فِیْ صِنَاعَاتِهِمْ وَالتُّجَّارَ فِیْ تِجَارَاتِهِمْ ، وَاَنْتَ مَعَ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَاَصْحَابِهٖ.[1]

**ترجمہ:**

جناب الفربری کا بیان ہے کہ: حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن مجھے بہت سی احادیث مبارکہ لکھوائیں آپ کو میری اکتاہٹ کا اندیشہ ہوا تو فرمایا:

[1] صلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ۱ صفحہ ۳۶۹

سیر اعلام النبلاء ۱۲/۴۴۵

اپنے نفس کو حوصلہ دو۔ کھیل کو د والے اپنے کھیل کے میدانوں میں ہیں، صنعت پیشہ افراد اپنے کارخانوں میں ہیں، تاجر حضرات اپنی تجارت میں مگن ہیں۔ اور تمہیں مبارک ہو تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی معیت میں ہو۔

-☆-

# حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی احادیث سے محبت کرنے والوں کی نظر رخ انور پر رہتی ہے

عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قُلْتُ لِخَبَّابٍ:

أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ؟ قَالَ:

نَعَمْ ، قُلْنَا : مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ ؟ قَالَ : بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ.

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۷۴۶) | (۷۶۰) | (۷۶۱) | (۷۷۷) |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۱۸۳۶) | | جلد ۵ | صفحہ ۱۳۳ |
| قال شعیب الارنووط: | اسنادہ صحیح علی شرط البخاری | | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۱۸۳۰) | | جلد ۵ | صفحہ ۱۳۸ |
| قال شعیب الارنووط: | اسنادہ صحیح علی شرطھما | | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۳۰۹۵۵) | | جلد ۱۵ | صفحہ ۳۹۰ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | | |

## ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے اور پوچھا:

کیا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر وعصر میں قرأت پڑھتے تھے؟ فرمایا:

ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا:

ریش مبارک کے ہلنے سے۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۳۴۳۷) | جلد۵ | صفحہ۳۵۶ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۰۹۵۹) | جلد۱۵ | صفحہ۳۹۲ |
| قال حمزة احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۰۹۶۰) | جلد۱۵ | صفحہ۳۹۲ |
| قال حمزة احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۰۹۷۶) | جلد۱۵ | صفحہ۳۹۷ |
| قال حمزة احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۸۲۶) | جلد۱ | صفحہ۲۲۸ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |
| صحیح سنن ابو داؤد | رقم الحدیث (۸۰۱) | جلد۱ | صفحہ۲۲۶ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| المعجم الکبیر للطبرانی | رقم الحدیث (۳۶۸۳) | جلد۴ | صفحہ۷۳ |
| المعجم الکبیر للطبرانی | رقم الحدیث (۳۶۸۴) | جلد۴ | صفحہ۷۴ |
| المعجم الکبیر للطبرانی | رقم الحدیث (۳۶۸۵) | جلد۴ | صفحہ۷۴ |
| المعجم الکبیر للطبرانی | رقم الحدیث (۳۶۸۷) | جلد۴ | صفحہ۷۴ |
| المعجم الکبیر للطبرانی | رقم الحدیث (۳۶۸۸) | جلد۴ | صفحہ۷۴ |
| المعجم الکبیر للطبرانی | رقم الحدیث (۳۶۸۹) | جلد۴ | صفحہ۷۴ |

# اہل سنت کی قبریں
# جنت کے باغ ہیں اور
# اہل بدعت کی قبریں
# جہنم کے گڑھے ہیں

قَالَ الْإِمَامُ اَحْمَدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

قُبُوْرُ اَهْلِ السُّنَّةِ مِنَ الْفُسَّاقِ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَقُبُوْرُ اَهْلِ الْبِدَعِ مِنَ الزُّهَادِ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النِّيْرَانِ۔[1]

**ترجمہ:**

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اہل سنت کے فساق کی قبریں جنت کے باغوں میں سے باغ ہیں اور اھل بدعت کے زھاد کی قبریں جہنم کے گڑھوں میں سے گڑھا ہیں۔

(۱) مناقب الامام احمد، ۲۳۶، ۲۴۱

ایک کلمہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کا دل وجان سے گرویدہ ہے۔

اس کا ایمان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک طریقہ چھوڑنا گویا اسلام کو چھوڑنا ہے۔

اس کا دل سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند رہنے والوں کیلئے فرش راہ ہے لیکن بشری تقاضے سے اس سے کچھ گناہ سرزد ہوجاتے ہیں۔ تو بقول حضرت امام احمد رحمہ اللہ:

ایسے آدمی کی قبر جنت کا باغ ہے کیونکہ اس کا اعتقاد اس کا ایمان بالکل صحیح ہے۔ جس کا ایمان صحیح ہے اس کی قبر واقعی جنت کا باغ ہے۔

لیکن اس کے برعکس

ایک اور آدمی وہ کلمہ طیبہ کا ورد کرتا ہے، صوم وصلاۃ کا پابند ہے، عابدہ زاہد ہے لیکن اس کا اعتقاد ہے کہ دین میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ وہ سنت کو نظر انداز کرنے والا، وہ بدعات کا دلدادہ اگر چہ اپنی عبادت سے کرہ ارض کو بھر دے، اس کے اس عمل کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی وقعت نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس امت سے کثرت عبادت کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ غلامی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالبہ کیا ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو۔

ایسا عابد وزاہد جو اھل سنت سے نہیں، اس کے اعمال واعتقادات سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق نہیں تو اس کی قبر جنت کا باغ نہیں بلکہ جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔ اس کی قبر میں خوشبو وراحت نہیں بلکہ اس کی قبر بدبو اور عذاب سے بھری پڑی ہے۔

اللہ رب العزت محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں اطاعت رسول کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری زندگی کے روز وشب حضو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی غلامی میں بسر کرنے کی سعادت سے نوازے۔

# سنت کا علم رکھنے والے قابل زیارت ہیں

قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيَّ :

مَا كَانَ بِالْعِرَاقِ اَعْلَمُ بِالسُّنَّةِ مِنِ ابْنِ عَوْنٍ ۔ [1]

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ قَالَ :

رَاَيْتُ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فِي الْمَنَامِ فَقَالَ :

زُوْرُوْا ابْنَ عَوْنٍ ، فَاِنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ، اَوْاَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ وَرَسُوْلُهُ ۔ [1]

**ترجمة**

عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں:

حافظ عبداللہ بن عون رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر بصرہ میں عامل بالسنۃ سنت مصطفیٰ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔پر عمل کرنے والا کوئی نہ تھا۔

(۱) تہذیب اسیر ۱/۲۶۷

محمد بن فضاء فرماتے ہیں:

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:
ابن عون کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت فرماتے ہیں۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کرنا معمولی سعادت نہیں۔ جس آدمی کے روز و شب اشاعت اسلام میں بسر ہوں، سنت مبارکہ کا درس دیتے ہوئے بسر ہوں۔ جس کی زندگی کی بہاریں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے گزری ہوں اور اس کے وجود کے انگ انگ سے سنت مبارکہ کے سوتے پھوٹتے ہوں بھلا اس کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت میں کوئی شک رہ جاتا ہے۔

سنت پر عمل محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ناممکن ہے۔ پھر جو خوش بخت ہر وقت ہر لحہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کے متعلق سوچتا رہے اور اس پر عمل کرنے کی سعی کرتا رہے۔ پھر اس پر بس نہیں بلکہ مخلوق خدا کو سنت کا درس دینے کی فکر دامن گیر رہے۔ بات فکر سے بڑھ کر عمل تک پہنچ جائے اور ہر ملنے والے کو اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دے تو پھر وہی صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس سے محبت فرماتے ہیں۔

جس آدمی سے نیلی چھت کا مالک جل جلالہ اور سبز گنبد کا مکیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت کرے اس کے بختوں تک کس کی رسائی ہے۔ اور اس کے نجات یافتہ ہونے میں کسے شک رہ سکتا ہے۔

-☆-

## حدیث پاک کی دعوت دینے والے
## مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی زیارت کرتے ہیں

قَالَ الضِّيَاءُ:

كَانَ عِمَادُ الدِّيْنِ اَبُوْاِسْحَاق اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ الْمَقْدِسِيُّ مِنْ خِيَارِ اَصْحَابِنَا وَكَانَ دَاعِيَةً اِلَى السُّنَّةِ۔ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَافِظِ يَقُوْلُ:

رَاَيْتُ الشَّيْخَ الْعِمَادَ فِي النَّوْمِ عَلٰى حِصَانٍ، فَقُلْتُ:

يَا سَيِّدِى الشَّيْخُ اِلٰى اَيْنَ؟ قَالَ: اَزُوْرُ الْجَبَّارَ عَزَّوَجَلَّ۔[1]

**ترجمہ:**

حضرت ضیاء مقدسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

عماد الدین ابواسحاق ابراہیم بن عبدالواحد المقدسی ہمارے بہترین اصحاب میں سے تھے اور آپ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے داعی تھے۔ جناب احمد بن محمد الحافظ کہتے ہیں:

(۱) محمد ب اُسیر ۲:۲۰/۱۲۳۵

میں نے شیخ عمادالدین کو خواب میں گھوڑے پر دیکھا میں نے عرض کی:

اے سیدی اے میرے محترم! کدھر جارہے ہیں۔انہوں نے فرمایا:

اللہ الجبار جل جلالہ کی زیارت کیلئے جارہا ہوں۔

-☆-

## محدثین کیلئے ان کے وصال کے بعد
## عرش کے نیچے کرسی بچھائی جاتی ہے اور
## ان پر ہیرے، جواہرات نچھاور کیے جاتے ہیں

اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْغَنِيِّ يَقُوْلُ:

رَاَيْتُ الْبَارِحَةَ اَخَاكَ الْكَمَالَ عَبْدَ الرَّحِيْمِ –وَكَانَ تُوُفِّيَ تِلْكَ السَّنَةَ– فِي النَّومِ، فَقُلْتُ: يَا فُلَانُ اَيْنَ اَنْتَ؟ قَالَ:

فِي جَنَّةِ عَدْنٍ. فَقُلْتُ: اَيُّمَا اَفْضَلُ الْحَافِظُ اَوِ الشَّيْخُ اَبُوْ عُمَرَ؟ فَقَالَ:

مَا اَدْرِي، اَمَّا الْحَافِظُ فَكُلُّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ يُنْصَبُ لَهٗ كُرْسِيٌّ تَحْتَ الْعَرْشِ، وَيَقْرَأُ عَلَيْهِ الْحَدِيْثَ، وَيُنْثَرُ عَلَيْهِ الدُّرُّ وَالْجَوْهَرُ، وَهٰذَا نَصِيْبِي مِنْهُ، وَكَانَ فِي كُمِّهٖ شَيْءٌ.[1]

**ترجمة:**

احمد بن محمد بن عبدالغنی کہتے ہیں:

(۱) تھذیب اسیر ۲۰/۱۴۳۴

میں نے گزشتہ رات تیرے بھائی کمال عبدالرحیم کو دیکھا ان کا اس سال انتقال ہوا تھا میں نے ان سے عرض کی:

آپ کہاں رہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

جنت عدن میں۔ میں نے عرض کی:

حافظ عبدالغنی اور شیخ ابوعمر میں سے افضل کون ہے؟

انہوں نے جواب دیا: میں نہیں جانتا۔

لیکن حافظ کیلئے ہر جمعۃ المبارک کو عرش کے نیچے کرسی بچھا دی جاتی ہے اس پر بیٹھ کر وہ حدیث مبارکہ پڑھتے ہیں ان پر ہیرے اور جواہرات نچھاور کیے جاتے ہیں۔

آستین میں کوئی چیز تھی اس کی طرف اشارہ کر کے کہا:

یہ میں وہاں سے چن کر لایا ہوں۔

-☆-

# درس حدیث دینے والوں کیلئے ان کی ہر مجلس کے عوض جنت میں محل بنایا جاتا ہے

عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَحْمَدَ قَالَ:

رَاَیْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الزَّنْجَانِیَّ فِی النَّوْمِ یَقُوْلُ لِیْ مَرَّۃً بَعْدَ اُخْرٰی:

اِنَّ اللّٰہَ یَبْنِیْ لِاَھْلِ الْحَدِیْثِ بِکُلِّ مَجْلِسٍ یَجْلِسُوْنَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ۔[1]

**ترجمہ:**

جناب ثابت بن احمد فرماتے ہیں:

میں نے ابوالقاسم الزنجانی کو خواب میں دیکھا انہوں نے کئی بار فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ محدثین جو احادیث کا درس دیتے ہیں کیلئے ہر مجلس جس میں وہ بیٹھ کر درس دیتے ہیں، کے بدلے جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔

—☆—

(۱) تھذیب اسیر ۲۰/۱۳۲۳

## محدثین کرام کی تصانیف
## نور میں لپیٹ کر آسمان میں بلند کی جاتی ہیں

اَلْفَقِیْہُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْمَرْوَزِیّ یَقُوْلُ:

رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ تَابُوْتًا عَلَا فِی السَّمَاءِ یَعْلُوْہُ نُوْرٌ ، فَقُلْتُ : مَا ھٰذَا ؟ قَالَ:

ھٰذِہٖ تَصَانِیْفُ اَحْمَدَ الْبَیْہَقِیِّ ۔[1]

**ترجمہ:**

فقیہ محمد بن عبدالعزیز المروزی فرماتے ہیں:

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک تابوت آسمان میں بلند ہوا جس پر نور چھایا ہوا ہے۔

میں نے کہا:

یہ کیا ہے؟ تو جواب ملا۔ یہ امام احمد بیہقی کی تصانیف ہیں۔

-☆-

(۱) تہذیب اسیر ۲۰/۱۳۹۸

جو سر سے لے کر پاؤں تک سنت میں ڈوبا ہو
اس کے کپڑوں کو بھی آگ نہیں جلاتی

فَاطِمَةُ بِنْتُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ،قَالَتْ:

وَقَعَ الْحَرِيْقُ فِي بَيْتِ اَخِي صَالِحٍ وَكَانَ قَدْ تَزَوَّجَ بِفَتِيَّةٍ فَحَمَلُوْا اِلَيْهِ جِهَازًا شَبِيْهًا بِاَرْبَعَةِ آلَافِ دِيْنَارٍ ، فَاَكَلَتْهُ النَّارُ ، فَجَعَلَ صَالِحٌ ، يَقُوْلُ:

مَا غَمَّنِي مَا ذَهَبَ اِلَّا ثَوْبٌ لِاَبِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ اَتَبَرَّكُ بِهٖ وَاُصَلِّيْ فِيْهِ.

قَالَتْ:

فَطُفِيءَ الْحَرِيْقُ ، وَدَخَلُوْا فَوَجَدُوْا الثَّوْبَ عَلٰى سَرِيْرٍ قَدْ اَكَلَتِ النَّارُ مَا حَوْلَهُ وَسَلِمَ .[1]

**ترجمة:**

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا بیان کرتی ہیں:

(۱) تہذیب اسیر ۱/۹۵۰

میرے بھائی صالح کے گھر کو آگ لگ گئی انہوں نے ایک عورت سے شادی کی تھی تو انھوں نے جہیز میں تقریباً چار ہزار دینار کا سامان بھیجا تھا جسے آگ کھا گئی۔

میرے بھائی صالح کہتے جا رہے تھے:

مجھے اس سارے سامان کے جلنے کا غم نہیں غم ہے تو ایک کپڑے کا ہے جس پر میرے والد گرامی حضرت امام احمد نماز پڑھا کرتے تھے، میں اس کپڑے سے برکت حاصل کرتا تھا اور اس پر نماز پڑھتا تھا۔

جناب فاطمہ فرماتی ہیں:

آگ بجھ گئی لوگ چلے ہوئے گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ کپڑا صحیح حالت میں چارپائی پر ہے آگ نے اس کے چاروں طرف تمام اشیاء کو جلا دیا لیکن وہ کپڑا صحیح وسالم رہا۔

-☆-

## سنت مبارکہ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے والوں پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت

قَالَ يَعْقُوْب الفَسَوِيُّ:

فَكُنْتُ اَدْمَنُ الْكِتَابَةَ لَيْلًا وَاَقْرَأُ نَهَاراً ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، كُنْتُ جَالِساً اَنْسَخُ ، وَقَدْ تَصَرَّمَ اللَّيْلُ ، فَنَزَلَ الْمَاءُ فِيْ عَيْنِيْ ، فَلَمْ اَبْصُرِ السِّرَاجَ وَلَا الْبَيْتَ ، فَبَكَيْتُ عَلَى انْقِطَاعِيْ ، وَعَلَى مَا يَفُوْتُنِيْ مِنَ الْعِلْمِ ، فَاشْتَدَّ بُكَائِيْ حَتّٰى اَتَّكَأْتُ عَلَى جَنْبِيْ ، فَنُمْتُ ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فِي النَّوْمِ ، فَنَادَانِيْ:

يَايَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ ، لِمَ اَنْتَ بَكَيْتَ ؟ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! ذَهَبَ بَصَرِيْ ، فَتَحَسَّرْتُ عَلَى مَافَاتَنِيْ مِنْ كُتُبِ سُنَّتِكَ ، وَعَلَى الْاِنْقِطَاعِ عَنْ بَلَدِيْ ، فَقَالَ:

اُدْنُ مِنِّيْ ، فَدَنُوتُ مِنْهُ ، فَاَمَرَّ يَدَهُ عَلَى عَيْنَيَّ ، كَاَنَّهُ يَقْرَأُ عَلَيْهِمَا ، قَالَ:

ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ فَاَبْصَرْتُ ، وَاَخَذْتُ نُسْخِيْ ، وَقَعَدْتُ فِي السِّرَاجِ اَكْتُبُ.

صلاح الامۃ فی علو الہمۃ: جلد ۱ صفحہ ۲۹۳

سیر اعلام النبلاء ۱۳/۱۸۱-۱۸۲

تہذیب التہذیب ۱۱/۳۸۶-۳۸۷

**ترجمة:**

یعقوب فسوی فرماتے ہیں:

میں رات احادیث لکھنے اور دن احادیث پڑھنے میں مصروف رہتا تھا۔ایک رات میں بیٹھا احادیث مبارکہ لکھ رہا تھا،رات ختم ہو رہی تھی کہ میری آنکھوں کا پانی اتر گیا۔مجھے نہ چراغ نظر آیا نہ گھر میں اپنی انکھیں کھو جانے اور علم کے ضائع ہو جانے پر رونے لگ گیا۔میرا رونا شدید ہو گیا یہاں تک کہ میں اپنے پہلو پر لیٹ گیا اور سو گیا۔میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔

آپ نے مجھے ندا دی۔

اے یعقوب بن سفیان! تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ! میری آنکھیں ضائع ہو گئیں۔مجھے اب حسرت ہے آپ کی سنت کی کتابیں مجھ سے کھو جائیں گی اور اپنے شہر سے دور ہوں۔آپ نے ارشاد فرمایا:

میرے قریب ہو جاؤ۔میں آپ کے قریب ہو گیا آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میری آنکھوں پر پھیرا گویا کہ آپ کچھ پڑھ رہے ہیں۔

جناب یعقوب فرماتے ہیں:

پھر میں بیدار ہو گیا تو میری آنکھیں روشن تھیں۔میں نے اپنی کاپی پکڑی چراغ کی روشنی میں دوبارہ لکھنا شروع کر دیا۔

—☆—

احادیث مقدسہ سے محبت کرنے والا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقرب ہوتا جاتا ہے۔جس خلوص ومحبت سے احادیث مبارکہ کی خدمت ہو گی اسی نسبت سے قرب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہو گا اور جو خوش نصیب سر سے لیکر پاؤں تک سنت مبارکہ میں ڈوب جائے اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے وہ محبت نصیب ہوتی ہے جو احاطہ بیان سے باہر ہے۔

اھل ایمان کا یہ اعتقاد ہے کہ جس خوش نصیب پر زندگی میں صرف اور صرف ایک مرتبہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر شفقت ہو جائے وہ بدنصیب نہیں رہا کرتا بلکہ اس کے جملہ امور بخیر و عافیت انجام پاتے ہیں۔

درج بالا تذکرہ میں غور کیجئے! ایک محدث، حدیث پاک سے قلبی لگاؤ رکھنے والا رات دن حدیث پاک کو محفوظ کرنے کی سعی میں لگا رہتا ہے۔ موسم کی ناہمواری کی وجہ سے اس کی آنکھیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں کا پانی باہر بہہ جاتا ہے، آنکھوں کا نور چلا جاتا ہے تو وہ غمگین ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں غم واندوہ ایک فطری امر ہے۔ لیکن اس خوش نصیب کو آنکھیں جانے کا غم کم ہے غم تو یہ ہے کہ اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ، آپ کے ارشادات طیبات کیسے لکھوں گا اور انہیں کیسے محفوظ کروں گا۔

اس کا یہ غم سچا غم تھا کہ امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات خواب میں تشریف لاتے ہیں اور اس کی آنکھوں پر اپنا دست کرم پھیرتے ہیں تو آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔

اے عامل بالسنۃ! اے حدیث پاک کی خدمت کرنے والے! زندگی کے کسی موڑ پر مایوس نہ ہو جانا اگر تیرا کوئی عزیز ورشتہ دار تیری قدر نہیں کرتا تو نہ سہی امت کے والی اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تجھ پر نظر رحمت فرمانے والے ہیں اور جس پر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت ہو وہ دونوں جہاں میں سرخرو ہوا کرتا ہے۔

-☆-

# عامل بالسنہ کا قلم جس کاغذ پر چلے وہ کاغذ بھی جلنے سے محفوظ رہتا ہے

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِیُّ:

بَلَغَنِیْ عَنْ قَاضِی الْقُضَاةِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ الزَّیْنَبِیِّ اَنَّهٗ حَكٰی ، اَنَّ الْحَرِیْقَ وَقَعَ فِیْ دَارِهِمْ ، فَاَحْرَقَ مَا فِیْهَا اِلَّا كِتَاباً كَانَ فِیْهِ شَیْیءٌ بِخَطِّ الْاِمَامِ اَحْمَدَ ، قَالَ: وَلَمَّا وَقَعَ الْغَرَقُ بِبَغْدَادَ فِیْ سَنَةِ ۵۵۴ ، وَغَرَقَتْ كُتُبِیْ ، فَسَلِمَ لِیْ مُجَلَّدٌ فِیْهِ وَرَقَتَانِ بِخَطِّ الْاِمَامِ اَحْمَدَ۔[1]

**ترجمة:**

علامہ ابن الجوزی فرماتے ہیں:

قاضی القضاۃ علی بن الحسین الزینبی نے بیان کیا کہ ان کے گھر میں آگ لگ گئی۔ اس میں جتنا سامان تھا جل گیا سوائے ایک کتاب کے جس میں حضرت امام احمد کے ہاتھ مبارک کی کچھ تحریر تھی۔

(۱) تہذیب اسیر ۱/۹۵۰

انہوں نے یہ بھی فرمایا:

بغداد میں سن ۵۵۴ ہجری میں سیلاب آیا جس سے میری ساری کتابیں غرق ہو گئیں صرف ایک جلد محفوظ رہی جس میں دو ورق حضرت امام احمد کے ہاتھ کے لکھے تھے۔

-☆-

## جن کی زندگی کے شب وروز
## خدمت حدیث میں بسر ہوں
## ان کے مزارات بھی سیلاب میں
## غرق نہیں ہوتے

قُلْتُ:

وَكَذَا اسْتَفَاضَ وَثَبَتَ اَنَّ الْغَرَقَ الْكَائِنَ بَعْدَ الْعِشْرِيْنَ وَسَبْعِ مِئَةٍ بِبَغْدَادَ عَامَ عَلَى مَقَابِرِ مَقْبَرَةِ اَحْمَدَ ، وَاَنَّ الْمَاءَ دَخَلَ فِي الدِّهْلِيْزِ عُلُوَّ ذِرَاعٍ ، وَوَقَفَ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَبَقِيَتِ الْحُصُرُ حَوْلَ قَبْرِ الْاِمَامِ بِغُبَارِهَا ، وَكَانَ ذٰلِكَ آيَةً۔ [1]

**ترجمہ:**

میں کہتا ہوں اور کہنے والے امام ذہبی ہیں کہ بات مشہور ہے اور پایہ ثبوت کو پہنچی ہے کہ سات سو بیس ہجری کے بعد بغداد میں سیلاب آیا تو سیلاب کا پانی حضرت امام احمد بن حنبل کے مقبرہ کے اطراف میں تمام قبروں پر بہہ گیا۔ لیکن حضرت امام احمد کے مقبرہ میں پانی داخل ہوا تو امام کے

(۱) تہذیب اسیر ۱/۹۵۰

مقبرہ کی دہلیز پر ایک ہاتھ بلند ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہاں ٹھہر گیا۔

حضرت امام کے مقبرہ کے گرد چٹائیوں پر اسی طرح گرد باقی رہی اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نشانی تھی۔

–☆–

## عامل بالسنۃ

## مستجاب الدعوات ہیں

عَلِیُّ بْنُ سَعِیْدٍ الرَّازِیُّ قَالَ:

صِرْنَا مَعَ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ اِلٰی بَابِ الْمُتَوَکِّلِ، فَلَمَّا اَدْخَلُوْہُ مِنْ بَابِ الْخَاصَّۃِ قَالَ:

اِنْصَرِفُوْا – عَافَاکُمُ اللّٰہُ – فَمَا مَرِضَ مِنَّا اَحَدٌ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ۔ [1]

**ترجمۃ:**

علی بن سعید الرازی کہتے ہیں:

جب حضرت امام احمد کو متوکل کے دربار لایا گیا تو ہم بھی امام کے ہمراہ چلے۔ جب حضرت امام کو باب الخاصہ سے داخل کیا گیا تو انہوں نے ہمیں فرمایا:

اب واپس چلے جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت سے نوازے کے جملے کا یہ اثر ہوا کہ ہم میں سے کوئی بھی اس کے بعد بیمار نہ ہوا۔

(تہذیب السیر ۱/۹۶۲)

## امام اہل سنت کی روح کے استقبال کیلئے
## آسمان والوں نے جھنڈے لہرائے

عَنْ اَخِی اَبِی عَقِیْلٍ قَالَ:

رَاَیْتُ شَابًا تُوُفِّیَ بِقَزْوِیْنَ،فَقُلْتُ:

مَا فَعَلَ بِکَ رَبُّکَ؟قَالَ:

غَفَرَلِیْ۔

وَرَاَیْتُہٗ مُسْتَعْجِلًا ،فَسَاَلْتُہٗ،فَقَالَ:

لِاَنَّ اَھْلَ السَّمٰوَاتِ قَدِ اشْتَغَلُوْا بِعَقْدِ الْاَلْوِیَۃِ لِاِسْتِقْبَالِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ ، وَاَنَا اُرِیْدُ اسْتِقْبَالَہٗ،

وَکَانَ اَحْمَدُ تُوُفِّیَ تِلْکَ الْاَیَّامَ۔[1]

**ترجمۃ،**

ابوعقیل کے بھائی کہتے ہیں:

[1] (تہذیب اسیر ۱۱/۶۶۹)

میں نے ایک جوان کو دیکھا جس کا قزوین میں انتقال ہو چکا تھا میں نے اس سے کہا:

آپ کے رب نے آپ سے کیا کیا؟ اس نے جواب دیا:

میرے رب نے مجھے بخش دیا۔

میں نے اسے جلدی میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا اتنی جلدی کدھر؟

اس نے جواب دیا:

آسمان والے حضرت امام احمد بن حنبل کے استقبال کے سلسلہ میں جھنڈے لہرانے میں مشغول ہیں اور میں بھی ان کے استقبال کا ارادہ رکھتا ہوں۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا انہی دنوں انتقال ہوا تھا۔

-☆-

## محدثین کی قبر سے
## نور نکل کر آسمان تک پھیلتا ہے

اَبُوْ عَمْرٍو الْعَمْرِوِیُّ وَالِی الْبَلَدِ، یَقُوْلُ:

بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ ذَاتَ لَیْلَۃٍ عَلَی السَّطْحِ، اِذْ رَاَیْتُ نُوْرًا یَسْطَحُ اِلَی السَّمَاءِ مِنْ قَبْرٍ فِیْ مَقْبَرَۃِ الْحُسَیْنِ، کَاَنَّہٗ مَنَارَۃٌ بَیْضَاءُ، فَدَعَوْتُ بِغُلَامٍ لِیْ رَامٍ، فَقُلْتُ: اِرْمِ ذَاکَ الْقَبْرَ الَّذِیْ یَسْطَحُ مِنْہُ النُّوْرُ، فَفَعَلَ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ، بَکَّرْتُ بِنَفْسِیْ، فَاِذَا النَّشَّابَۃُ فِیْ قَبْرِ یَحْیَی بْنِ یَحْیَی – رَحِمَہُ اللّٰہُ – [1]

**ترجمہ:**

ابو عمرو العمروی والی البلد کہتے ہیں:

میں ایک رات مکان کی چھت پر سو رہا تھا کہ اچانک میں نے مقبرۃ الحسین میں سے ایک قبر میں سے ایک نور نکلتا دیکھا جو آسمان تک پھیل رہا تھا۔ گویا کہ وہ سفید منارہ ہے۔ میں نے اپنے ایک تیرانداز غلام کو بلایا۔

(تہذیب السیر ۱/۹۰۸)

میں نے اسے کہا: اس قبر پر تیر پھینکو جس سے نور نکل رہا ہے اس نے ایسا ہی کیا۔ صبح کو میں بذات خود جلدی سے وہاں گیا تو دیکھا کہ وہ حضرت یحییٰ بن یحییٰ کی قبر مبارک تھی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

-☆-

جن خوش قسمت افراد نے زندگی بھر حدیث پاک کا درس دیا ان کی قبریں یقیناً جنت کے باغات ہیں۔ ان کی قبور سے نور نکلنا کوئی انوکھی بات نہیں یہ فضل الٰہی ہے اور ان کی خدمتِ حدیث کا ثمر ہے تو جس خوش نصیب کی قبر سے آج نور نکلے کل قیامت کے دن اس آدمی کے اپنے نور کا عالم کیا ہوگا۔

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں سنیئے!

حضرت امام ذھبی سیر اعلام النبلاء میں لکھتے ہیں:

فَلَمَّا دَفَنَّاهُ فَاحَ مِنْ تُرَابِ قَبْرِهِ رَائِحَةٌ غَالِيَةٌ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ فَدَامَ ذٰلِكَ اَيَّامًا ثُمَّ عَلَتْ سَوَارِیْ بِيْضٌ فِی السَّمَاءِ مُسْتَطِيْلَةٌ بِحِذَاءِ قَبْرِهِ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَخْتَلِفُوْنَ وَيَتَعَجَّبُوْنَ ۔

جب حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کیا گیا تو ان کی قبر انور کی خاک سے بڑی اعلیٰ خوشبو نکلنے لگی جو کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ تھی اور خوشبو کے نکلنے کا یہ سلسلہ کئی دنوں تک جاری رہا۔ پھر نور کے سفید ستون آپ کی قبر کے برابر بلند ہوتے ہوئے آسمان کی بلندیوں میں چلے گئے۔ لوگ وہاں خود پہنچتے اور حیران وخوش ہوتے۔

جنہوں نے زندگی بھر قال اللہ اور قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دیا ہو ان کی قبریں بقعۂ نور ہوتی ہیں۔ ان کی قبروں کے اندر وہ نور عظیم ہوتا ہے جس کا اس دنیا والے تصور بھی نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے کبھی کبھی اس نور کو اس جہاں والوں کیلئے ظاہر فرما دیا کرتا ہے۔

-☆-

سیر اعلام النبلاء، ۱۲/ ۴۶۷

## قیامت کے دن
## اھل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – فِيْ قَوْلِهِ:
يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ ۔ [1]
قَالَ: تَبْيَضُّ وُجُوْهُ اَهْلِ السُّنَّةِ، وَتَسْوَدُّ وُجُوْهُ اَهْلِ الْبِدْعَةِ ۔ [2]

**ترجمہ:**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالٰی کے اس ارشاد:
يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:
اس دن قیامت کے دن اہل سنت کے چہرے چمکتے ہوں گے اور اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے ۔

-☆-

(۱) آل عمران: ۳/۱۰۶
(۲) الاعتصام ۱/۵۶

# بدعات وضلالات کے راستے
# حق سے پھرے ہوئے ہیں

قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی:

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ اَجْمَعِيْنَ.

فَالسَّبِيْلُ الْقَصْدُ هُوَ طَرِيْقُ الْحَقِّ ، وَمَا سِوَاهُ جَائِرٌ عَنِ الْحَقِّ ، اَیْ عَادِلٌ عَنْهُ ، وَهِيَ طُرُقُ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَاتِ ، اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ سُلُوْكِهَا بِفَضْلِهِ ، وَكَفٰى بِالْجَائِرِ اَنْ يُحْذَرَ مِنْهُ ، فَالْمَسَاقُ يَدُلُّ عَلَى التَّحْذِيْرِ وَالنَّهْيِ.

**ترجمہ:**

اور اللہ تعالیٰ حق کے راستے کی طرف رہنمائی فرماتا ہے اور ان راستوں میں سے ظلم کا راستہ بھی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تم سب کو ہدایت دے۔

السبیل القصد سے مراد حق کا راستہ ہے اور جو اس کے علاوہ ہے وہ حق کا مخالف (ظلم)

الاعتصام ۱/۵۹

راستہ ہے یعنی حق سے پھرا ہوا ہے۔ یہ بدعات اور گمراہیوں کے راستے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل واحسان سے ایسے راستہ پر چلنے سے ہمیں بچائے۔ جو راستہ حق سے پھرا ہوا ہے اس کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس سے بچا جائے۔ اس آیت کا اسلوب دلالت کرتا ہے کہ ان باطل راہوں سے بچا جائے اور ان راستوں پر چلنے سے احتراز کیا جائے۔

-☆-

## مختلف فرقوں اور بدعات کا راستہ جہنم جاتا ہے

عَنِ التُّسْتُرِيِّ:

قَصْدُ السَّبِيْلِ طَرِيْقُ السُّنَّةِ ، وَمِنْهَا جَائِرٌ يَعْنِي إِلَى النَّارِ ، وَذٰلِكَ الْمِلَلُ وَالْبِدَعُ .

**ترجمہ:**

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

قصد السبیل سے مراد سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ ہے اور منھا جائر جو اس سبیل سنت سے ہٹا ہوا ہے یعنی جہنم کی آگ کی طرف جاتا ہے یہ مختلف فرقوں اور بدعات کا راستہ ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۵۹

# خلاف سنت عبادت میں
# جتنی بھی محنت کی جائے
# سب رائگاں ہے

خَرَّجَ ابْنُ الْمُبَارک وَغَیْرُہٗ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّہٗ قَالَ:

عَلَیْکُمْ بِالسَّبِیْلِ وَالسُّنَّۃِ، فَاِنَّہٗ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ عَبْدٍ عَلَی السَّبِیْلِ وَالسُّنَّۃِ ذَکَرَ اللّٰہَ فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فَیُعَذِّبُہُ اللّٰہُ اَبَدًا، وَمَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ عَبْدٍ عَلَی السَّبِیْلِ وَالسُّنَّۃِ ذَکَرَ اللّٰہَ فِیْ نَفْسِہٖ فَاقْشَعَرَّ جِلْدُہٗ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ اِلَّا کَانَ مَثَلُہٗ کَمَثَلِ شَجَرَۃٍ قَدْ یَبِسَ وَرَقُھَا فَھِیَ کَذٰلِکَ اِذَا اَصَابَتْھَا رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَتَحَاتَّ عَنْھَا وَرَقُھَا اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ عَنْہُ خَطَایَاہُ کَمَا تَحَاتَّ عَنِ الشَّجَرَۃِ وَرَقُھَا،

فَاِنَّ اقْتِصَادًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِنِ اجْتِھَادٍ فِیْ خِلَافِ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَسُنَّۃٍ، وَانْظُرُوْا اَنْ یَکُوْنَ عَمَلُکُمْ اِنْ کَانَ اجْتِھَادًا وَاقْتِصَادًا اَنْ یَکُوْنَ عَلٰی مِنْھَاجِ الْاَنْبِیَاءِ وَسُنَّتِھِمْ۔

**ترجمہ:**

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ اور دیگر صالحین حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

سبیل وسنت کو لازم پکڑو۔ کیونکہ اس زمین پر جو بندہ سبیل وسنت پر کاربند ہے وہ جب اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اس کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت سے بہہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی بھی عذاب نہیں دے گا۔

اس زمین پر جو بندہ بھی سبیل وسنت پر ہے اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو خوف وخشیت الٰہی سے اس کا جسم کانپ اٹھا تو اس کی مثال اس درخت کی سی ہے جس کے پتے خشک ہو چکے ہوں وہ درخت اس حالت میں ہو کہ اسے سخت آندھی کا سامنا ہو جس سے اس کے تمام پتے گر جائیں تو ایسا آدمی جب اس کی جلد خوف خدا سے کانپتی ہے تو اس کے گناہ یوں گر جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے گر گئے۔

بے شک سبیل اللہ اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں میانہ روی بہتر ہے اس اجتھاد ومحنت سے جو سبیل اللہ اور سنت کے خلاف ہو۔

دیکھتے رہنا کہ تمہارے اعمال اگر وہ محنت سے ہوں یا میانہ روی سے انہیں انبیاء کرام کے طریقے اور ان کی سنت کے موافق ہونا چاہئے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۸۱

# ہر نئے سال
# بدعات کو رواج دیا جاتا ہے اور
# سنت کو مٹایا جاتا ہے

خَرَّجَ ابْنُ وَضَّاحٍ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَا يَاْتِىْ عَلَى النَّاسِ مِنْ عَامٍ إِلَّا اَحْدَثُوْا فِيْهِ بِدْعَةً وَاَمَاتُوْا سُنَّةً ، حَتّٰى تَحْيَا الْبِدَعُ وَتَمُوْتُ السُّنَنُ.

**ترجمہ:**

ابن وضاح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:
لوگوں پر کوئی سال ایسا نہیں آتا جس میں وہ نیا طریقہ نہ نکالیں اور سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مٹا نہ دیں (یہاں تک کہ ایسا زمانہ آجائے گا) بدعات زندہ ہوں گی اور سنتیں مٹ جائیں گی۔

-☆-

الاعتصام ۱/۸۱

# صاحب بدعت
# عبادت میں جتنی محنت کرتا ہے اتنا ہی
# وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے

وَمِمَّا جَاءَ عَمَّنْ بَعْدَ الصَّحَابَةِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ – مَا ذَكَرَ ابْنُ وَضَّاحٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:

صَاحِبُ الْبِدْعَةِ لَا يَزْدَادُ اجْتِهَادًا ، صِيَامًا وَصَلَاةً ، اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا.

**ترجمہ:**

وہ روایات جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کے بعد منظر عام پر آئیں ان میں سے ایک روایت ایسی ہے جس کو ابن وضاح نے حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ:
صاحب بدعت نماز، روزہ میں جتنی زیادہ کوشش کرتا ہے۔ محنت کرتا ہے اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا جاتا ہے۔

الاعتصام ۱/۸۲

## ہدایت وسنت کے راستہ پر چلئے
## راہ سنت پر چلنے والوں کی قلت سے نہ گھبرایئے

عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عَيَاضٍ :

اِتَّبِعْ طُرُقَ الْهُدٰى وَلَا يَضُرُّكَ قِلَّةَ السَّالِكِيْنَ ، وَإِيَّاكَ وَطُرُقَ الضَّلَالَةِ وَلَا تَغْتَرَّ بِكَثْرَةِ الْهَالِكِيْنَ.

**ترجمہ:**

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا:

ھدایت کے راستوں کی پیروی کرو اور تجھے ان ہدایت کے راستوں پر چلنے والوں کی قلت وکمی ضرر نہ پہنچائے۔ اور گمراہی کے راستوں سے بچو اور تجھے گمراہی کے راستوں پر چلنے والوں کی کثرت دھوکہ میں نہ ڈال دے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۸۳

# صاحب بدعت کی صحبت
# دل کو بیمار کر دیتی ہے

عَنِ الْحَسَنِ:

لَا تُجَالِسْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَإِنَّهُ يُمَرِّضُ قَلْبَكَ۔

**ترجمہ:**

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

کسی صاحب بدعت کے پاس نہ بیٹھنا کیونکہ اس کی صحبت تیرے دل کو مریض بنا دے گی۔

-☆-

الاعتصا م ۱/۸۳

عَنْ اَیُّوبِ السَّخْتِیَانِیْ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ:

مَا ازْدَادَ صَاحِبُ بِدْعَۃٍ اِجْتِھَادًا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰہِ بُعْدًا۔ ۲؎

**ترجمہ:**

حضرت ایوب سختیانی رحمہ اللہ علیہ اکثر کہا کرتے:

صاحب بدعت جتنی زیادہ عبادات میں کوشش ومحنت کرتا ہے اتنا ہی زیادہ وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔

-☆-

(۲) الاعتصام ۱/۸۳

# وہی قول وعمل قبول ہے جو
# سنت کے موافق ہو

خَرَّجَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُفْيَانَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ:
لَا يَسْتَقِيْمُ قَوْلٌ اِلَّا بِعَمَلٍ، وَلَا قَوْلٌ وَعَمَلٌ اِلَّا بِنِيَّةٍ، وَلَا قَوْلٌ وَلَا عَمَلٌ وَلَا نِيَّةٌ اِلَّا مَوَافِقًا لِلسُّنَّةِ.

**ترجمہ:**

جناب ابن وھب فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے:
کوئی قول اس وقت تک درست نہیں جب تک اس پر عمل نہ کیا جائے اور کوئی قول وعمل اس وقت تک درست نہیں جب تک ان کی نیت نہ ہو اور کوئی قول وعمل اور نیت اس وقت تک درست نہیں جب تک وہ سنت مبارکہ کے موافق نہ ہو۔

-☆-

الاعتصام ۱/۸۴

## صاحب بدعت کی کوئی عبادت قبول نہیں

### نہ نماز، نہ روزہ، نہ حج، نہ زکوۃ، نہ صدقہ اور نہ جہاد

عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ:

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبِ بِدْعَةٍ صِيَامًا وَلَا صَلَاةً وَلَا حَجًّا وَلَا جِهَادًا وَلَا عُمْرَةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا عِتْقًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا – زَادَ بْنُ وَهْبٍ عَنْهُ – وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَشْتَبِهُ فِيهِ الْحَقُّ وَالْبَاطِلُ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يَنْفَعْ فِيهِ دُعَاءٌ إِلَّا كَدُعَاءِ الْغَرَقِ۔

**ترجمہ:**

هشام بن حسان روایت کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا صاحب بدعت سے روزہ، نہ نماز، نہ حج، نہ جہاد، نہ عمرہ، نہ صدقہ، نہ غلام آزاد کرنا نہ فرض، نہ نفل یا نہ توبہ یا فدیہ۔

الاعتصام ۱/۸۳

جناب ابن وھب نے ان ہشام بن حسان سے روایت کرتے ہوئے اضافہ فرمایا ہے:

لوگوں پر ایسا وقت آنے والا ہے جب حق اور باطل مشتبہ ہو جائیں گے۔ جب ایسا وقت آئے گا تو اس وقت کوئی دعا بھی نفع نہ دے گی مگر اس آدمی کی دعا کی طرح جو غرق ہونے والا ہے۔

-☆-

## صاحب بدعت جس راستہ سے آرہا ہو وہ راستہ بدل لیجئے

عَنْ یَحْیَی بنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ:

اِذَا لَقِیْتَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فِی طَرِیْقٍ فَخُذْ فِی طَرِیْقٍ آخَرَ.

**ترجمہ:**

جناب یحیٰ بن ابی کثیر نے فرمایا:

اگر تمہاری ملاقات راستہ میں کسی بدعت والے شخص سے ہو جائے تو تمہیں چاہئے کہ تم اپنا راستہ تبدیل کر لو۔

-☆-

الاعتصام ۱/۸۴

# صاحب بدعت کے ہمنشین سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت ختم ہو جاتی ہے اور اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے

عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ:

مَنْ جَالَسَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ نُزِعَتْ مِنْهُ الْعِصْمَةُ ، وَوُكِّلَ اِلٰى نَفْسِهٖ.

**ترجمہ:**

بعض سلف صالحین سے منقول ہے:

جو آدمی صاحب بدعت کے پاس بیٹھا تو اس سے عصمت اتار لی جاتی ہے اور اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۸۴

# موت

# صاحب سنت کیلئے عزت وکرامت ہے

عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ قَالَ:

اِعْلَمْ اَیْ اَخِیْ ! اَنَّ الْمَوْتَ کَرَامَۃٌ لِکُلِّ مُسْلِمٍ لَقِیَ اللّٰہَ عَلَی السُّنَّۃِ ، فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ، فَاِلَی اللّٰہِ نَشْکُوْا وَحْشَتَنَا وَذِھَابَ الْاَخْوَانِ وَقِلَّۃَ الْاَعْوَانِ، وَظُھُوْرَ الْبِدَعِ ، وَاِلَی اللّٰہِ نَشْکُوْا عَظِیْمَ مَا حَلَّ بِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ مِنْ ذِھَابِ الْعُلَمَاءِ وَاَھْلِ السُّنَّۃِ ، وَظُھُوْرَ الْبِدَعِ۔

**ترجمہ:**

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اے میرے بھائی! جان لیجیے

موت ہر مسلمان کیلئے عزت وکرامت ہے، جبکہ وہ سنت پر اللہ تعالی سے ملاقات کرے۔

الاعتصام ۱/۸۶

فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پس اللہ ہی کی طرف ہم اپنی وحشت کی شکایت کرتے ہیں اور بھائی کی چلے جانے کی اور اعوان وانصار کی قلت کی اور بدعات کے ظاہر ہونے کی۔

اللہ ہی کی بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں اس عظیم مصیبت کی جو اس امت پر آن پڑی علماء حق اور اھل سنت کے جانے اور بدعات کے ظہور سے۔

—☆—

## حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کی
## سنت پر کاربند رہنے کی دعا

وَكَانَ ابْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ بِدِيْنِكَ وَبِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مِنَ الْاِخْتِلَافِ فِي الْحَقِّ، وَمِنَ اتِّبَاعِ الْهَوٰى، وَمِنْ سُبُلِ الضَّلَالَةِ، وَمِنْ شُبُهَاتِ الْاُمُوْرِ، وَمِنَ الزَّيْغِ وَالْخُصُوْمَاتِ.

**ترجمہ:**

حضرت ابراہیم تیمی فرمایا کرتے:

اے اللہ! میری دستگیری وحفاظت فرما اپنے دین پر قائم رکھتے ہوئے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر کاربند رکھتے ہوئے، حق میں اختلاف سے، خواہشات نفس کی پیروی سے، گمراہی کی راہوں سے امور دین میں شبہات سے، راہ حق سے پھسل جانے سے اور خصومات سے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۸۲

# صاحب بدعت کے پاس بیٹھنے والا حکمت سے محروم رہتا ہے

قَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عَيَاضٍ:

مَنْ جَلَسَ مَعَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ لَمْ يُعْطَ الْحِكْمَةَ.

**ترجمہ:**

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

جو آدمی صاحب بدعت کے پاس بیٹھا اسے حکمت ودانائی نہیں عطا کی جاتی۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۰

# حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ ترک کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی

وَقِيْلَ لِاِبْرَاهِيْم بْنِ اَدْهَمٍ:

اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِي كِتَابِه:

اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ، وَنَحْنُ نَدْعُوْهُ مُنْذُ دَهْرٍ فَلا يَسْتَجِيْبُ لَنَا، فَقَالَ:

مَاتَتْ قُلُوْبُكُمْ فِي عَشَرَةِ اَشْيَاءَ:

اَوَّلُهَا : عَرَفْتُمُ اللّٰهَ فَلَمْ تُؤَدُّوْا حَقَّهُ .

وَالثَّانِيْ : قَرَأْتُمْ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَمْ تَعْمَلُوْا بِه.

وَالثَّالِث :اِدَّعَيْتُمْ حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ وَتَرَكْتُمْ سُنَّتَهُ.

وَالرَّابِع : اِدَّعَيْتُمْ عَدَاوَةَ الشَّيْطَانِ وَوَافَقْتُمُوْهُ.

وَالْخَامِس : قُلْتُمْ نُحِبُّ الْجَنَّةَ وَمَا تَعْمَلُوْنَ لَهَا اِلَى آخِرِ الْحِكَايَةِ.

الاعتصام ۱/۹۰

**ترجمہ:**

حضرت ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ اور ہم ایک زمانہ سے اس کے حضور دعا کر رہے ہیں مگر وہ ہماری دعا کو قبول نہیں فرماتا۔ ابراہیم بن ادھم نے جواب دیا:

تمہارے دل دس چیزوں سے مر گئے ہیں:

پہلی چیز:

تم نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا مگر تم نے اس کا حق ادا نہیں کیا۔

دوسری چیز:

تم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی مگر تم نے اس پر عمل نہیں کیا۔

تیسری چیز:

تم نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ تو کیا مگر تم نے ان کی سنت کو چھوڑ دیا۔

چوتھی چیز:

تم نے شیطان کی دشمنی کا دعویٰ تو کیا مگر تم نے اس کی موافقت اختیار کی۔

پانچویں چیز:

تم نے کہا: ہم جنت سے محبت کرتے ہیں مگر تم اس کے لئے نیک اعمال نہیں کرتے ہو۔

الی آخر الحکایۃ

-☆-

## اتباع سنت
## اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی ہے

وَقَالَ ذُوالنُّوْنِ الْمِصْرِیُّ:

مِنْ عَلَامَةِ حُبِّ اللّٰهِ مُتَابَعَةُ حَبِيْبِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ – فِي اَخْلَاقِهٖ وَاَفْعَالِهٖ وَاَمْرِهٖ وَسُنَّتِهٖ.

**ترجمہ:**

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ہے ان اخلاق وافعال میں، ان کے فرمان مبارک میں اوران کی سنت مطہرہ میں۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۰

## سنت مبارکہ کونظر انداز کرنا فتنہ وفساد کا موجب ہے

وَقَالَ ذُوالنُّونِ الْمِصْرِی:

اِنَّمَادَخَلَ الْفَسَادُ عَلَى الْخَلْقِ مِنْ سِتَّةِ اَشْيَاءَ:

اَلْاَوَّلُ : ضَعْفُ النِّيَّةِ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ.

وَالثَّانِي : صَارَتْ اَبْدَانُهُمْ مُهَيَّئَةً لِشَهْوَاتِهِمْ.

وَالثَّالِثُ : غَلَبَهُمْ طُوْلُ الْاَمَلِ مَعَ قِصَرِالْاَجَلِ.

وَالرَّابِعُ : آثَرُوْا رِضَاءَ الْمَخْلُوْقِيْنَ عَلٰى رِضَاءِ اللّٰهِ.

وَالْخَامِسُ : اتَّبَعُوْا اَهْوَاءَهُمْ وَنَبَذُوْاسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

وَالسَّادِسُ : جَعَلُوْا زَلَّاتِ السَّلَفِ حُجَّةً لِاَنْفُسِهِمْ وَدَفَنُوْا اَكْثَرَ مَنَاقِبِهِمْ.

**ترجمہ:**

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ نے فرمایا:

الاعتصام ۱/۹۰

بے شک مخلوق پر فتنہ وفساد چھ چیزوں کی وجہ سے داخل ہوا:

**پہلی چیز:**

نیت کا کمزور ہونا آخرت کے عمل کیلئے۔

**دوسری چیز:**

اب ان کے جسم ان کی خواہشات پوری کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔

**تیسری چیز:**

لمبی امیدیں ان پر غالب آ گئیں باوجود اس کے کہ ان کی زندگی مختصر ہے۔

**چوتھی چیز:**

انہوں نے اللہ تعالٰی کی رضا وخوشنودی پر مخلوق کی رضا وخوشنودی کو ترجیح دے دی۔

**پانچویں چیز:**

انہوں نے اپنی خواہشات کی اتباع کی اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کو چھوڑ دیا۔

**چھٹی چیز:**

انہوں نے اسلاف سلف صالحین کی لغزشوں کو اپنے لیے حجت بنا لیا اور ان کے اکثر مناقب کو دفن کر دیا۔

-☆-

توحید ترک کرنے والا شرک میں

سنت ترک کرنے والا بدعت میں

طاعت ترک کرنے والا معصیت میں

گرفتار ہو جاتا ہے

وَقَالَ یَحْیٰ بْنُ مُعَاذِ الرَّازِیُّ :

اِخْتِلَافُ النَّاسِ کُلُّهُمْ یَرْجِعُ اِلَی ثَلَاثَةِ اُصُوْلٍ ، فَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا ضِدٌّ ، فَمَنْ سَقَطَ عَنْهُ وَقَعَ فِیْ ضِدِّهٖ:

اَلتَّوْحِیْدُ وَضِدُّهُ الشِّرْکُ ، وَالسُّنَّةُ وَضِدُّهَا الْبِدْعَةُ ، وَالطَّاعَةُ وَضِدُّهَا الْمَعْصِیَةُ.

**ترجمہ:**

یحیٰ بن معاذ الرازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

تمام لوگوں کے اختلاف تین اصول کی طرف لوٹتے ہیں ان میں سے ہر اصل کی ایک ضد ہے

الاعتصام ۱/۹۱

جو اصل سے گرا وہ اس ضد میں جا گرا۔

تو حید اس کی ضد شرک ہے، سنت اس کی ضد بدعت ہے، طاعت اسکی ضد معصیت و نافرمانی ہے۔

-☆-

جو بد نصیب توحید الٰہی کا منکر ہو گیا اس نے اپنے گلے میں شرک کا طوق ڈال لیا۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا انکاری شرک کی دلدل میں پھنس جاتا ہے بالآخر جہنم کا ایندھن بنتا ہے۔

سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم سے منہ موڑنے والا بدعت کے گہرے کنویں میں جا گرتا ہے جہاں اس کا کوئی بھی پرسان حال نہیں ہوتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کو غیر اہم سمجھنے والا بالآخر بدعات کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ سنت مبارکہ کے نور سے بھاگنے والا بدعات کے تہہ در تہہ اندھیروں میں غرق ہو جاتا ہے پھر اس کی خلاصی کی کوئی صورت نہیں رہتی۔

اللہ کی اطاعت سے منہ موڑنے والا اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن جاتا ہے وہ محبوب سے مبغوض ہو جاتا ہے اور رحمت خداوندی اس سے روگردانی کر لیتی ہے۔

اے اللہ! اپنے فضل وکرم سے ہم سب کو جادۂ توحید پر ثابت قدم فرما۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین! سنت مبارکہ سے اس درجہ محبت و چاہت عطا فرما کہ جب تک تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل نہ کریں چین نہ آئے۔ ہمیں سکون واطمینان سنت پر عمل کرنے میں عطا فرما۔

اے رحیم وکریم اللہ! ہمیں اپنی اطاعت وفرمانبرداری میں رکھنا، اپنی معصیت سے بچانا تیرا فرمانبردار تجھ سے محبت کرنے والا دونوں جہانوں میں سرفراز ہوتا ہے۔

-☆-

# طریقت جس پر شریعت کی مہر نہ ہو کفر ہے

وَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ الدَّقَّاقُ وَكَانَ مِنْ اَقْرَانِ الْجُنَيْدِ:

كُنْتُ مَارًا فِي تِيْهِ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فَخَطَرَبِبَالِيْ اَنَّ عِلْمَ الْحَقِيْقَةِ مُبَايِنٌ لِعِلْمِ الشَّرِيْعَةِ ، فَهَتَفَ بِيْ هَاتِفٌ : كُلُّ حَقِيْقَةٍ لَاتَتْبَعُهَا الشَّرِيْعَةُ فَهِيَ كُفْرٌ.

**ترجمہ:**

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ کے ہم عصر حضرت ابو بکر الدقاق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ میں بنی اسرائیل کے صحراء۔صحراء تیہ میں چل رہا تھا تو میرے دل میں خیال آیا کہ علم حقیقت علم شریعت کے برعکس ہے تو ہاتفِ غیبی نے ندا دی:

ہر وہ حقیقت و معرفت جس پر شریعت مبارکہ کی مہر تصدیق ثبت نہ ہو وہ کفر ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۲

# وصول الی اللہ

# سنت مبارکہ پر موقوف ہے

وَقَالَ اَبُوالْحَسَنِ الْوَرَّاقُ:

لَا يَصِلُ الْعَبْدُ اِلَى اللّٰهِ اِلَّا بِاللّٰهِ وَبِمُوَافَقَةِ حَبِيْبِهٖ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فِي شَرَائِعِهٖ ، وَمَنْ جَعَلَ الطَّرِيْقَ اِلَى الْوُصُوْلِ فِيْ غَيْرِ الْاِقْتِدَاءِ يُضِلُّ مِنْ حَيْثُ اَنَّهٗ مُهْتَدٍ وَقَالَ :

الصِّدْقُ اِسْتِقَامَةُ الطَّرِيْقِ فِي الدِّيْنِ وَاتِّبَاعُ السُّنَّةِ فِي الشَّرْعِ ، وَقَالَ:

عَلَامَةُ مَحَبَّةِ اللّٰهِ مُتَابَعَةُ حَبِيْبِهٖ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – .

**ترجمہ:**

حضرت ابوالحسن الورّاق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بندہ وصول الی اللہ کا مرتبہ نہیں پاسکتا مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق واعانت اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع وفرمانبرداری سے۔ اور جس بدنصیب نے وصول

الاعتصام ۱/۹۲

الی اللہ کیلئے وہ راہ اختیار کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء واتباع کے خلاف ہے وہ اتنا گمراہ ہو جاتا ہے کہ اسے گمراہی کا شعور نہیں رہتا بلکہ وہ سمجھتا ہے میں ھدایت پر ہوں۔ اور فرمایا:

"صدق" دین کے طریقہ میں استقامت اور شریعت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اتباع کا نام ہے اور فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت وپیروی ہے۔

—☆—

# ہر عمل کی مقبولیت کیلئے سنت کے موافق ہونا شرط ہے

وَقَالَ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ:

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الْاَعْمَالِ اِلَّا مَا كَانَ صَوَابًا ، وَمِنْ صَوَابِهَا اِلَّا مَا كَانَ خَالِصًا، وَمِنْ خَالِصِهَا اِلَّا مَا وَافَقَ السُّنَّةَ.

**ترجمہ:**

شیخ ابو محمد بن عبدالوھاب الثقفی فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ اعمال میں سے وہی عمل قبول کرتا ہے جو صحیح ہو اور صحیح اعمال میں سے اسے قبول کرتا ہے جو اخلاص پر مبنی ہوں اور اخلاص والے اعمال میں سے اسے قبول کرتا ہے جو سنت کے موافق ہوں۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۳

# طریقت

## غفلت، گناہ، بدعات اور ضلالات سے بچنے کا نام ہے

وَقَالَ اَبُوْبَکْرِبْنِ سَعْدَانَ وَھُوَمِنْ اَصْحَابِ الْجُنَیْدِوَغَیْرِہٖ:

اَلْاِعْتِصَامُ بِاللّٰہِ ھُوَالْاِمْتِنَاعُ مِنَ الْغَفْلَۃِ وَالْمَعَاصِیْ وَالْبِدَعِ وَالضَّلَالَاتِ۔

**ترجمہ:**

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ کے اصحاب میں سے حضرت شیخ ابو بکر بن سعدان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی معرفت کو مضبوطی سے پکڑنے کا مطلب یہ ہے کہ غفلت، گناہوں، بدعتوں اور گمراہیوں سے دور رہنا۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۳

# صاحب طریقت کیلئے سنت مبارکہ کی پیروی لازم ہے

وَقِیْلَ لِاِسْمَاعِیْلَ بْنِ مُحَمَّدِ السُّلَمِی جَدُّ اَبِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِی – وَلَقِیَ الْجُنَیْدَ وَغَیْرَہٗ:

مَاالَّذِیْ لَابُدَّ لِلْعَبْدِ مِنْہُ؟فَقَالَ:

مُلَازَمَۃُ الْعُبُوْدِیَّۃِ عَلَی السُّنَّۃِ وَدَوَامِ الْمُرَاقَبَۃِ.

**ترجمہ:**

اسماعیل بن محمد اسلمی - جو کہ عبدالرحمٰن السلمی - کے دادا جان ہیں جنید بغدادی علیہ الرحمہ سے ان کی ملاقات ثابت ہے سے پوچھا گیا:

بندے کیلئے کون سی چیز ضروری ہے؟تو انہوں نے جوابا فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی بندگی کو لازم پکڑنا اور سنت مطہرہ پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا مراقبہ کرتے رہنا۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۳

وَقَالَ اَبُوْيَزِيْدِ الْبُسْطَامِي:

عَمِلْتُ فِي الْمُجَاهَدَةِ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً فَمَا وجدتُ شَيْئًا اَشَدَّ مِنَ الْعِلْمِ وَمُتَابَعَتِهٖ ، وَلَوْلَا اخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ لَشَقِيْتُ ، وَاخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ رَحْمَةٌ اِلَّا فِي تَجْرِيْدِ التَّوْحِيْدِ ، وَمُتَابَعَةِ الْعِلْمِ،هِيَ مُتَابَعَةُ السُّنَّةِ لَاغَيْرَهَا.

**ترجمہ:**

ابویزید بسطامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

میں نے (۳۰) تیس سال مجاھدہ کی زندگی گزاری علم اوراس کی اتباع وپیروی سے زیادہ نفس پرشدید بھاری کوئی چیز نہ پائی۔اگرعلماء کااختلاف نہ ہوتا تو مجھ پر بدبختی غالب آ جاتی،علماء کااختلاف تو رحمت ہے مگردوچیزوں میں نہیں۔

(۱)۔تجریدتوحید میں

(۲)۔متابعت علم میں اورمتابعت علم متابعت سنت ہی ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۳

# حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب کی رعائت نہ رکھنے والا اللہ کا ولی نہیں ہوسکتا

وَرُوِیَ اَبُوْیَزِیْدِالْبُسْطَامِی اَنَّهٗ قَالَ:

قُمْ بِنَا نَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ قَدْ شَهَرَ نَفْسَهٗ بِالْوَلَایَةِ – وَكَانَ رَجُلًا مَقْصُوْدًا مَشْهُوْرًا بِالزُّهْدِ – قَالَ الرَّاوِی:

فَمَضَیْنَا ، فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ رَمٰی بِبُصَاقَةٍ تِجَاهَ الْقِبْلَةِ ، فَانْصَرَفَ اَبُوْ یَزِیْدٍ وَلَمْ یُسَلِّمْ عَلَیْهِ ، وَقَالَ:

هٰذَا غَیْرُ مَاْمُوْنٍ عَلٰی اَدَبٍ مِنْ آدابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَكَیْفَ یَكُوْنُ مَاْمُوْنًا عَلٰی مَایَدَّعِیْهِ.

الاعتصام ۱/۹۴

**ترجمہ:**

ابو یزید بسطامی علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

ہمارے ساتھ چلو اس آدمی کو جا کر دیکھتے ہیں جس نے اپنے آپ کو ولایت میں مشہور کر رکھا ہے۔ اور وہ آدمی مقصود تھا لوگ اس کا قصد کرتے تھے اور زہد میں مشہور تھا راوی کہتا ہے:

ہم چلے تو جب وہ زاہد اپنے گھر سے نکلا اور مسجد میں داخل ہوا تو اس نے قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکا۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ واپس لوٹ آئے اور انہوں نے اسے سلام تک نہ کیا اور بولے:

یہ شخص حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب میں سے ایک ادب کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتا تو جس چیز ولایت کا یہ دعویٰ کرتا ہے اس کو کیسے ملحوظِ خاطر رکھتا ہوگا۔

-☆-

## ہوا میں اڑنے والا آدمی اگر
## شریعت کی پاسداری نہیں کرتا
## اس کا طریقت سے کوئی تعلق نہیں

لَوْ نَظَرْتُمْ اِلٰی رَجُلٍ اُعْطِیَ مِنَ الْکَرَامَاتِ حَتّٰی یَرْتَقِیَ فِی الْھَوَاءِ فَلَا تَغْتَرُّوْا بِہٖ حَتّٰی تَنْظُرُوْا کَیْفَ تَجِدُوْنَہٗ عِنْدَ الْاَمْرِ وَالنَّھْیِ ، وَحِفْظِ الْحُدُوْدِ وَآدَابِ الشَّرْعِیَّۃِ.

**ترجمہ:**

اگر تم ایک ایسے شخص کو دیکھو جس کو کرامات عطا کی گئی ہوں حتی کہ وہ ہوا میں اڑ جائے تو اس آدمی کی اس بات سے دھوکہ میں نہ آنا یہاں تک کہ تم اس امر کو نہ دیکھ لو کہ وہ شریعت اسلامیہ کے حکم کی اتباع کرنے، منہیات سے باز رہنے، حدود الٰہیہ کی حفاظت کرنے اور شریعت مطہرہ کا ادب کرنے میں کیسا ہے؟

-☆-

الاعتصام ۱/۹۴

# اتباع سنت
## طریقت کے اصولوں میں سے ہے

وَقَالَ:

اُصُوْلُنَا سَبْعَةُ اَشْيَاءَ:

اَلتَّمَسُّكُ بِكِتَابِ اللّٰهِ ، وَالْاِقْتِدَاءُ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَاَكْلُ الْحَلَالِ ، وَكَفُّ الْاَذٰى ، وَاجْتِنَابُ الْآثَامِ ، وَالتَّوْبَةِ ، وَاَدَاءُ الْحُقُوْقِ ،

وَقَالَ:

قَدْ اَيِسَ الْخَلْقُ مِنْ هٰذِهِ الْخِصَالِ الثَّلَاثِ:

مُلَازَمَةُ التَّوْبَةِ ، وَمُتَابَعَةُ السُّنَّةِ ، وَتَرْكُ اَذَى الْخَلْقِ ، وَسُئِلَ عَنِ الْفُتُوَّةِ

فَقَالَ: اِتِّبَاعِ السُّنَّةِ.

**ترجمہ:**

اور آپ نے فرمایا:

الاعتصام ۱/۹۴

ہمارے اصول سات چیزیں ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑنا۔

(۲) حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کی اقتداء کرنا۔

(۳) حلال مال کھانا۔

(۴) کسی دوسرے کو اذیت دینے سے بچے رہنا۔

(۵) گناہوں سے بچنا۔

(۶) توبہ کرنا۔

(۷) اور اپنے ذمہ داری وحقوق کو ادا کرنا۔

آپ علیہ الرحمہ نے یہ بھی فرمایا:

تین خصلتوں سے مخلوق مایوس ہوگئی یعنی سرانجام نہیں دیں۔

(۱) توبہ کرنے کو لازم پکڑنا۔

(۲) سنت خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام کی مسلسل اتباع کرنا۔

(۳) مخلوق خدا کو اذیت نہ دینا۔

آپ علیہ الرحمہ سے "فتوۃ" کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

سنت کی اتباع کرنا "فتوۃ" ہے۔

-☆-

# اصحاب طریقت کا وہ کشف قبول نہیں جس پر قرآن وسنت کی مہر نہ ہو

وَقَالَ اَبُوْسُلَیْمَانِ الدَّارَانِیُّ:

رُبَّمَا تَقَعُ فِی قَلْبِی اَلنُّکْتَةُ مِنْ نُکْتَةِ الْقَوْمِ اَیَّامًا فَلَا اَقْبَلُ مِنْهُ اِلَّا بِشَاهِدَیْنِ عَدْلَیْنِ ۔ اَلْکِتَابُ وَالسُّنَّةُ.

**ترجمہ:**

حضرت ابوسلیمان الدارانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

کبھی کبھی میرے دل پر اصحاب طریقت کے نکتوں میں سے کسی نکتہ کا ورود ہوتا ہے تو میں اس راز ونکتہ کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا تھا جب تک کہ میں اس کے بارے میں دو عدل کرنے والے گواہوں سے پوچھ نہ لوں ۔ وہ دو عدل کرنے والے گواہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۴

## راہِ سنت چھوڑ کر کیا گیا ہر عمل باطل ومردود ہے

وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ اَبِی الْحَوَارِیُّ:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا بِلَا اِتِّبَاعِ سُنَّۃٍ فَبَاطِلٌ عَمَلُہٗ۔

**ترجمہ:**

احمد بن ابی الحواری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جو شخص سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کے بغیر کوئی عمل کرے تو اس کا عمل باطل ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۵

# اصحاب طریقت
# اپنے اقوال واحوال کو ہر وقت
# قرآن وسنت پر پرکھتے ہیں

اَبُوْحَفْصٍ الْحَدَّادُ:

مَنْ لَمْ يَزِنْ اَفْعَالَهُ وَاَحْوَالَهُ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَمْ يَتَّهِمْ خَوَاطِرَهُ فَلَا تَعُدَّهُ فِيْ دِيْوَانِ الرِّجَالِ ، وَسُئِلَ عَنِ الْبِدْعَةِ فَقَالَ:

اَلتَّعَدِّىْ فِي الْاَحْكَامِ ، وَالتَّهَاوُنُ فِي السُّنَنِ ، وَاتِّبَاعِ الْآرَاءِ وَالْاَهْوَاءِ ، وَتَرْكُ الْاِتِّبَاعِ وَالْاِقْتِدَاءِ قَالَ:

وَمَا ظَهَرَتْ حَالَةٌ عَالِيَةٌ اِلَّا مِنْ مُلَازَمَةِ اَمْرٍ صَحِيْحٍ.

**ترجمہ:**

ابوحفص الحداد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

الاعتصام ۱/۹۵

جو شخص اپنے احوال وافعال کا ہر وقت قرآن وسنت سے موازنہ نہ کرے اور اپنے باطنی احوال کو متہم نہ ٹھہرائے تو اسے مردان طریقت کے دیوان میں شمار نہیں کیا جاتا۔ آپ علیہ الرحمہ سے بدعت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا:

(۱) قرآن وحدیث کے احکامات میں زیادتی کرنا۔

(۲) سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہلکا وکم قیمت سمجھنا۔

(۳) نظریات وخواہشات کی اتباع کرنا۔

(۴) اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع واقتداء کو چھوڑ دینا۔

ایک مقام پر آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا:

طریقت کا بلند مقام صرف قرآن وحدیث کے احکامات کی ملازمت سے ظاہر ہوتا ہے۔

—☆—

# وصول الی اللہ کا راستہ
# سوائے
# سنت مبارکہ کی پیروی کے کوئی نہیں

قَالَ :

اَلطُّرُقُ کُلُّھَا مَسْدُوْدَةٌ عَلَی الْخَلْقِ اِلَّا عَلٰی مَنِ اقْتَفٰی اَثَرَ الرَّسُوْلِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ .

**ترجمہ:**

مخلوق پر اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے تمام راستے بند ہیں سوائے اس کے جو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء و پیروی کرتا ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۵

# معرفت
## قرآن وسنت سے مقید ہے

قَالَ:

مَذْهَبُنَا هٰذَا مُقَيَّدٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

**ترجمہ:**

ہمارا مذھب ومسلک کتاب وسنت سے مقید ہے۔

-☆-

الاقتصا ص ۱/۹۵

## معرفت وحقیقت وہی ہے جو قرآن وسنت سے مقید ومشید ہے

قَالَ :

مَنْ لَمْ يَحفَظِ الْقُرْآنَ وَيَكْتُبِ الْحَدِيْثَ لَا يُقْتَدىٰ بِهِ فِي هَذَا الْاَمْرِ لِاَنَّ عِلْمَنَا هَذَا مُقَيَّدٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ:

هَذَامُشَيَّدٌ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – .

**ترجمہ:**

فرمایا:

جس آدمی نے قرآن کریم یاد نہ کیا ہو اور حدیث پاک نہ لکھی ہو تو اس معاملہ طریقت میں اس کی اتباع نہ کی جائے کیونکہ ہمارا علم طریقت کتاب اللہ اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقید ہے۔ اور ارشاد فرمایا:

یہ علم طریقت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے مشید ومضبوط ہے۔

الاعتصام ۹۵/۱

## صحبتِ مصطفیٰ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
## اتباع سنت سے

قَالَ اَبُوْعُثْمَانَ الْجَبرِیُّ:

اَلصُّحْبَةُ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰی بِحُسْنِ الْاَدَبِ وَدَوَامِ الْهَیْبَةِ وَالْمُرَاقَبَةِ ، وَالصُّحْبَةُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – بِاتِّبَاعِ سُنَّتِهٖ ، وَلُزُوْمِ ظَاهِرِ الْعِلْمِ ، وَالصُّحْبَةُ مَعَ اَوْلِیَاءِ اللّٰهِ بِالْاِحْتِرَامِ وَالْخِدْمَةِ ، اِلٰی آخِرِ مَاقَالَ.

**ترجمہ:**

حضرت ابوعثمان الجبری علیہ الرحمہ نے فرمایا:

اللہ تعالٰی کی صحبت حسن ادب، خوف مسلسل اور مراقبہ کرنے سے ہے۔حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اتباع سنت اور شریعت کے ظاہری علم کو لازم پکڑنے سے ہے۔

اولیاءاللہ کی صحبت احترام کرنے اور خدمت کرنے سے ہے۔

الاعتصام ۱/۹۶

## حضرت ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ کا وقت نزع

## خلاف سنت امر پر تنبیہ

لَمَّا تَغَيَّرَ عَلَيْهِ الْحَالُ مَزَّقَ ابْنُهُ اَبُوْبَكْرٍ قَمِيْصًا عَلٰى نَفْسِهٖ فَفَتَحَ اَبُوْ عُثْمَانُ عَيْنَيْهِ وَقَالَ:

خِلَافُ السُّنَّةِ يَا بُنَيَّ فِي الظَّاهِرِ، وَعَلَامَةُ رِيَاءٍ فِي الْبَاطِنِ۔

**ترجمہ:**

اور جب آپ علیہ الرحمہ کی حالت میں وقت نزع تغیر آیا تو آپ کے بیٹے ابوبکر نے اپنی قمیص پھاڑ دی۔ ابوعثمان علیہ الرحمہ نے اپنی آنکھیں کھولیں اور فرمایا:

اے بیٹے! ظاہر میں خلاف سنت اور باطن میں ریا کاری۔

-☆-

الاحیاء ۴/۱۲۹۶

# سنت مبارکہ کو لازم پکڑنے والے کی زبان حکمت سے لبریز ہوتی ہے

قَالَ:

مَنْ اَمَّرَ السُّنَّةَ عَلٰی نَفْسِهٖ قَوْلًا وَفِعْلًا نَطَقَ بِالْحِكْمَةِ وَمَنْ اَمَّرَ الْهَوٰی عَلٰی نَفْسِهٖ قَوْلًا وَفِعْلًا نَطَقَ بِالْبِدْعَةِ ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۔ ا

**ترجمہ:**

فرمایا:

جس آدمی نے اپنی ذات پر قولاً وفعلاً سنت مبارکہ کو نافذ کیا وہ حکمت سے بولے گا اور جس نے اپنی ذات پر قولاً وفعلاً خواہشات کو نافذ کیا تو وہ بدعت سے بولے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ا الاعتصام ۹۶/۱

وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا.

اگر تم ان کی اتباع وپیروی کروگے تو ھدایت پاجاؤ گے۔

-☆-

قَالَ اَبُوالْحُسَيْنِ النُّوْرِيُّ:

مَنْ رَاَيْتَهُ يَدَّعِيْ مَعَ اللّٰهِ حَالَةً تَخْرُجُهُ عَنْ حَدِّالْعِلْمِ الشَّرْعِي فَلَاتَقْرَبَنَّ مِنْهُ.

**ترجمہ:**

ابوحسین نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

جس آدمی کو تم دیکھو کہ اللہ کے ساتھ کسی حال کا دعوی کرتا ہے اور وہ دعوی اسے علم شرعی کی حدود سے نکال دیتا ہے تو اس کے قریب نہ جانا۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۶

## احکام الٰہیہ کی بجاآوری میں سب سے زیادہ مجاہدہ کرنے والا اور سنت مبارکہ پر سب سے زیادہ کاربندہی سب سے بڑا عارف باللہ ہے

قَالَ:

اَعْرَفُهُمْ بِاللّٰهِ اَشَدُّهُمْ مُجَاهَدَةً فِي اَوَامِرِهٖ ، وَاَتْبَعُهُمْ لِسُنَّةِ نَبِيِّهٖ.

**ترجمہ:**

فرمایا:

اولیاء کرام میں سب سے بڑھ کر عارف باللہ وہ ہے جسکا احکام الٰہیہ میں مجاہدہ سب سے زیادہ سخت اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں اتباع سب سے زیادہ شدید ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۶

# اتباعِ سنت سے آراستہ کی فراست خطا نہیں کھاتی

قَالَ شَاہ اَلْکِرْمَانِیُّ:

مَنْ غَضَّ بَصَرَہٗ عَنِ الْمَحَارِمِ، وَاَمْسَکَ نَفْسَہٗ عَنِ الشُّبُھَاتِ، وَعَمَّرَ بَاطِنَہٗ بِدَوَامِ الْمُرَاقَبَۃِ، وَظَاھِرَہٗ بِاِتِّبَاعِ السُّنَّۃِ، وَعَوَّدَ نَفْسَہٗ اَکْلَ الْحَلَالِ، لَمْ تُخْطِیءْ لَہٗ فَرَاسَۃٌ.

**ترجمہ:**

شاہ کرمانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جس آدمی نے محارم سے اپنی نگاہ بند کر لی۔ جھکالی اور شبہات سے اپنے نفس کو روک لیا، اپنے باطن کو دوام مراقبہ سے آباد کیا اور اپنے ظاہر کو اتباع سنت سے آراستہ کیا، اپنے آپ کو اکلِ حلال کا عادی بنایا تو اس کی فراست کبھی خطا نہیں کرتی۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۶

## حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں

قَالَ اَبُو الْعَبَّاسِ بْنِ عَطَاءٍ وَهُوَ مِنْ اَقْرَانِ الْجُنَيْدِ:

مَنْ اَلْزَمَ نَفْسَهُ آدَابَ اللّٰهِ نَوَّرَ اللّٰهُ قَلْبَهُ بِنُوْرِ الْمَعْرِفَةِ ، وَلَا مَقَامَ اَشْرَفُ مِنْ مَقَامِ مُتَابَعَةِ الْحَبِيْبِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – فِي اَوَامِرِهِ وَاَفْعَالِهِ وَاَخْلَاقِهِ.

**ترجمہ:**

حضرت ابو العباس بن عطاء علیہ الرحمہ جو کہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ کے ہم عصر ہیں وہ فرماتے ہیں کہ:

جو شخص اپنے نفس پر آداب الوہیت کو لازم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور معرفت سے منور فرماتا ہے اور کوئی مقام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوامر میں، آپ کے افعال میں اور آپ کے اخلاق میں متابعت سے بڑھ کر نہیں۔

-☆-

الاعتصام: ۹۶/۱

# حقیقی صبر
## کتاب وسنت پر کاربند رہنا ہے

قَالَ:

اَلصَّبْرُ – اَلثَّبَاتُ عَلٰی اَحْکَامِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

**ترجمہ:**

فرمایا:

صبر احکام کتاب وسنت پر ثابت قدم رہنے کا نام ہے۔

-☆-

الاقتباس م/ا/۹۷

## شریعت مطہرہ کی حرام اشیاء کوحلال سمجھنے والا جہنم کا سزاوار ہے

سُئِلَ اَبُوْ عَلِي الرُّوْزِبَارِیْ عَمَّنْ یَسْمَعُ الْمَلَاهِیَ وَیَقُوْلُ:

هِیَ لِیَ حَلَالٌ ، لِاَنِّیْ قَدْ وَصَلْتُ اِلٰی دَرَجَةٍ لَا یُؤَثِّرُ فِی اخْتِلَافِ الْاَحْوَالِ ،

فَقَالَ:

نَعَمْ قَدْ وَصَلَ وَلٰکِنْ اِلٰی سَقَرٍ۔

**ترجمہ:**

حضرت ابوعلی الروزباری علیہ الرحمہ سے ملاھی سننے والے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کہتا ہے:

یہ باتیں میرے لئے حلال ہیں کیونکہ میں معرفت میں ایسے مرتبہ ومقام کو پہنچ گیا ہوں جس مقام ومرتبہ پر پہنچ کر یہ حرام باتیں اثر انداز نہیں ہوتیں تو حضرت ابوعلی الروزباری علیہ الرحمہ نے فرمایا:

ہاں! وہ شخص پہنچ چکا ہے مگر جہنم میں۔

الاعتصام ۱/۹۷

# محدثین کرام
## اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت میں

حافظ ابن سمعانی فرماتے ہیں کہ سفر نے امام محمد بن جریر طبری، امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ، امام محمد بن نصر مروزی اور امام محمد بن ہارون رویانی کو مصر میں جمع کر دیا۔ ان کے پاس جو رقم تھی وہ ختم ہوگئی، کھانے کیلئے کوئی چیز باقی نہ رہی اور برا حال ہوگیا۔

یہ حضرات جہاں قیام پذیر تھے وہاں ایک رات جمع ہوئے اور بالاتفاق فیصلہ کیا کہ وہ قرعہ اندازی کریں اور جس کے نام قرعہ نکلے وہ جا کر لوگوں سے اپنے دوستوں کیلئے کھانا مانگ کر لائے۔ قرعہ امام محمد بن اسحاق خزیمہ کے نام نکلا، انہوں نے اپنے دوستوں کو کہا کہ مجھے تھوڑی سی مہلت دیں تا کہ میں وضو کر کے نماز استخارہ ادا کرلوں۔

انہوں نے جا کر نماز شروع کر دی باقی ساتھی دیے کی روشنی میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں والی مصر کے غلام نے ان کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ ان حضرات نے دروازہ کھولا، اس نے اپنی سواری سے اتر کر پوچھا:

تم میں سے محمد بن نصر کون ہے؟ اسے بتایا گیا کہ یہ ہیں ۔اس نے ایک تھیلی نکال کرانہیں پیش کی جس میں پچاس دینار تھے پھر اس نے پوچھا:

تم میں سے محمد بن جریر کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ہیں ۔اس نے انہیں بھی پچاس دینار پیش کیے ۔پھر کہنے لگا:

محمد بن ہارون کون ہیں؟ اسے بتایا گیا کہ یہ ہیں، اس نے انہیں بھی پچاس دینار پیش کئے ۔

پھر اس نے پوچھا:

تم میں سے محمد بن خزیمہ کون ہیں؟ تو اسے بتایا گیا کہ یہ نماز پڑھ رہے ہیں اور جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہیں بھی پچاس دینار پیش کیے ۔

پھر کہنے لگا: امیر مصر سو رہے تھے، انہوں نے خواب میں دیکھا کہ کسی شخصیت نے انہیں کہا کہ محمد نام والے متعدد علماء بھوکے ہیں ۔ان کی خبر گیری کرو، چنانچہ امیر نے یہ تھیلیاں بھیجی ہیں اور انہوں نے آپ کو قسم دے کر پیغام دیا ہے کہ جب یہ رقم ختم ہو جائے تو مجھے پیغام بھیج دیں میں آپ کو مزید رقم پیش کر دوں گا ۔

-☆-

یہ واقعہ امام خطیب بغدادی نے "تاریخ بغداد" ۲/۱۶۴ میں، امام تاج الدین سبکی نے اپنی سند کے ساتھ "طبقات" ۲/۲۵۱ میں، یاقوت حموی نے "معجم الادباء" ۵/۲۴۶ میں اور امام ابن کثیر نے "البدایۃ والنہایۃ" ۱۱/۱۰۹ میں اور امام ذھبی نے "سیر اعلام النبلاء" ۱۴/۲۷۰-۵۰۸ میں بیان کیا ہے، پکارو یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم لا امام علامہ محمد بن موسی الموالی المراکشی صفحہ ۲۵۲ ۔

# محدثین کرام پر
# اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت

حافظ ابن سمعانی نے یہ بھی بیان کیا کہ علم حدیث کے طلباء کی ایک جماعت امام زاہد حسن بن سفیان نسوی کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

مجھے معلوم ہوا کہ تم لوگ اصحاب فضیلت اور ارباب ثروت کی اولاد ہو تم نے طلب علم اور حدیث شریف حاصل کرنے کیلئے اپنے وطن چھوڑے ہیں اپنے علاقوں اور دوستوں کو الوداع کیا ہے لیکن تمہارے دل میں اس تصور کا گزر بھی نہیں ہونا چاہئے کہ تم نے یہ تکلیف اٹھا کر علم کا حق ادا کر دیا ہے اور جو مشقت تم نے اٹھائی ہے اس کے ذریعے تم نے علم کے فرائض میں سے ایک فرض ادا کر دیا ہے۔

میں تمہیں اس مشقت اور جدوجہد کا تھوڑا سا حصہ بیان کرتا ہوں جو میں نے طلب علم کے راستے میں برداشت کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح مجھ سے اور میرے ساتھیوں سے تنگی اور تنگدلی دور فرمائی۔

سنو! میں نے جوانی کی ابتداء ہی میں علم اور حدیث شریف حاصل کرنے کیلئے اپنے وطن

سے سفر کیا تھا۔ہم علم کے طلبہ اور حدیث کا شوق رکھنے والے نو افراد تھے،چلتے چلتے ہم مغرب کے آخری حصے میں جا پہنچے،مصر میں داخل ہوئے۔ہم ایک استاذ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے جو مرتبے کے اعتبار سے اپنے زمانے کے تمام علماء سے زیادہ بلند،وہ حدیث کے سب سے زیادہ روایت کرنے والے تھے،نیز ان کی سند بہت بلند اور روایت بہت صحیح تھی۔

وہ ہمیں ہر دن چند احادیثیں لکھواتے تھے،پڑھتے پڑھتے طویل مدت گزر گئی جو رقم پاس تھی وہ ختم ہوگئی۔بامر مجبوری جو کچھ سامان ہمارے پاس تھا بیچ ڈالا یہاں تک کہ تین دن اور تین راتیں کچھ کھائے بغیر گزر گئیں اور بھوک سے بری حالت ہوگئی۔چوتھے دن صبح ہم میں سے ہر ایک کی حالت یہ تھی کہ بھوک اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے ہلنے جلنے سے عاجز تھے۔ضرورت نے ہمیں اس حد تک پہنچا دیا کہ ہم اپنی آبرو داؤ پر لگا دیں اور کسی کے سامنے دست سوال دراز کریں۔

باہمی مشورے سے طے ہوا کہ پرچیوں پر سب کے نام لکھے جائیں اور قرعہ اندازی کی جائے ،جس کے نام قرعہ نکلے وہی اپنے ساتھیوں کیلئے کھانے کی کوئی چیز مانگ کر لائے۔سوء اتفاق کہ قرعہ میرے نام نکلا،میں حیران رہ گیا میرا دل نہیں مانتا تھا کہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کروں اور بھیک مانگنے کی ذلت اٹھاؤں۔میں نے مسجد کے ایک کونے میں جا کر دو طویل رکعتیں ادا کیں۔میں پورے عقیدے اور اخلاص کے ساتھ یہ نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ کے عظیم اسماء اور بلند و بالا کلمات کے وسیلے سے دعا مانگ رہا تھا کہ مالک کریم! اس پریشانی کو دور فرما اور پردہ غیب سے امداد عطا فرما۔

میں ابھی نماز مکمل نہیں کر پایا تھا کہ ایک خوبصورت جوان،شاندار لباس اور عمدہ خوشبو والا مسجد میں داخل ہوا۔اس کا خادم پیچھے آ رہا تھا جس کے ہاتھ میں رومال تھا۔اس نے آتے ہی پوچھا کہ تم میں حسن بن سفیان کون ہے؟ میں نے سجدے سے سر اٹھایا اور کہا کہ میں حسن بن سفیان ہوں آپ کو مجھ سے کیا کام ہے؟اس نے کہا:

امیر ابن طولون آپ کو سلام کہتے ہیں اور معذرت کرتے ہیں کہ وہ آپ کی خبر گیری نہ کر سکے

اور آپ کے حقوق کی رعایت میں ان سے کوتاہی ہوئی ،انہوں نے اس وقت نان ونفقہ کیلئے کچھ رقم بھجوائی ہے ۔وہ کل خود آپ کے پاس آئیں گے اور معذرت پیش کریں گے۔اس نے ہم میں سے ہر ایک کے سامنے ایک تھیلی رکھی جس میں سوسو دینار تھے ۔اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھ کر ہم حیران رہ گئے ،ہم نے تعجب کرتے ہوئے اس نوجوان سے پوچھا کہ واقعہ کیا ہے؟

کہنے لگا کہ میں امیر کے خصوصی خدام میں سے ہوں آج صبح میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کی خدمت میں سلام عرض کرنے کیلئے حاضر ہوا تو انہوں نے کہا کہ آج کا دن میں تنہائی میں گزارنا چاہتا ہوں اس لئے تم اپنے ٹھکانے پر چلے جاؤ۔

چنانچہ ہم واپس چلے آئے ابھی میں اطمینان سے بیٹھا بھی نہیں تھا کہ میرے پاس امیر کا بھیجا ہوا خادم آیا اور کہنے لگا: امیر تمہیں فوراً طلب کر رہے ہیں ۔میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ گھر میں تنہا بیٹھے ہوئے ہیں اور درد کی وجہ سے ہاتھ پہلو پر رکھا ہوا ہے ۔انہوں نے مجھے پوچھا کہ تم حسن بن زیاد اور ان کے ساتھیوں کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا:

نہیں ۔کہنے لگے: ابھی فلاں محلے کی فلاں مسجد میں جاؤ اور یہ تھیلیاں لے جا کر ان کے سپرد کردو کیونکہ وہ تین دنوں سے بھوکے ہیں اور نڈھال ہو چکے ہیں ۔میری طرف سے ان کے سامنے عذر بھی پیش کرنا اور نہیں بتانا کہ میں کل صبح ان سے ملاقات کروں گا اور خود ان سے معذرت بھی کروں گا۔

میں نے ان سے اس عنایت کا سبب پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں تنہا کمرے میں داخل ہوا تا کہ کچھ دیر آرام کرلوں ۔ابھی میری آنکھ لگی ہی تھی کہ میں نے خواب میں ایک شہسوار دیکھا جو ہوا میں اس طرح اطمینان سے چل رہا تھا جیسے وہ سطح زمین پر چل رہا ہو ۔اس کے ہاتھ میں نیزہ تھا، میں اسے دیکھ کر تعجب کر ہی رہا تھا کہ وہ اس کمرے کے دروازے پر اتر آیا اور اس نے نیزے کی نوک میرے پہلو پر رکھی اور کہنے لگا:

حسن بن سفیان اور اس کے ساتھیوں کی خبر لو، اٹھو اور ان کی خبر گیری کرو، وہ تین دن سے

بھوکے ہیں اور مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟اس نے کہا: میں جنت کا دربان رضوان ہوں۔ جب سے اس کے نیزے کی نوک میرے پہلو میں لگی ہے میرے پہلو میں اتنی شدید درد ہورہی ہے کہ میں حرکت نہیں کرسکتا تم یہ مال فوراً انہیں پہنچا دو تا کہ یہ درد ختم ہو۔

حضرت حسن بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس واقعہ پر تعجب کیا، اللہ رب العزت جل شانہ کا شکر یہ ادا کیا اور اپنی ضروریات پوری کیں، وہاں مزید ٹھہرنے پر ہمارا دل راضی نہیں ہوا تا کہ امیر ہماری ملاقات نہ کرے، ورنہ لوگ ہمارے پوشیدہ حالات سے واقف ہو جائیں گے۔ اس طرح لوگوں کی نظروں میں ہماری قدر ومنزلت بڑھے گی اور ایک طرح سے نام ونمود کا سلسلہ چل نکلے گا۔ چنانچہ ہم اسی رات مصر سے روانہ ہوگئے اور ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے علم اور فضل میں یگانہ روزگار اور نادر زمانہ بنا۔

صبح ہوئی تو امیر ابن طولون ہماری ملاقات کیلئے مسجد میں آیا لیکن ہمارے ساتھ اس کی ملاقات نہ ہوسکی۔ اس نے حکم دیا کہ وہ پورا محلّہ خرید کر اس مسجد اور اس میں قیام کرنے والے مسافروں، اصحاب فضیلت اور طلبہ پر وقف کر دیا جائے تا کہ ان کے معاملات میں خلل واقع نہ ہو اور انہیں اس پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے جس سے ہم دوچار ہوئے تھے۔ یہ سب دین کی قوت ہے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں صاف ستھرے عقیدے کا نتیجہ ہے۔

-☆-

یہ واقعہ امام ذہبی نے "سیر اعلام النبلاء" ۱۴۰/۱۶۱ میں بیان کیا، پکارو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مام علامہ محمد بن موسیٰ الحز فی المراکشی صفحہ ۲۵۳۔

# طالبِ علمِ حدیث اور دوسرے لوگ برابر نہیں

ہمارے بعض علماء اسلاف جب طلبۂ حدیث کو دیکھتے تھے تو کہا کرتے تھے:

اَهْلًا وَسَهْلًا بِالَّذِيْنَ اُحِبُّهُمْ　　وَاَوَدُّهُمْ فِي اللّٰهِ ذِي الْآلَاءِ

اَهْلًا بِقَوْمٍ صَالِحِيْنَ ذَوِيْ تُقًى　　عِزِّ الْوُجُوْهِ وَزَيْنِ كُلِّ مَلَاءٍ

يَاطَالِبِيْ عِلْمِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ　　مَااَنْتُمْ وَسِوَاكُم بِسَوَاءٍ

میں ان لوگوں کو خوش آمدید کہتا ہوں جن سے میں محبت رکھتا ہوں اور میں ان سے تمام نعمتوں کے دینے والے اللہ کریم کی رضا کیلئے محبت رکھتا ہوں۔

میں اصحاب تقوی وصلاح لوگوں کو خوش آمدید کہتا ہوں جو چہروں کی عزت اور ہر مجلس کی زینت ہیں۔

اے نبی اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے طلبہ تم اور دوسرے لوگ برابر نہیں ہو تم افضل ہو۔

پکار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم لاامام علامہ محمد بن موسیٰ الجزولی المراکشی صفحہ ۲۶۰۔

# احادیث مبارکہ بیان کرنے والا بادشاہوں سے افضل ہے

ہارون الرشید نے یحیی ابن اکثم سے پوچھا کہ سب سے بلند مرتبہ کس کا ہے؟ اس نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ ہارون الرشید نے کہا: کیا اس شخص کو جانتے ہو جو مجھ سے بھی بلند ہو؟ کہنے لگے: نہیں۔ ہارون نے کہا: لیکن میں اسے پہچانتا ہوں جو ایک حلقے میں بیٹھ کر کہتا ہے: مجھے فلاں نے حدیث بیان کی فلاں سے اور انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کی۔

یحیی نے کہا: امیر المؤمنین! کیا یہ شخص آپ سے بہتر ہے؟ حالانکہ آپ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی اولاد میں سے ہیں اور مسلمانوں کے حکمران ہیں۔ ہارون نے کہا: تیرا برا ہو، ہاں وہ مجھ سے بہتر ہے کیونکہ اس کا نام حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ وابستہ ہے اور کبھی فوت نہیں ہوگا۔ جب کہ ہم مرکھپ جائیں گے اور علماء رہتی دنیا تک باقی رہیں گے۔

یہ واقعہ خطیب بغدادی نے "شرف اصحاب الحدیث" میں بیان کیا ص ۹۹ نمبر (۲۱۹)، پکارو یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم لا امام علامہ محمد بن موسی المولی المراکشی صفحہ ۲۶۱۔

# محدثین کرام ہی صراطِ مستقیم پر ہیں

ہبۃ اللہ ابن حسین شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ اشعار سنائے:

عَلَيْكَ بِاَصْحَابِ الْحَدِيْثِ فَاِنَّهُمْ عَلٰى مَنْهَجٍ لِلدِّيْنِ مَازَالَ مَعْلَمًا

وَمَا النُّوْرُ اِلَّا فِي الْحَدِيْثِ وَاَهْلِهٖ اِذَا مَا دَجَى اللَّيْلُ الْبَهِيْمُ وَاَظْلَمَا

وَاَعْلَى الْبَرَايَا مَنْ اِلَى السُّنَنِ اعْتَزٰى وَاَغْوَى الْبَرَايَا مَنْ اِلَى الْبِدَعِ انْتَمٰى

وَمَنْ تَرَكَ الْآثَارَ ضُلِّلَ سَعْيُهٗ وَهَلْ يَتْرُكُ الْآثَارَ مَنْ كَانَ مُسْلِمًا

تم محدثین کو لازم پکڑو کیونکہ وہ دین کے ایسے راستے پر ہیں جو ہمیشہ سے جانا پہچانا ہے۔

نور حدیث شریف میں ہے اور محدثین میں، جب رات سیاہ، گہری تاریک اور اندھیری ہو جائے۔

مخلوق میں سب سے زیادہ بلند وہ ہے جو سنتوں سے وابستہ ہو اور سب سے زیادہ گمراہ وہ ہے جو بدعتوں کی طرف منسوب ہو۔

جس نے آثار کو چھوڑ دیا اس کی کوشش رائگاں گئی اور کیا کوئی مسلمان آثار چھوڑ سکتا ہے؟

پکارو یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم لا امام علامہ محمد بن موسیٰ المرولی المراکشی صفحہ ۲۶۔

ابو الفضل ہمدانی اور ابوالحسن حارثی کا بیان ہے کہ ابو طاہر سلفی نے ہمیں اپنے یہ اشعار سنائے:

دِيْنُ الرَّسُوْلِ وَشَرْعُهٗ اَخْبَارُهٗ وَاَجَلُّ عِلْمٍ يُّقْتَفٰى آثَارُهٗ

مَنْ كَانَ مُشْتَغِلًا بِهَا وَبِنَشْرِهَا بَيْنَ الْبَرِيَّةِ لَاعَفَتْ آثَارُهٗ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثیں آپ کا دین ہیں اور آپ کی شریعت ہیں، اور آپ کے آثار وہ عظیم ترین علم ہیں جن کی پیروی کی جاتی ہے۔

جو شخص انہیں حاصل کرنے اور ان کے پھیلانے میں مصروف ہو، اللہ تعالیٰ کرے کہ اس کے آثار مخلوق کے درمیان محو نہ ہوں۔

-☆-

پکارو یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم لامام علامہ محمد بن موسیٰ المراکشی صفحہ ۲۶۲۔

# احادیث مبارکہ آفات سے بچاؤ کیلئے قلعہ اور ڈھال ہیں

ہمیں علی بن خضر مالکی نے بیان کیا کہ ہمیں ابو منصور فتح بن محمد نے اپنا کلام سنایا:

حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُنْسِيْ وَرَوْضَتِيْ
وَمَعْدِنُ لَذَّاتِيْ وَرَاحِيْ وَرَاحَتِيْ

وَحِصْنِي الَّذِيْ آوِيْ اِلَيْهِ وَجُنَّتِيْ
وَحِرْزِيْ مِنْ كُلِّ الْخُطُوْبِ وَعُلَّتِيْ

وَعَوْنِيْ عَلٰى مَنْ خَالَفَ الْحَقَّ وَارْتَضٰى
ضَلَالَاتِ اَهْوَاءٍ لَّهَا الْخَلْقُ زَلَّتِ

بِهٖ وَبِآيَاتِ الْكِتَابِ تَمَسُّكِيْ
وَمُعْتَمَدِيْ فِيْ كُلِّ حَالٍ وَّعِصْمَتِيْ

پکار و یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم لامام علامہ محمد بن موسی المرولی المراکشی صفحہ ۲۶۲۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میرے لئے باغ، جائے اطمینان اور میری لذتوں اور راحت وسکون کا مرکز ہے۔

حدیث شریف میرا قلعہ ہے جس کی میں پناہ لیتا ہوں، میری ڈھال ہے، تمام مصیبتوں سے امان ہے اور میرا ہتھیار ہے۔

نیز حدیث اس شخص کے مقابل میری مددگار ہے جو حق کی مخالفت کرے اور خواہشات کی گمراہیوں کو پسند کرے جن کے سبب مخلوق گمراہ ہوئی ہے۔

میں حدیث شریف اور قرآنی آیات کو پکڑتا ہوں یہ ہر حال میں میرے اعتماد کی جگہ ہیں اور مجھے بچانے والی ہیں۔

-☆-

# احادیث مبارکہ میں ہی راحت وسکون کا سامان ہے

ہمیں حافظ ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی المنذری نے بتایا کہ ہمیں حافظ ابو الحسن علی بن المفضل المقدسی نے اپنے درج ذیل اشعار سنائے:

لِکُلِّ امْرِیءٍ مَّافِیْہِ رَاحَۃُ قَلْبِہٖ　　فَیَاْنَسُ اِنْسَانٌ لِّصُحْبَۃِ اِنْسَانٖ

وَمَارَاحَتِیْ اِلَّا حَدِیْثُ مُحَمَّدٍ　　وَاَصْحَابِہٖ وَالتَّابِعِیْنَ بِاِحْسَانٖ

ہر شخص کے دل کی راحت کسی نہ کسی چیز میں ہوتی ہے چنانچہ ایک انسان دوسرے انسان کی صحبت سے مانوس ہوتا ہے۔

میری راحت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، صحابہ کرام اور احسان کے ساتھ ان کے نقشِ قدم پر چلنے والوں کی احادیث مبارکہ میں ہے۔

-☆-

پکار و یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم لامام علامہ محمد بن موسیٰ المزالی المراکشی صفحہ ۲۶۳۔

## حدیث وفقہ کے علاوہ

## ہر علم وسوسہ ہے

حضرت حافظ منذری کے تقاضے پر میں نے دمیاط کی سرحد پر درج ذیل اشعار کہے:

جَلِيْسِيْ وَمَحْبُوْبِيْ حَدِيْثُ مُحَمَّدٍ
وَكُلُّ امْرِیءٍ يَصْبُوْ اِلٰى مَنْ يُجَالِسُ

وَصَحْبُ النَّبِيِّ اَكْرِمْ بِهٖ وَبِحِزْبِهٖ
عَلٰى مِثْلِ ذَا اَغْنِيْ اللَّبِيْبَ يُنَافِسُ

مُحَمَّدٌ وَاظَبَ دَرْسَ فِقْهٍ وَّسُنَّةٍ
فَكُلُّ عُلُوْمٍ بَعْدَهٰذَا وَسَاوِسُ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میری ہم نشین اور محبوب ہے اور ہر شخص اپنے ہم نشین سے محبت رکھتا ہے۔

پکارو یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم لاامام علامہ محمد بن موسیٰ المروی المراکشی صفحہ ۲۶۳۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا گروہ کتنا معزز ہے؟ عقل مند آدمی کو ایسی ہستیوں کے ساتھ دلچسپی رکھنی چاہیے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ فقہ اور سنت کا درس دیا اس کے بعد تمام علوم وسوسے ہیں۔

-☆-

# حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وَحیِ اِلٰہی

## وحی کی ابتداء

### غار حراء میں

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ:

اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَ تْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ، ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ، فَكَانَ يَخْلُوْبِغَارِ حِرَاءٍ ، فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ ، وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا ، حَتّٰى جَاءَ هُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَ هُ الْمَلَكُ فَقَالَ:

اِقْرَأْ ،قَالَ : مَا اَنَا بِقَارِئٍ ، قَالَ : فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ، ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ : اِقْرَأْ ، قُلْتُ : مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ، ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ : اِقْرَأْ ، قُلْتُ : مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ، ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ:

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ o خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ،فَرَجَعَ بِهَارَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَرْجُفُ فُؤَادُهُ ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – فَقَالَ:

زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِي ، فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ، فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ : لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِي ، فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ:

كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْکَ اللّٰهُ اَبَدًا ، اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ ، وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ.

فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى اَمْرَءًا تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ ، فَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكْتُبَ ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ ، فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ:

يَاابْنَ عَمِّ ! اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْکَ ، فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ : يَا ابْنَ اَخِي مَاذَا تَرٰى؟ فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – خَبَرَ مَارَاٰى ، فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ :

هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِي نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى ، يَالَيْتَنِي فِيْهَا جَذَعًا ، لَيْتَنِي اَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُکَ قَوْمُکَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِيَ وَاِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُکَ اَنْصُرْکَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ،

ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ ، وَفَتَرَ الْوَحْيُ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث(۳) | جلد۱ | صفحہ۲۲ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث(۳۳۹۲) | جلد۲ | صفحہ۱۰۲۸ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث(۴۹۵۳) | جلد۳ | صفحہ۱۵۹۳ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث(۴۹۵۵) | جلد۳ | صفحہ۱۵۹۴ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث(۴۹۵۶) | جلد۳ | صفحہ۱۵۹۵ |

## ترجمۃ الحدیث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- نے فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کی ابتداء نیند میں سچے خوابوں کی صورت میں ہوئی۔ آپ جو بھی خواب دیکھتے وہ صبح کی سفیدی کی طرح نمودار ہو جاتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلوت کو محبوب بنا دیا گیا تو آپ غار حراء میں خلوت اختیار فرماتے رہے اور تحنث فرماتے رہے۔ یعنی مسلسل کئی راتیں گھر تشریف لائے بغیر غار میں مصروف عبادت وبندگی رہے اور اس کیلئے گھر سے کھانے پینے کا سامان لے جاتے رہے۔ پھر آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے پھر اتنا ہی کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے رہے۔

یہاں تک کہ آپ غار حراء میں ہی تھے کہ حق آ گیا اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ حاضر ہوا۔

اس نے کہا: اِقْرَأْ پڑھئے۔ قَالَ: آپ نے فرمایا:

مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ۔ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فرشتے نے مجھے پکڑا سینے سے لگا کر خوب دبایا یہاں تک کہ میں نڈھال ہو گیا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا:

اِقْرَأْ پڑھئے۔ میں نے جواباً کہا:

مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ۔ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔

فرشتے نے مجھے دوبارہ پکڑا سینے سے لگا کر خوب دبایا یہاں تک کہ میں نڈھال ہو گیا پھر اس

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۴۹۵۷) | جلد ۳ | صفحہ ۱۵۹۵ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۲۹۸۲) | جلد ۴ | صفحہ ۱۳۱۵ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۶۰) | جلد ۱ | صفحہ ۱۳۹ |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۳۳) | جلد ۱ | صفحہ ۲۱۶ |
| قال شعیب الارنؤوط | حدیث صحیح | | |

نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا:

اِقْرَأْ پڑھئے۔ میں نے جواب دیا:

مَآاَنَابِقَارِیءٍ۔ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔

اس فرشتے نے مجھے پھر پکڑا سینے سے لگا کر خوب دبایا پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا:

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ o۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان آیات کریمہ کو لے کر گھر پلٹ آئے کہ آپ کا دل انور دھڑک رہا تھا تو آپ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا:

زَمِّلُوْنِی زَمِّلُوْنِی۔ مجھ پر چادر دے دو، مجھ پر چادر دے دو۔

گھر والوں نے آپ پر چادر دے دی یہاں تک کہ آپ سے ہیبت ورعب کی کیفیت جاتی رہی تو آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تو انہیں غار والی پوری بات بتادی اور کہا:

مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی:

کَلَّاوَاللّٰہِ مَایُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَدًا، اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ، وَتَقْرِی الضَّیْفَ، وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ۔

ایسا نہیں ہوسکتا۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ کیونکہ

آپ صلہ رحمی کرتے ہیں،

ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں،

جس کے پاس کچھ نہیں (غرباء ومساکین) انہیں کما کر کھلاتے ہیں،

مہمان نوازی کرتے ہیں اور

حق کے سلسلہ میں پیش آنے والی مصیبتوں پر آپ مدد فرماتے ہیں۔

پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر چلیں حتی کہ ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی

کے پاس پہنچ گئیں جو زمانہ جاہلیت میں نصرانیت اختیار کر چکے تھے اور وہ عبرانی زبان لکھا کرتے تھے۔ اور وہ انجیل لکھا کرتے تھے جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا۔

وہ بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کی بینائی بھی جاتی رہی تھی۔حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا:

اے میرے چچازاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنیئے۔

جناب ورقہ نے آپ سے فرمایا:

اے میرے بھتیجے! آپ کیا دیکھتے ہیں؟

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غار حراء میں جو دیکھا تھا اس کی انہیں خبر دے دی۔

حضرت ورقہ نے فرمایا:

یہ وہ ناموس –وحی لانے والا فرشتہ– ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔

کاش! میں اس ساعت جوان وتوانا ہوتا۔

کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ کی قوم آپ کو شہر مکہ سے نکال دے گی۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا وہ میری قوم مجھے نکالنے والی ہے؟

انہوں نے کہا: ہاں۔جب بھی کوئی آدمی وہ بات لایا جو آپ لائے ہیں تو اس سے عداوت و دشمنی روا رکھی گئی۔اگر مجھے آپ کا زمانہ (زمانہ اعلان نبوت) نصیب ہوا تو میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔

اس کے بعد حضرت ورقہ تھوڑے دن ہی زندہ رہے اور وحی کے نزول کا سلسلہ کچھ وقت کیلئے رک گیا۔

–☆–

## آسمان وزمین کے درمیان
## وحی والے فرشتے کا کرسی پر بیٹھنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ ، فَقَالَ فِي حَدِيْثِهِ:

بَيْنَ اَنَا اَمْشِي اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ ، فَرَفَعْتُ رَاْسِي ، فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ:

زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِي ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ○ قُمْ فَاَنْذِرْ○ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ○ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ○ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ○

فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۴) | جلد۱ | صفحہ۲۲ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۳۲۳۸) | جلد۲ | صفحہ۹۹۹ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۴۹۲۵) | جلد۳ | صفحہ۱۵۷۵ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۴۹۲۶) | جلد۳ | صفحہ۱۵۷۶ |

## ترجمۃ الحدیث،

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ۔

وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک فترۃ الوحی۔وہ زمانہ جب پہلی وحی کے بعد سلسلہ وحی رک گیا کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حدیث پاک میں بیان فرمایا:

میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو دیکھا کہ وہ فرشتہ جو میرے پاس غار حراء میں آیا آسمان وزمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔اس منظر سے مجھ پر ہیبت طاری ہوگئی۔میں گھر واپس لوٹ آیا تو میں نے گھر والوں سے کہا:

مجھ پر چادر دے دو،مجھ پر چادر دے دو۔

تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ o قُمْ فَاَنْذِرْ o وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ o وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ o وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ o

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث(۴۹۵۴) | جلد۳ | صفحہ۱۵۹۴ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث(۲۳۱۴) | جلد۴ | صفحہ۱۹۵۴ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث(۱۶۰) | جلد۱ | صفحہ۱۳۹ |
| جامع الاصول | رقم الحدیث(۸۸۳۵) | جلد۱۱ | صفحہ۲۸۰ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث(۳۳۲۵) | جلد۳ | صفحہ۳۶۱ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| کنز العمال | رقم الحدیث(۳۳۱۵۸) | جلد۱ | صفحہ۱۱۶۸ |
| السنن الکبریٰ | رقم الحدیث(۱۱۵۶۷) | جلد۱۰ | صفحہ۳۱۷ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث(۱۴۳۴۰) | جلد۱۱ | صفحہ۴۶۱ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث(۱۴۹۷۵) | جلد۱۲ | صفحہ۵۹ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |

اے چادر اوپر لینے والے! اٹھئے خبردار کیجئے عذاب الٰہی سے اور اپنے رب کی تکبیر بیان کیجئے۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے اور حسب سابق بتوں سے دور رہئے۔

اس کے بعد نزول وحی میں تیزی آ گئی اور لگاتار نازل ہونے لگی۔

—☆—

# حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
# کی طرف
# وحی الٰہی

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – : اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ، فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا، فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِي مَايَقُوْلُ.

قَالَتْ عَائِشَةُ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – : وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ، فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

## ترجمۃ الحدیث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۲) | جلد ۱ | صفحہ ۲۱ |
| --- | --- | --- | --- |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۳۲۱۵) | جلد ۲ | صفحہ ۹۹۳ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۳۳۳) | جلد ۴ | صفحہ ۱۸۱۶ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۰۵۹) | جلد ۴ | صفحہ ۴۲۶ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (۲۱۳) | جلد ۱ | صفحہ ۱۰۲ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| کنز العمال | رقم الحدیث (۳۲۱۵۱) | جلد ۱ | صفحہ ۱۱۶۸ |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۳۶۳۴) | جلد ۳ | صفحہ ۴۹۳ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۳۸) | جلد ۱ | صفحہ ۲۲۵ |
| قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین | | |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۱۰۰۷) | جلد ۱ | صفحہ ۴۸۰ |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۱۰۰۸) | جلد ۱ | صفحہ ۴۸۱ |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۷۹۲۵) | جلد ۷ | صفحہ ۲۲۲ |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۱۱۰۶۳) | جلد ۱۰ | صفحہ ۷۵ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۵۱۲۸) | جلد ۱۷ | صفحہ ۵۵۲ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۶۰۷۸) | جلد ۱۸ | صفحہ ۱۵۹ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۶۰۷۶) | جلد ۱۸ | صفحہ ۱۵۸ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۸۸۴۶) | جلد ۱۱ | صفحہ ۲۸۱ |
| قال المحقق | صحیح | | |

کبھی کبھی مجھ پر وحی الٰہی گھنٹی کی آواز کی طرح نازل ہوتی ہے۔وحی کی یہ حالت مجھ پر بہت بھاری ہوتی ہے۔جب مجھ پر وحی کی یہ حالت ختم ہوتی ہے تو اس وحی کی حالت میں اللہ کا جو ارشاد ہوتا ہے میں اسے یاد کر چکا ہوتا ہوں۔اور کبھی کبھی وحی کا فرشتہ انسانی صورت میں مجھ پر ظاہر ہوتا ہے وہ مجھ سے کلام کرتا ہے تو وہ جو وحی لاتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

میں نے دیکھا جب آپ پر سخت سردی کے دن وحی نازل ہو رہی تھی۔جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ کے قطرات بہہ رہے تھے۔

-☆-

## نزول وحی کے وقت

## زبان کو حرکت نہ دینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – فِی قَوْلِهٖ تَعَالٰی:

لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ. قَالَ:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – یُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِیْلِ شِدَّةً ، وَکَانَ مِمَّا یُحَرِّکُ شَفَتَیْهِ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – :

فَاَنَا اُحَرِّکُهُمَا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – یُحَرِّکُهُمَا.

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ o اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ.

قَالَ : جَمْعُهٗ لَکَ فِی صَدْرِکَ وَتَقْرَاَهٗ:

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ.

قَالَ : فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَاَنْصِتْ.

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ.

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا اَنْ تَقْرَأَهُ ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – كَمَا قَرَأَهُ.

## ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن عباس – رضی اللہ عنہما – نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی:

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ.

اے رسول کریم! آپ اپنی زبان کو حرکت نہ دیجئے (نزول وحی کے وقت) تاکہ آپ اس

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (٥) | جلد ١ | صفحہ ٢٣ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (٤٩٢٧) | جلد ٣ | صفحہ ١٥٧٦ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (٤٩٢٨) | جلد ٣ | صفحہ ١٥٧٦ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (٤٩٢٩) | جلد ٣ | صفحہ ١٥٧٧ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (٥٠٤٤) | جلد ٣ | صفحہ ١٦٢٣ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (٧٥٢٤) | جلد ٤ | صفحہ ٢٣٥٠ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (٤٤٨) | جلد ١ | صفحہ ٣٣٠ |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (٨٨٥١) | جلد ١١ | صفحہ ٢٨٦ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (٣٣٢٩) | جلد ٣ | صفحہ ٣٦٢ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| السنن الکبریٰ | رقم الحدیث (١٠٠٩) | جلد ١ | صفحہ ٢٨١ |
| السنن الکبریٰ | رقم الحدیث (١١٥٧٠) | جلد ١٠ | صفحہ ٣١٩ |
| السنن الکبریٰ | رقم الحدیث (١١٥٧١) | جلد ١٠ | صفحہ ٣٢٠ |
| السنن الکبریٰ | رقم الحدیث (١١٥٧٢) | جلد ١٠ | صفحہ ٣٢٠ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (١٩١٠) | جلد ٢ | صفحہ ٢٢٨ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (٣١٩١) | جلد ٣ | صفحہ ٣٧٠ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |

وحی کو جلدی یاد کرلیں۔ کے بارے میں فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزول قرآن کے وقت تکلیف محسوس فرماتے تھے اور آپ اس سے اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

میں ان ہونٹوں کو ایسے حرکت دیتا ہوں جیسے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں حرکت دیا کرتے تھے۔تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:

لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ o اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْءَ انَهٗ.

آپ اپنی زبان کو حرکت نہ دیجئے کہ آپ اسے جلدی یاد کرلیں ۔ بے شک اس کو جمع کرنا اور پڑھانا ہماری ذمہ داری ہے۔جمع سے مراد اس کا آپ کیلئے آپ کے سینے میں جمع کردینا اور آپ کا اس کی تلاوت کرنا۔

فَاِذَا قَرَأْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْءَ انَهٗ.

اور جب ہم اس قرآن کو پڑھ چکیں تو ہمارے پڑھنے کی پیروی کریں ۔

آپ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: اسے غور سے سنئے اور (دوران وحی) خاموش رہیئے۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ.

پھر اس کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے پھر ہمارے ذمہ ہے کہ آپ اس کو پڑھیں۔

اس کے بعد حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جبریل امین آتے وحی لیکر تو اسے غور سے سنتے ۔جب جبریل امین چلے جاتے تو آپ اس کی ایسے تلاوت فرماتے جیسے جبرائیل امین نے تلاوت فرمائی ہوتی ۔

-☆-

# حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
# اور
# حضرت جبریل امین علیہ السلام کا
# رمضان المبارک میں قرآن کریم کا دور کرنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ – عَلَيْهِ السَّلَامُ – وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ ، فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ ۔

**ترجمة الحديث،**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ خصوصا رمضان المبارک

میں جب جبریل امین علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تو اس وقت سب سے زیادہ سخی ہوتے۔

جبریل امین علیہ السلام آپ سے رمضان المبارک کی ہر رات ملتے تھے اور آپ سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر و بھلائی میں چھوڑی ہوئی ہوا سے زیادہ سخی ہوتے۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۶) | جلد ۱ | صفحہ ۴۳ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۱۹۰۲) | جلد ۲ | صفحہ ۵۶۶ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۳۲۲۰) | جلد ۲ | صفحہ ۹۹۵ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۳۵۵۴) | جلد ۳ | صفحہ ۱۱۰۱ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۴۹۹۷) | جلد ۳ | صفحہ ۱۶۱۲ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۲۳۰۸) | جلد ۴ | صفحہ ۱۸۰۳ |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۸۸۵۴) | جلد ۱۱ | صفحہ ۳۱۷ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۴۳۱۶) | جلد ۳ | صفحہ ۹۴ |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۷۹۳۹) | جلد ۷ | صفحہ ۴۳۸ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۰۴۲) | جلد ۲ | صفحہ ۴۹۸ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۶۱۶) | جلد ۳ | صفحہ ۱۷۷ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۳۴۴۰) | جلد ۸ | صفحہ ۲۲۵ |
| مشکوٰۃ المصابیح | رقم الحدیث (۲۰۹۸) | جلد ۲ | صفحہ ۳۵۷ |
| قال الالبانی | متفق علیہ | | |
| غایۃ الاحکام | رقم الحدیث (۷۸۰۵) | جلد ۴ | صفحہ ۳۱۷ |

## حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی ہرقل-شاہِ روم- کی زبان سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهُ:

اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ، كَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ، فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – مَادَّ فِيْهَا اَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَاَتَوْهُ وَهُمْ بِاِيْلِيَاءَ، فَدَعَاهُمْ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَدَعَا بِالتَّرْجُمَانِ، فَقَالَ:

اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ:

قُلْتُ: اَنَا اَقْرَبُهُمْ، فَقَالَ: اَدْنُوْهُ مِنِّي، وَقَرِّبُوْا اَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوْهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهٖ

ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ:

قُلْ لَهُمْ اِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ، فَاِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوْهُ، فَوَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ اَنْ يَاْثِرُوْا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ، ثُمَّ كَانَ اَوَّلَ مَا سَاَلَنِي عَنْهُ اَنْ قَالَ:

كَيْفَ نَسَبُهُ فِيْكُمْ؟ قُلْتُ: هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ، قَالَ:

فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ اَحَدًا قَطُّ قَبْلَهُ ؟ قُلْتُ : لَا ۔ قَالَ:

فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهٖ مِنْ مَلِكٍ؟ قُلْتُ : لَا ۔ قَالَ:

فَاَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ ؟ فَقُلْتُ : ضُعَفَاؤُهُمْ ۔ قَالَ:

اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ ؟ قُلْتُ : بَلْ يَزِيْدُوْنَ ۔ قَالَ:

فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ؟ قُلْتُ : لَا ۔ قَالَ:

فَهَلْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكِذْبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ ؟ قُلْتُ : لَا ۔ قَالَ:

فَهَلْ يَغْدِرُ ؟ قُلْتُ : لَا ، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيْهَا، قَالَ : وَلَمْ يُمْكِنِّي كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرُ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ:

فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ۔ قَالَ : فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ ؟ قُلْتُ :اَلْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ ،قَالَ:

فَمَاذَا يَاْمُرُكُمْ ؟ قُلْتُ : يَقُوْلُ :

اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ، وَاتْرُكُوْا مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ ، وَيَاْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ ۔ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهٗ:

اِنِّي سَاَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهٖ ، فَذَكَرْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ نَسَبٍ ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا۔

وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ مِنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ ، فَذَكَرْتَ اَنْ لَا ، فَقُلْتُ : لَوْ كَانَ اَحَدٌ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ ، لَقُلْتُ رَجُلٌ يَتَاَسّٰى بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهُ۔

وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهٖ مِنْ مَلِكٍ ، فَذَكَرْتَ اَنْ لَا ، قُلْتُ : لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهٖ مِنْ مَلِكٍ ، قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ اَبِيْهِ۔

وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكِذْبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ ، فَذَكَرْتَ اَنْ لَا

فَقَدْ اَعْرِفُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكِذْبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ.

وَسَاَلْتُكَ اَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ اتَّبَعُوْهُ،فَذَكَرْتَ اَنَّ ضُعَفَاءَ هُمْ اتَّبَعُوْهُ ، وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ.

وَسَاَلْتُكَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ ، فَذَكَرْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ ، وَكَذٰلِكَ اَمْرُ الْاِيْمَانِ حَتّٰى يَتِمَّ .

وَسَاَلْتُكَ اَيَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ ، فَذَكَرْتَ اَنْ لَا ، وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ .

وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ ، فَذَكَرْتَ اَنْ لَا ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ.

وَسَاَلْتُكَ بِمَا يَاْمُرُكُمْ ، فَذَكَرْتَ اَنَّهٗ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ، وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ ، وَيَاْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ فَاِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ ، وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ ، لَمْ اَكُنْ اَظُنُّ اَنَّهٗ مِنْكُمْ ، فَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ ، لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهٗ ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمِهٖ ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – الَّذِيْ بُعِثَ بِهٖ دِحْيَةَ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى ، فَدَفَعَهٗ اِلٰى هِرَقْلَ فَقَرَاَهٗ ، فَاِذَا فِيْهِ :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ : سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ، اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ ، يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ، وَ

يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ٥.

قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ : فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ ، وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ، كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَاُخْرِجْنَا ، فَقُلْتُ لِاَصْحَابِی :

لَقَدْ أَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِی كَبْشَةَ اِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ ، فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا اَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ .

وَكَانَ ابْنُ النَّاطُوْرِ ، صَاحِبُ اِيْلِيَاءَ وَهِرَقْلَ ، اُسْقُفًّا عَلٰی نَصَارَی الشَّامِ يُحَدِّثُ اَنَّ هِرَقْلَ حِيْنَ قَدِمَ اِيْلِيَاءَ ، اَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيْثَ النَّفْسِ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ: قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ ، قَالَ ابْنُ النَّاطُوْرِ:

وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُوْمِ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ سَاَلُوْهُ : اِنِّی رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ حِيْنَ نَظَرْتُ فِي النُّجُوْمِ اَنَّ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ ، فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ؟ قَالُوْا : لَيْسَ يَخْتَتِنُ اِلَّا الْيَهُوْدُ ، فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَاْنُهُمْ وَاكْتُبْ اِلٰی مَدَائِنِ مُلْكِكَ ، فَيَقْتُلُوْا مَنْ فِيْهِمْ مِنَ الْيَهُوْدِ ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰی اَمْرِهِمْ اُتِیَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ اَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ:

اذْهَبُوْا فَانْظُرُوْا اَمُخْتَتِنٌ هُوَ اَمْ لَا ؟ فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ فَحَدَّثُوْهُ اَنَّهُ مُخْتَتِنٌ ، وَسَاَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ ، فَقَالَ : هُمْ يَخْتَتِنُوْنَ ، فَقَالَ هِرَقْلُ :

هٰذَا مُلْكُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ ، ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ اِلٰی صَاحِبٍ لَهُ بِرُوْمِيَةَ ، وَكَانَ نَظِيْرَهُ فِي الْعِلْمِ ، وَسَارَ هِرَقْلُ اِلٰی حِمْصَ ، فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتّٰی اَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَاْیَ هِرَقْلَ عَلٰی خُرُوْجِ النَّبِيِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَاَنَّهُ نَبِيٌّ فَاَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّوْمِ فِي دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ ، ثُمَّ اَمَرَ بِاَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ، ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ:

يَامَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ ، وَاَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ ، فَتُبَايِعُوْا هٰذَا النَّبِيَّ ؟ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ اِلَی الْاَبْوَابِ ، فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ ، فَلَمَّا

رَأَى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ ، وَأَيِسَ مِنَ الْإِيْمَانِ قَالَ : رُدُّوْهُمْ عَلَيَّ ، وَقَالَ :
إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا أَخْتَبِرُهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِيْنِكُمْ ، فَقَدْ رَأَيْتُ ، فَسَجَدُوْا
لَهُ وَرَضُوْا عَنْهُ ، فَكَانَ ذٰلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ.

## ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں حضرت ابو سفیان بن حرب -رضی اللہ عنہ- نے خبر دی کہ

روم کے بادشاہ -ہرقل نے انہیں بلا بھیجا جبکہ وہ قریش کے ایک قافلہ میں تھے -یہ تاجر تھے اور ملک شام میں تھے اس مدت میں جو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ کے موقع پر ابو سفیان اور کفار قریش سے مقرر فرمائی تھی ۔

ابو سفیان اپنے قافلہ والوں کے ہمراہ ہرقل کے پاس آئے جبکہ وہ بیت المقدس میں تھا ۔اس بادشاہ نے انہیں بلایا اس حال میں کہ اس کے ارد گرد روم کے امراء و رؤساء بیٹھے تھے ۔پھر اس نے

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (٧) | جلد١ | صفحہ٢٣ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (١٧٧٣) | جلد٣ | صفحہ١٣٩٣ |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (٢٧١٧) | جلد٣ | صفحہ٨٦ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن ابوداؤد | رقم الحدیث (٥١٣٦) | جلد٣ | صفحہ٣٦١ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (٢٣٧٠) | جلد٣ | صفحہ٧٩ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (٢٣٧١) | جلد٣ | صفحہ٨٣ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (٢٣٧٢) | جلد٣ | صفحہ٨٣ |
| قال احمد محمد شاکر | اسنادہ صحیح | | |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (٨٨٣٢) | جلد١١ | صفحہ٢٧٠ |
| قال المحقق | صحیح | | |

انہیں اپنے ترجمان سمیت بلایا اس بادشاہ نے کہا:

تم میں سے قریبی رشتہ دار کون ہے اس آدمی کا جو اپنے آپ کو نبی گمان کرتا ہے؟

ابوسفیان نے کہا: میں نے کہا:

ان تمام سے میں اس کا قریبی رشتہ دار ہوں۔

بادشاہ نے کہا:

اسے میرے قریب کر دو اور

اس کے ساتھیوں کو بھی قریب کر دو، انہیں اس کی پشت کے پیچھے بٹھا دو۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا:

ان سے کہو میں اس آدمی جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے کے بارے میں کچھ پوچھنے لگا ہوں۔ اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔ پس اللہ کی قسم! اگر جھوٹ بولنے کی بدنامی کا خوف نہ ہوتا تو میں وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ضرور جھوٹ بول دیتا۔

پھر اس بادشاہ نے آپ سے متعلق مجھ سے سب سے پہلا سوال پوچھا وہ یہ تھا۔

اس کا خاندانی نسب تم میں کیسا ہے؟

میں نے کہا: وہ ہم میں اعلیٰ نسب والا ہے۔

اس نے کہا: کیا یہ قول کہ میں نبی ہوں تم میں سے کسی نے اس سے پہلے بھی کہا؟

میں نے کہا: نہیں۔

اس نے پوچھا: کیا اس کے آباء واجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟

میں نے کہا: نہیں۔

اس نے کہا: کیا قوم کے اشراف بڑے لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے یا کمزور لوگوں نے؟

میں نے کہا: قوم کے کمزور لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے۔

اس نے کہا: کیا وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟

میں نے کہا: بلکہ وہ بڑھ رہے ہیں۔

اس نے کہا: کیا ان میں سے کوئی اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس دین سے ناراض ہو کر مرتد ہوا ہے؟

میں نے کہا: نہیں۔

اس نے کہا: جو اس نے کہا کہ میں اللہ کا نبی ہوں اس قول سے پہلے کیا تم اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے؟

میں نے کہا: نہیں۔

اس نے کہا: کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟

میں نے کہا: نہیں۔ ہم اب اس سے معاہدہ کی ایک مدت میں ہیں ہم نہیں جانتے وہ اس معاہدہ کے بارے میں کیا کرنے والا ہے۔ ابو سفیان نے کہا:

اس فقرے کے علاوہ مجھے اور کہیں کوئی بات اپنی طرف سے داخل کرنے کا موقعہ نہ ملا۔

اس نے کہا: کیا تم نے اس سے لڑائی کی ہے؟

میں نے کہا: ہاں۔

اس نے کہا: تمہاری اس سے لڑائی کیسی رہی؟

میں نے کہا: ہم میں اور اس کے درمیان لڑائی ڈولوں کی طرح رہی کبھی ہم نے اسے نقصان پہنچایا کبھی اس نے ہمیں نقصان پہنچایا۔

اس نے کہا: وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے؟

میں نے کہا: وہ ہمیں کہتا ہے اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی

کو شریک نہ ٹھہراؤ۔اور چھوڑ دو ان معبودان باطل کو جن کی تمہارے آباءواجداد عبادت کرتے رہے۔
وہ ہمیں حکم دیتا ہے نماز پڑھنے کا، سچ بولنے کا، پاکدامن رہنے کا اور صلہ رحمی کا۔

اس بادشاہ روم ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: اسے کہو:

میں نے تجھ سے اس کے نسب کے بارے میں پوچھا تو تو نے جواب دیا وہ ہم میں اعلیٰ نسب والا ہے۔ایسے ہی رسولان کرام اپنی قوم کے نسب میں مبعوث ہوتے ہیں۔

میں نے تجھ سے پوچھا۔کیا یہ بات کہ میں اللہ کا نبی ہوں تم میں سے کسی نے اس سے پہلے کہی؟ تو تو نے کہا: نہیں۔میں نے کہا: اگر اس سے پہلے یہ بات کسی نے کہی ہوتی تو میں کہتا وہ ایک آدمی ہے جو اس سے پہلے کہی گئی بات کی پیروی کر رہا ہے۔

میں نے تجھ سے پوچھا: کیا اس کے آباؤاجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ تو نے جواب دیا نہیں۔

میں کہتا ہوں:

اگر اس کے آباؤاجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا یہ ایسا آدمی ہے جو اپنے باپ کی بادشاہت کا طلبگار ہے۔

اور میں نے یہ پوچھا: کہ جو بات اس نے کہی ہے اس دعویٰ نبوت سے پہلے تم نے کبھی اس پر جھوٹ بولنے کی تہمت لگائی؟

تو تم نے جواب دیا کہ نہیں۔اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ شخص لوگوں پر تو جھوٹ باندھنے سے پرہیز کرے اور اللہ پر جھوٹ بولے۔

میں نے یہ بھی دریافت کیا کہ بڑے لوگ اس کی پیروی کر رہے ہیں یا کمزور؟ تو تم نے جواب دیا:

کمزور لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے۔اور اس قسم کے لوگ ہی پیغمبروں کے پیروکار

ہوتے ہیں۔

میں نے پوچھا: وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ تم نے کہا:
بڑھ رہے ہیں اور ایمان ایسے ہی ہوتا ہے جب اس کی تازگی دلوں کو پہنچ جائے۔
پھر میں نے پوچھا: کیا اس دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص متنفر ہو کر مرتد بھی ہوا ہے؟

تو تم نے جواب دیا: نہیں۔ اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے کہ اس کی چاشنی جب دل میں سما جاتی ہے تو پھر نکلتی نہیں۔

اور میں نے دریافت کیا: کہ کیا وہ عہد شکنی بھی کرتا ہے؟
تو تم نے کہا: نہیں۔ اور رسول ایسے ہی ہوتے ہیں وہ دھوکہ نہیں کرتے۔
میں نے یہ بھی پوچھا: کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟
تو تم نے کہا: وہ اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ٹھہرانے کا حکم دیتا ہے، تمہیں بت پرستی سے منع کرتا ہے اور تمہیں نماز، سچائی اور پاکدامنی اختیار کرنے کے متعلق کہتا ہے تو جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ صحیح ہے تو یہ شخص بہت جلد اس جگہ کا مالک ہو جائے گا جہاں میرے یہ دونوں قدم ہیں۔

میں جانتا تھا کہ یہ نبی آنے والا ہے لیکن میرا یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں اس کے پاس پہنچ سکوں گا تو اس سے ملاقات کی ضرور زحمت اٹھاتا اگر میں اس کے پاس مدینہ میں ہوتا تو ضرور اس کے پاؤں دھوتا۔

اس کے بعد ہرقل نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ خط منگوایا جو آپ نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ذریعے حاکم بصری کے پاس بھیجا تھا اور اس نے وہ خط ہرقل کو پہنچا دیا تھا۔ ہرقل نے اسے پڑھا اس میں یہ لکھا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ : سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ، اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ ، يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ، وَ

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝۔

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہرقل عظیم روم کے نام۔

اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے اس کے بعد میں تجھے کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی دعوت دیتا ہوں، مسلمان ہو جا تو محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوہرا اجر دے گا۔ پھر اگر تو یہ بات نہ مانے تو تیری رعایا کا گناہ بھی تجھی پر ہوگا۔

اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔ ہم اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے علاوہ ایک دوسرے کو اپنا رب نہ سمجھے۔ پس اگر یہ لوگ اعراض کریں تو صاف کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو فرمانبردار ہیں۔

ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ہرقل جو کہنا چاہتا تھا کہہ چکا اور خط پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے پاس شور اٹھا اور آوازیں بلند ہوئیں اور ہم باہر نکال دیئے گئے۔ میں نے باہر آ کر اپنے ساتھیوں سے کہا:

ابو کبشہ کے بیٹے کا معاملہ بڑا زور پکڑ گیا اس سے تو رومیوں کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے۔ اس روز کے بعد مجھے برابر یقین رہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غالب آ کر رہیں گے۔ یہاں تک

کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اندر اسلام داخل کر دیا۔

ابن ناطور جو ایلیاء کے گورنر ہرقل کا مصاحب اور شام کے عیسائیوں کا پادری تھا۔ بیان کرتا ہے:

ہرقل جب ایلیاء (بیت المقدس) آیا تو ایک روز صبح کے وقت خبیث النفس بیدار ہوا اور اس کے ایک مصاحب نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کی طبیعت کچھ بجھی بجھی سی ہے۔

ابن ناطور نے کہا: ہرقل ماہر نجومی اور ستارہ شناس تھا جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو کہنے لگا: میں نے آج رات تاروں پر ایک نگاہ ڈالی تو دیکھتا ہوں کہ ختنہ کرنے والوں کے بادشاہ کا ظہور ہو چکا ہے۔ بتاؤ ان دنوں کونسی قوم ختنہ کرتی ہے؟

مصاحب کہنے لگے: یہودیوں کے سوا کوئی ختنہ نہیں کرتا ان سے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپ اپنی سلطنت کے شہروں میں حکم بھیج دیں کہ وہاں کے تمام یہودیوں کو قتل کر دیا جائے۔

اس گفتگو کے دوران ہی ہرقل کے سامنے ایک شخص پیش کیا گیا جسے شاہِ غسان نے بھیجا تھا اور وہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال بیان کرتا تھا۔ جب ہرقل نے اس سے تمام معلومات حاصل کر لیں تو کہنے لگا کہ اسے لے جاؤ اور دیکھو کہ اس کا ختنہ ہوا ہے یا نہیں؟ لوگوں نے اسے دیکھا اور ہرقل کو بتایا کہ اس کا ختنہ ہوا ہے۔

ہرقل نے اس سے دریافت کیا کہ عرب میں ختنہ کرتے ہیں؟ اس نے کہا: ہاں وہ ختنہ کرتے ہیں۔ تب ہرقل نے کہا:

یہی - رسول - اس امت کا بادشاہ ہے جس کا ظہور ہو چکا ہے۔ پھر ہرقل نے اپنے علم میں ہم پلہ ایک دوست کو رومیہ میں خط لکھا اور خود حمص روانہ ہو گیا۔ ابھی حمص نہیں پہنچا تھا کہ اسے اپنے دوست کا جواب موصول ہو گیا۔ اس کی رائے بھی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہر ہونے میں ہرقل کے موافق تھی کہ آپ نبی برحق ہیں۔

آخر حمص پہنچ کر اس نے روم کے سرداروں کو اپنے محل میں آنے کی دعوت دی۔جب وہ آ گئے تو اس نے حکم دے کر دروازہ بند کروادیا پھر بالاخانہ سے انہیں دیکھا اور کہنے لگا:

روم کے لوگو! اگر تم اپنی کامیابی، بھلائی اور بادشاہت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو اس نبی کی بیعت کرلو۔

یہ اعلان حق سنتے ہی وہ لوگ جنگلی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف دوڑے، دیکھا تو وہ بند تھے۔اب جب ہرقل نے ان کی نفرت کو دیکھا اور ان کے ایمان لانے سے مایوس ہوا تو کہنے لگا:

ان سرداروں کو میرے پاس لاؤ۔جب وہ آئے تو کہنے لگا کہ میں نے ابھی جو بات تمہیں کی تھی وہ صرف آزمانے کیلئے تھی کہ دیکھوں تم اپنے دین پر کس قدر مضبوط ہو؟ اب میں وہ دیکھ چکا۔پھر تمام حاضرین نے اسے سجدہ کیا اور اس سے راضی ہو گئے۔

یہ ہرقل کے ایمان لانے کے متعلق آخری بات ہے۔

-☆-

## نزول وحی کے وقت

## سر اقدس کا جھک جانا

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ عَلَيْهِ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُ وْسَهُمْ ،فَلَمَّا أُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ.

**ترجمة الحديث،**

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر انور جھکا لیتے۔ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے۔ جب وحی کی آمد ختم ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر مبارک اٹھا لیتے تھے۔

-☆-

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۳۳۵) جلد ۴ صفحہ ۱۸۱۷

# نزول وحی کے وقت

## تکلیف ہونا اور چہرہ انور کا رنگ متغیر ہونا

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

كَانَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ ، قَالَ:

فَأُنْزِلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَلُقِيَ كَذٰلِكَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ:

خُذُوْا عَنِّي ، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ، الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ ، الثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمًا بِالْحِجَارِ ، وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (١٦٩٠) | جلد٣ | صفحہ٣٣١٦ |
| مشکاۃ المصابیح | رقم الحدیث (٣٣٨٩) | جلد٣ | صفحہ٣١٣ |
| صحیح الجامع الصغیر | رقم الحدیث (٣٣١٥) | جلد١ | صفحہ٧١٣ |
| قال الالبانی: | صحیح | | |
| صحیح سنن ابی داود | رقم الحدیث (٤٤١٥) | جلد٣ | صفحہ٦٠ |
| قال الالبانی | صحیح | | |

**ترجمة الحديث:**

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس نزول وحی سے تکلیف پہنچتی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔

آپ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک دن اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی تو آپ کو اسی طرح تکلیف ہوئی۔ جب یہ تکلیف جاتی رہی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح سنن ابی داود | رقم الحدیث (۴۴۱۶) | جلد ۳ | صفحہ ۲۰ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۱۴۳۴) | جلد ۲ | صفحہ ۱۳۵ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۴۴۲۵) | جلد ۱۰ | صفحہ ۲۷۴ |
| قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ صحیح علی شرط مسلم | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۴۴۲۶) | جلد ۱۰ | صفحہ ۲۷۴ |
| قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ صحیح علی شرط مسلم | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۴۴۲۷) | جلد ۱۰ | صفحہ ۲۷۳ |
| قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ صحیح | | |
| السنن الکبریٰ | رقم الحدیث (۷۱۰۴) | جلد ۶ | صفحہ ۴۰۵ |
| السنن الکبریٰ | رقم الحدیث (۷۱۰۵) | جلد ۶ | صفحہ ۴۰۵ |
| السنن الکبریٰ | رقم الحدیث (۷۱۰۶) | جلد ۶ | صفحہ ۴۰۶ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۵۸۵۳) | جلد ۱۲ | صفحہ ۳۶۹ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ حسن | | |
| سنن ابن ماجہ | رقم الحدیث (۲۵۵۰) | جلد ۳ | صفحہ ۲۳۱ |
| قال محمود محمد محمود | الحدیث صحیح | | |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۱۸۱۲) | جلد ۳ | صفحہ ۴۲۳ |
| قال المحقق | صحیح | | |

مجھ سے احکام شریعت سیکھ لو، اللہ نے ان عورتوں کیلئے راستہ بنا دیا ہے۔

شادی شدہ زانی یا زانیہ کی سزا سو کوڑے اور پتھروں سے رجم کرنا ہے اور غیر شادی شدہ زانی یا زانیہ کی سزا سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی ہے۔

-☆-

## نزول وحی کے وقت
## چہرہ انور کا رنگ سرخ ہونا اور
## لمبے سانس جیسی آواز آنا

كَانَ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ يَقُوْلُ:

لَيْتَنِيْ أَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّمَ – حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، قَالَ:

فَبَيْنَا النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهٖ، مَعَهُ فِيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهٖ، إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ، فَقَالَ:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَرَى فِيْ رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِيْ جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيْبٍ؟ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى بِيَدِهٖ أَنْ تَعَالَ، فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ:

أَيْنَ الَّذِيْ سَأَلَنِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا؟ فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهٖ، فَقَالَ:

أَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ.

## ترجمۃ الحدیث:

یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ کاش میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حالت میں دیکھوں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی ہے۔

ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعرانہ میں تشریف فرما تھے۔آپ پر کپڑے کا سایہ کیا گیا تھا۔اور آپ کے پاس آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ موجود تھے۔اتنے میں ایک (دیہاتی) اعرابی آیا جس پر ایک جبہ (لمبی قمیص نما کپڑا) تھا جس پر خوشبو لگی ہوئی تھی۔اس

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۱۵۳۶) | جلد ۱ | صفحہ ۴۵۸ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۱۷۸۹) | جلد ۱ | صفحہ ۵۱۷ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۴۳۲۹) | جلد ۳ | صفحہ ۱۳۰۷ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۴۹۸۵) | جلد ۳ | صفحہ ۱۲۰۸ |
| صحیح مسلم | رقم الحدیث (۱۱۸۰) | جلد ۲ | صفحہ ۸۳۶ |
| جامع الاصول | رقم الحدیث (۸۸۵۰) | جلد ۱۱ | صفحہ ۲۸۲ |
| قال المحقق | صحیح | | |
| السنن الکبری | رقم الحدیث (۳۶۳۳) | جلد ۲ | صفحہ ۲۳ |
| کنز العمال | رقم الحدیث (۱۳۳۰۶) | جلد ۱ | صفحہ ۲۹۷ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۱۷۸۷۲) | جلد ۱۳ | صفحہ ۱۵ |
| قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| غایۃ الاحکام | رقم الحدیث (۸۸۶۰) | جلد ۵ | صفحہ ۱۰ |
| صحیح سنن ابی داود | رقم الحدیث (۱۸۱۹) | جلد ۱ | صفحہ ۵۱۱ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن ابی داود | رقم الحدیث (۱۸۲۰) | جلد ۱ | صفحہ ۵۱۲ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن ابی داود | رقم الحدیث (۱۸۲۱) | جلد ۱ | صفحہ ۵۱۲ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن ابی داود | رقم الحدیث (۱۸۲۲) | جلد ۱ | صفحہ ۵۱۲ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح سنن النسائی | رقم الحدیث (۲۶۶۸) | جلد ۲ | صفحہ ۲۵۰ |
| قال الالبانی | صحیح | | |

اعرابی نے کہا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے خوشبو لگانے کے بعد عمرہ والے احرام میں قمیص پہن لی ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلیٰ کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آؤ۔ یعلیٰ نے آ کر خیمے میں سر داخل کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کا رنگ سرخ ہو چکا تھا اور لمبے سانسوں جیسی آواز آ رہی تھی۔ کچھ وقت آپ کی یہی حالت رہی پھر موقوف ہو گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی عمرہ کے بارے میں مجھ سے پوچھا تھا؟ اس اعرابی کو تلاش کر کے لایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اپنے احرام والی خوشبو کو تین دفعہ دھو لے اور جبے کو اتار دے۔ پھر عمرہ میں وہی کر جو تو اپنے حج میں کرتا ہے۔

-☆-

## نزول وحی کے وقت
## جسم اطہر کا سخت بھاری ہوجانا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّهُ قَالَ:
رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – اَمْلَى عَلَيْهِ.
لَايَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.
قَالَ: فَجَاءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ:
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ، وَكَانَ رَجُلًا اَعْمَى، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهٖ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي، فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِي، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ، غَيْرُ اُوْلِي الضَّرَرِ.

**ترجمة الحديث،**

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مروان بن الحکم کو مسجد

میں بیٹھے ہوئے دیکھا اس نے ہمیں خبر دی کہ اسے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے (زید کو):

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ .

گھروں میں بیٹھنے والے مومن اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ لکھائی تو حضرت سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ آئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے یہ آیت لکھا رہے تھے۔

حضرت سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! اگر میں جہاد کی استطاعت رکھتا تو جہاد کرتا۔ وہ نابینا تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل کی اور آپ کی ران میری ران پر تھی جو مجھ پر وحی کے نزول کے وقت سخت بھاری ہو گئی حتیٰ کہ مجھے ڈر ہوا کہ میری ران کچل جائے گی۔ پھر یہ حالت ختم ہوئی تو مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ کے بعد اللہ نے نازل فرمایا:

غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ، شرعی معذور لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

-☆-

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۲۸۳۲) | جلد۲ | صفحہ۸۷۶ |
| صحیح البخاری | رقم الحدیث (۴۵۹۲) | جلد۳ | صفحہ۱۳۹۸ |
| السنن الکبریٰ | رقم الحدیث (۴۳۹۲) | جلد۴ | صفحہ۲۷۰ |
| السنن الکبریٰ | رقم الحدیث (۴۳۹۳) | جلد۴ | صفحہ۲۷۱ |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۱۳۹۳) | جلد۱۶ | صفحہ۳۰۶ |
| قال حمزة احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۱۵۵۸) | جلد۱۶ | صفحہ۵۳ |
| قال حمزة احمد الزین | اسنادہ صحیح | | |
| صحیح سنن الترمذی | رقم الحدیث (۳۰۳۳) | جلد۳ | صفحہ۲۲۲ |
| قال الالبانی | صحیح | | |
| صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۴۷۱۳) | جلد۱۱ | صفحہ۱۲ |
| قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ قوی | | |

# مصادر ومراجع


۱۔ قرآن کریم

۲۔ صحیح البخاری

للامام محمد بن اسماعیل البخاری

تحقیق: الدکتور مصطفیٰ دیب البغا

دار ابن کثیر بیروت/طبع ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء

۳۔ صحیح البخاری

تحقیق: الشیخ محمد علی القطب، الشیخ ھشام البخاری

المکتبۃ العصریۃ بیروت/الطبعۃ الرابعۃ ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء

۴۔ صحیح مسلم

للامام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری المتوفی ۲۶۱ھ

تحقیق: الدکتور مصطفیٰ شاھین لاشین، الدکتور احمد عمر ھاشم

موسسۃ عز الدین بیروت/طبع ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء

۵۔ صحیح مسلم

تحقیق: الشیخ مسلم بن محمود عثمان

مکتبۃ دار الخیر/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۳ء

۶۔ سنن الترمذی

للامام ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ

تحقیق: صدقی محمد جمیل العطاء

دار الفکر بیروت /طبع ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۷۔ صحیح سنن الترمذی

للعلامۃ ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء

۸۔ الجامع الکبیر للترمذی

تحقیق: شعیب الارنؤوط، عبد اللطیف حرز اللہ

دار الرسالۃ العالمیۃ/۲۰۰۹ء

۹۔ الجامع الکبیر للترمذی

تحقیق: الدکتور بشار عواد معروف

دار الجیل بیروت، دار الغرب الاسلامی بیروت

الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۶ء الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۹۸ء

۱۰۔ سنن النسائی

للامام احمد بن شعیب الخراسانی النسائی المتوفی ۳۰۳ھ

۱۱۔ صحیح سنن النسائی

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۲۔ سنن ابی داؤد

للامام ابی داود سلیمان بن اشعث السجستانی المتوفی ۲۷۵ھ

۱۳۔ صحیح سنن ابی داؤد

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۴۔ سنن ابی داؤد

تحقیق: شعیب الارنؤوط

مکتبۃ دار الرسالۃ العالمیۃ/الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء

۱۵۔ سنن ابن ماجہ

لابی عبداللہ محمد بن یزید القزوینی المتوفی ۲۷۵ھ

تحقیق بشار عواد معروف

مکتبہ دار الجیل بیروت۔لبنان۔/الطبعۃ الاولی ۱۹۹۸ء

۱۶۔ سنن ابن ماجہ

تحقیق محمود محمد محمود حسن نصار

دار الکتب العلمیہ بیروت/الطبع ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

۱۷۔ صحیح سنن ابن ماجہ

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/الطبع ۱۹۹۷ء

۱۸۔ سنن ابن ماجہ

تحقیق: شعیب الارنؤوط، عادل مرشد، سعید اللحام

دار الرسالۃ العالمیۃ/الطبع ۲۰۰۹ء

۱۹۔ سنن ابن ماجہ انگلش

تحقیق: الحافظ ابو طاہر زبیر علی زئی

مکتبۃ دار السلام /الطبع ۲۰۰۷ء

۲۰۔ السنن الکبریٰ

لابی بکر احمد بن الحسین البیھقی المتوفی ۴۵۸ھ

تحقیق محمد عبد القادر عطا

دار الکتب العلمیہ بیروت/الطبع ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء

۲۱۔ شعب الایمان

الامام الحافظ ابی بکر احمد بن الحسین البیھقی المتوفی ۴۵۸ھ

تحقیق: ابو ھاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول

دارالکتب العلمیہ/طبع ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء

۲۲۔ الجامع لشعب الایمان
الامام الحافظ ابی بکر احمد بن الحسین البیھقی التوفی ۴۵۸ھ
تحقیق: الدکتور عبدالعلی عبدالحمید حامد
مکتبۃ الرشد/طبع ۲۰۰۳ء

۲۳۔ صحیح ابن حبان
لابن حبان ابی حاتم التمیمی البستی السجستانی التوفی ۳۵۴ھ
تحقیق: شعیب الارنؤوط
موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء

۲۴۔ التعلیقات الحسان علی صحیح ابن حبان
للعلامۃ ناصر الدین الالبانی التوفی ۱۴۲۰ھ
دار باوزیر للنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۳ء

۲۵۔ شرح السنۃ
للامام محی السنۃ الحسین بن مسعود البغوی التوفی ۵۱۶ھ
تحقیق: زہیر الشاویش وشعیب الارنؤوط
المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۲۶۔ مصابیح السنۃ
الامام محی السنۃ ابی محمد الحسین بن مسعود البغوی التوفی ۵۱۶ھ
تحقیق: یوسف المرعشلی۔ محمد سلیم ابراھیم سمارہ۔ جمال حمدی الذھبی
دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء

۲۷۔ صحیح ابن خزیمہ
للامام ابی بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیساپوری التوفی ۳۱۱ھ
تحقیق: الدکتور مصطفی الاعظمی

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء

۲۸۔ مسند ابی عوانہ

للامام ابی عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی المتوفی ۳۱۶ھ

تحقیق: ایمن بن عارف الدمشقی

دارالمعرفۃ بیروت/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۲۹۔ المعجم الکبیر

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: حمدی عبدالمجید السلفی

(مطبع وسن طباعت مرقوم نہیں)

۳۰۔ المعجم الاوسط

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: محمد حسن اسماعیل الشافعی

دارالفکر عمان اردن/طبع ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء

۳۱۔ المعجم الصغیر

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: محمد شکور محمود الحاج امریر

المکتب السلامی بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

۳۲۔ مسند الامام احمد

للامام احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ

تحقیق احمد محمد شاکر-حمزہ احمد الزین

دارالحدیث قاھرہ/طبع ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۳۳۔ مسند الامام احمد

تحقیق: شعیب الارنووط-عادل مرشد

موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء الی ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۴۔ الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی

شرح: احمد عبدالرحمٰن البنا

دار احیاء التراث العربی بیروت -لبنان-

۳۵۔ تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف

للحافظ جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی المتوفی ۷۴۲ھ

تحقیق: عبدالصمد شرف الدین

دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۶۔ مشکاۃ المصابیح للخطیب التبریزی

تحقیق: ناصر الدین الالبانی

دار ابن قیم -دار ابن عفان

۳۷۔ الترغیب والترھیب

للحافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ

محی الدین دیب مستو-سمیر احمد العطار-یوسف علی بدیوی

دار ابن کثیر مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، دار الکلم الطیب، مؤسسۃ علوم القرآن

طبع ۱۹۹۶ء

۳۸۔ تھذیب الترغیب والترھیب

محی الدین دیب مستو-سمیر احمد العطار-یوسف علی بدیوی

دار ابن کثیر بیروت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۳۹۔ صحیح الترغیب والترھیب

للعلامۃ ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۰ء

۴۰۔ سنن الدارمی

للامام عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی السمرقندی المتوفی ۲۵۵ھ

تحقیق: نواز احمد زمرلی - خالد السبع العلمی

دار الکتاب العربی بیروت/طبع ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء

۴۱۔ سنن الدارمی

تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی

دار المغنی الریاض/طبع ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

۴۲۔ فتح المنان شرح وتحقیق کتاب الدارمی

تحقیق: السید ابو عاصم نبیل بن ہاشم الغمری

دار البشائر الاسلامیہ بیروت - لبنان -/المکتبۃ المکیۃ مکۃ المکرمۃ السعودیۃ

الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء

۴۳۔ ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۴۴۔ مسند ابی داؤد الطیالسی

للحافظ سلیمان بن داود بن الجارود الفارسی البصری الشہیر بابی داود الطیالسی المتوفی ۲۰۴ھ

دار المعرفۃ بیروت/ (سن طباعت مرقوم نہیں)

۴۵۔ مسند ابی داؤد الطیالسی

تحقیق: محمد حسن محمد حسن اسماعیل

دار الکتب العلمیہ بیروت - لبنان -/الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء

۴۶۔ حلیۃ الاولیاء

لابی نعیم الاصبہانی

تحقیق: مصطفیٰ عبدالقادر عطا

دارالکتب العلمیۃ بیروت

۴۷۔ الموطا للامام محمد

نور محمد اصح المطابع کراچی پاکستان/طبع ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء

۴۸۔ مجمع الزوائد

للحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الھیثمی المتوفی ۸۰۷ھ

موسسۃ المعارف بیروت/طبع ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء

۴۹۔ بغیۃ الرائد فی تحقیق مجمع الزوائد

عبداللہ محمد درویش

دارالفکر بیروت/طبع ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۵۰۔ المستدرک للحاکم

للامام ابی عبداللہ الحاکم النیساپوری المتوفی ۴۰۵ھ

تحقیق: حمدی الدمرداش محمد

المکتبۃ العصریۃ/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۰ء

۵۱۔ التلخیص بذیل المستدرک

للامام شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن احمد التمیمی الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ

دارالمعرفۃ بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۲۔ المستدرک

للامام الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ

تحقیق: ابو عبداللہ عبدالسلام علوش

دارالمعرفۃ بیروت/طبع ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء

۵۳۔ مختصر المستدرک

للعلامۃ سراج الدین عمر بن علی المعروف بابن الملقن المتوفی ۸۰۴ھ

تحقیق: عبداللہ بن حمد اللحیدان

۵۴۔ الادب المفرد

محمد بن اسماعیل البخاری

دارالکتب العلمیہ بیروت/ (سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۵۔ صحیح الادب المفرد

للعلامۃ محمد ناصرالدین الالبانی

دارالصدیق السعودیہ/طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء

۵۶۔ معرفۃ السنن والآثار

للامام ابی بکراحمد بن الحسین البیھقی المتوفی ۴۵۸ھ

۵۷۔ المصنف

للامام الحافظ ابی بکر عبدالرزاق بن ھمام الصنعانی المتوفی ۲۱۱ھ

تحقیق: حبیب الرحمٰن الاعظمی

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۵۸۔ سنن الدارقطنی

للحافظ علی بن عمر الدارقطنی المتوفی ۳۸۵ھ

تعلیق: مجدی بن منصور بن سید الشوری

دارالکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء

۵۹۔ شرح مشکل الآثار

للامام ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی المتوفی ۳۲۱ھ

تحقیق: شعیب الارنؤوط

مؤسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء

۶۰۔ جامع الاصول

لابی السعادات المبارک بن محمد: ابن الاثیر الجزری المتوفی ۶۰۶ھ

تحقیق عبدالقادر الارنووط

دارالفکر بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

۶۱۔ جامع الاصول فی احادیث الرسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

تحقیق:ایمن صالح شعبان

دارالکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان۔/الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۸ء

۶۲۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ

للعلامۃ محمد ناصرالدین الالبانی

مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع

۶۳۔ کنز العمال

للعلامہ علاءالدین علی المتقی البرھان فوری المتوفی ۹۷۵ھ

موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۶۴۔ المسند الجامع

بشار عواد معروف

۶۵۔ الموطا

لامام دارالھجرۃ مالک بن انس

تحقیق:محمد فواد عبدالباقی

دارالحدیث القاھرۃ/(سن طباعت مرقوم نہیں)

۶۶۔ الدرالمنثور

للامام جلال الدین بن عبدالرحمٰن السیوطی

مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران

۶۷۔ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ

للعلامہ نور بخش توکلی

فضل نور اکیڈمی

۶۸۔ اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین
العلامۃ السید محمد الحسینی الزبیدی
دارالفکر

۶۹۔ فتح الباری
للامام الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ
دارنشر الکتب الاسلامیہ لاھور پاکستان/طبع ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء

۷۰۔ فتح الباری
الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ
تحقیق عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز
دارالکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

۷۱۔ انفاس العارفین
للمحدث الدھلوی الشاہ ولی اللہ
نوری بکڈپو لاہور

۷۲۔ تاریخ بغداد
لابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی المتوفی ۴۶۳ھ
دارالکتب العلمیہ بیروت

۷۳۔ الفائق فی غریب الحدیث
للعلامہ الزمخشری

۷۴۔ النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر
للامام مجدالدین ابی السعادات المبارک بن محمد الجزری ابن الاثیر المتوفی ۶۰۶ھ
تحقیق: طاھر احمد الزاوی ، محمود محمد الطناحی
مؤسسۃ اسماعیلیان للطباعۃ والنشر والتوزیع ایران

۷۵۔ التمہید

الامام الحافظ لابن عبدالبر الاندلسی المتوفی ۴۶۳ھ

المکتبۃ القدوسیہ لاہور پاکستان

۷۶۔ عمل الیوم واللیلۃ

الامام احمد بن شعیب النسائی المتوفی ۳۰۳ھ

دارالکلم الطیب

۷۷۔ ضیاءالقرآن

الضیاء الامۃ حضرت پیر محمد کرم شاہ

ضیاءالقرآن پبلی کیشنز لاہور۔ کراچی۔

۷۸۔ التفسیر الکبیر

للامام فخر الدین الرازی المتوفی ۶۰۴ھ

دارالکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان۔

۷۹۔ مجمع بحارالانوار

محمد طاہر پٹنی

۸۰۔ معانی القران

للزجاج

۸۱۔ التفسیر البیضاوی

لناصر الدین ابی الخیر عبداللہ بن عمر بن محمد الشیرازی الشافعی البیضاوی

دارالکتب العلمیہ بیروت/دارالنفائس ریاض

۸۲۔ التفسیر المظہری

للقاضی محمد ثناءاللہ عثمانی مجددی پانی پتی

بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ پاکستان

۸۳۔ جامع البیان فی تاویل آی القرآن
الامام ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
دار احیاء التراث العربی/ دار الفکر بیروت/طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء

۸۴۔ مسند الشہاب
للقضاعی

۸۵۔ کتاب الزھد
لامام وکیع ابن الجراح
تحقیق: عبدالرحمٰن عبدالجبار الفریوائی
مکتبۃ الدار المدینۃ المنورۃ

۸۶۔ جمع الجوامع
الامام الحافظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ
تحقیق خالد عبدالفتاح سید
دار الکتب العلمیۃ بیروت -لبنان-/طبع ۲۰۰۰ء

۸۷۔ السنن الکبریٰ
للامام ابی عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی المتوفی ۳۰۳ھ
تحقیق: حسن عبدالمنعم
مکتبۃ مؤسسۃ الرسالۃ/طبع ۲۰۰۱ء

۸۸۔ جواھر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
للشیخ یوسف بن اسماعیل بن یوسف النبہانی المتوفی ۱۳۵۰ھ
دار الکتب العلمیۃ بیروت -لبنان-/طبع ۱۹۹۸ء

۸۹۔ الکتاب المصنف
للامام الحافظ ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم ابی شیبۃ المتوفی ۲۳۵ھ
تحقیق: ابی محمد اسامۃ بن ابراہیم بن محمد

الفاروق الحدیثۃ للطباعت والنشر/طبع ۲۰۰۸ء

۹۰۔ التفسیر الکامل

تقی الدین ابی العباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام الدمشقی

المعروف بابن تیمیۃ المتوفی ۷۲۸ھ

تحقیق: ابی سعید عمر بن غرامۃ العمروی

دارالفکر للطباعت والنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۲ء

۹۱۔ المفردات فی غریب القرآن

ابی القاسم الحسن بن محمد المعروف الراغب الاصفہانی

دارالمعرفۃ بیروت-لبنان-/طبع ثانیہ ۲۰۰۱ء

۹۲۔ دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الشریعۃ

لابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان-/طبع ۱۹۸۵ء

۹۳۔ المقصد الاسنی فی شرح اسماء اللہ الحسنی

للامام شمس الدین عبداللہ محمد بن محمد الانصاری القرطبی

تحقیق: الشیخ عرفان بن سلیم العشا حسونۃ الدمشقی

المکتبۃ العصریۃ بیروت-لبنان

۹۴۔ المقصد الاسماء فی شرح الاسماء الحسنی

احمد بن احمد البرنسی المغربی بزروق

دارالبیروتی

۹۵۔ لوامع البینات شرح اسماء اللہ تعالٰی والصفات

للامام فخر الدین محمد بن عمر الخطیب الرازی المتوفی ۶۰۶ھ

۹۶۔ مکتوبات امام ربانی

محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۹۷۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی
للعلامۃ ابی الفضل شھاب الدین السید محمد الآلوسی البغدادی المتوفی ۱۲۷۰ھ
داراحیاء التراث العربی بیروت/طبع ۱۹۹۹ء

۹۸۔ اثبات النبوۃ
محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۹۹۔ المنقذ من الضلال
للامام حجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی
ترجمہ: عبدالرسول ارشد ایم اے
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور-کراچی

۱۰۰۔ عمدۃ الحفاظ فی تفسیر اشرف الالفاظ
للشیخ احمد بن یوسف بن عبدالدائم المعروف بالسمین الحلبی المتوفی ۷۵۶ھ
دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان-/طبع　۱۹۹۶ء

۱۰۱۔ مسند ابی یعلی الموصلی
للامام الحافظ احمد بن علی بن المثنی التیمی المتوفی ۳۰۷ھ
تحقیق: حسین سلیم اسد
دارالثقافۃ العربیۃ دمشق/طبع　۱۹۹۲ء

۱۰۲۔ المنجد　للوئیس مالوف-

۱۰۳۔ موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان
للحافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی
تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی
دارالثقافۃ العربیۃ دمشق-بیروت-/الطبعۃ الاولی ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء

۱۰۴۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر
للعلامۃ المحدث محمد عبدالروف المناوی المتوفی ۱۰۳۱ھ

دارالمعرفۃ بیروت-لبنان

۱۰۵۔ الاذکارالمنتخبۃ من کلام سیدالابرار
الامام الحافظ محیی الدین ابی زکریا یحیی بن شرف النووی
دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان

۱۰۶۔ جامع العلوم والحکم
لابن رجب الحنبلی

۱۰۷۔ مسندالبزار

۱۰۸۔ سنن الدارقطنی
الامام الحافظ علی بن عمر الدارقطنی المتوفی ۳۸۵ھ
تحقیق: الشیخ عادل احمد عبدالموجود
دارالمعرفۃ بیروت-لبنان/طبع ۲۰۰۱ء

۱۰۹۔ المحیط فی اللغۃ

۱۱۰۔ المعجم الوسیط
ابراہیم مصطفی ، احمد حسن الزیات ،حامد عبدالقادر،محمد علی النجار
المکتبۃ الاسلامیۃ استنبول-ترکیا-

۱۱۱۔ کتاب تہذیب التہذیب
لشیخ الاسلام شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۴ھ
نشر السنۃ الفضل مارکیٹ ملتان

۱۱۲۔ المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح
الحافظ شرف الدین عبدالمؤمنین بن خلف الدمیاطی
مکتبۃ السوادی للنشر والتوزیع

۱۱۳۔ جامع بیان العلم وفضلہ
لابی عمر یوسف بن عبدالبر المتوفی ۴۶۳ھ

تحقیق: ابی الاشبال الزہیری

دار ابن الجوزی - ریاض / جدہ / طبع ۱۹۹۸ء

۱۱۴۔ ہکذا یعلم الربانیون

محمد ادیب الصالح

المکتب الاسلامی - بیروت - / طبع ۲۰۰۷ء

۱۱۵۔ مسند الحمیدی

لامام ابی بکر عبداللہ بن الزبیر القریشی

تحقیق حسین سلیم اسد الدارانی

دار المامون للتراث / دار المغنی للنشر والتوزیع

۱۱۶۔ المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیۃ

لامام الحافظ شہاب الدین ابی الفضل احمد بن محمد ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ

تحقیق: ابی بلال غنیم بن عباس بن غنیم

دار الوطن / طبع ۱۹۹۷ء

۱۱۷۔ تاریخ دمشق

الامام العالم الحافظ ابی القاسم علی بن الحسن ابن ھبۃ اللہ بن عبداللہ الشافعی المعروف بابن عساکر المتوفی ۵۷۱ھ

تحقیق: ابی سعید عمر بن غرامۃ العمری

دار الفکر للطباعت والنشر والتوزیع / طبع ۱۹۹۵ء

۱۱۸۔ نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور

الامام برھان الدین ابی الحسن ابراہیم بن عمر البقاعی المتوفی ۸۸۵ھ

دار الکتب العلمیۃ بیروت - لبنان - / طبع ثانیہ ۲۰۰۶ء

۱۱۹۔ تفسیر المنار

محمد رشید رضا

دار المعرفۃ بیروت - لبنان

۱۲۰۔ البدایہ والنھایہ

للامام الحافظ المفسر ابن کثیر الدمشقی المتوفی ۷۷۴ھ

المکتبۃ القدوسیۃ لاھور/الطبعۃ الاولی ۱۴۰۴ھ/۱۹۹۴ء

۱۲۱۔ کنوز الدعوۃ الی اللہ واسرارھا

الشیخ یوسف خطار محمد

تنفیذ: مطبعۃ نضر۔دمشق۔حلبۃ۔جانب جامع الطاووسیۃ

۱۲۲۔ احیاء علوم الدین

لامام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ

دارالفکر دمشق/طبع ۲۰۰۶ء

۱۲۳۔ صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ

محمد ناصر الدین الالبانی

المکتب الاسلامی بیروت/الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۸۸ء

۱۲۴۔ حرمۃ اھل العلم

محمد احمد اسماعیل المقدم

دارالعقیدۃ الاسکندریہ/الطبعۃ السابعۃ ۲۰۰۵ء

۱۲۵۔ سیر اعلام النبلاء

لامام ابی عبداللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذھبی ۷۴۸ھ

بیت الافکار الدولیۃ

۱۲۶۔ تفسیر ابن کثیر

للامام ابی الفداء عماد الدین الحافظ ابن کثیر ۷۷۴ھ

مکتبہ دارالسلام

۱۲۷۔ الجامع لاحکام القرآن تفسیر القرطبی

لابی عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی

تحقیق: عبد الرزاق المھدی/ دار الکتب العربی بیروت

الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۹۹ء

۱۲۸۔ تنبیہ الغافلین

لامام محیی الدین ابی زکریا احمد بن ابراہیم ابن النحاس الدمشقی

مکتبۃ عباد الرحمٰن مصر/ الطبعۃ الاولی ۲۰۰۲ء

۱۲۹۔ المھذب فی اختصار السنن الکبیر

الامام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی الشافعی ۷۴۸ھ

تحقیق: ابی تمیم یاسر بن ابراہیم

دار الوطن للنشر/ الطبعۃ الاولی ۲۰۰۱ء

۱۳۰۔ مدارج السالکین

لابن قیم الجوزیۃ ۷۵۱ھ

دار التوزیع والنشر الاسلامیۃ/ الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۳ء

۱۳۱۔ مختصر قیام اللیل

لابی عبد اللہ محمد بن نصر المروزی

حدیث اکادمی فیصل آباد

۱۳۱۔ الاحادیث المختارۃ

ضیاء الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن الحنبلی المقدسی ۶۴۳ھ

مکتبۃ الاسلامی مکتبۃ المکرمۃ/ الطبعۃ الخامسۃ ۲۰۰۸ء

۱۳۲۔ سو بڑی زاہد خواتین اور ان کی سردار فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مفتی ثناء اللہ محمود

بیت العلوم لاہور

۱۳۳۔ سو بڑے زاہدین

محمد صدیق المنشاوی/ ترجمہ مفتی ثناء اللہ محمود

بیت العلوم لاہور

۱۳۴۔ مجمع الاحباب
للشیخ الامام العالم الورع الشریف محمد بن الحسن بن عبداللہ الحسینی الواسطی ۷۷۶ھ
دارالمنھاج /الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۸ء

۱۳۵۔ نزھۃ الفضلاء تہذیب سیر اعلام النبلاء للامام الذھبی شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی
لمحمد بن حسن بن عقیل موسی الشریف
دار ابن کثیر بیروت دمشق
الطبعۃ الاولی ۲۰۰۷ء

۱۳۶۔ صلاح الامۃ فی علو الھمۃ
للدکتور سید بن حسین العفانی
مؤسسۃ الرسالۃ /الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۳ء

۱۳۷۔ رہبان اللیل
للدکتور سید بن حسین العفانی
دار الکیان الریاض /طبع ۲۰۰۴ء

۱۳۸۔ کتاب التھجد لابن ابی الدنیا
للحافظ الامام ابی بکر عبداللہ بن محمد القرشی ۲۸۱ھ
المکتبۃ العصریۃ بیروت /الطبعۃ الاولی ۲۰۰۶ء

۱۳۹۔ الآداب الشرعیۃ
للامام العلامۃ شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن مفلح المقدسی الحنبلی
تحقیق: بشیر محمد عیون
مکتبۃ دار البیان الطبعۃ الاولی ۲۰۰۷ء

۱۴۰۔ موسوعۃ نضرۃ النعیم فی مکارم اخلاق الرسول الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لصالح بن عبداللہ بن حمید امام وخطیب الحرم المکی و

عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ملوح

مؤسسۃ دارالوسیلۃ للنشر والتوزیع/الطبع ۱۹۹۸ء

۱۴۱۔ صفوۃ الصفوۃ

للامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن الجوزی

تحقیق: احمد بن علی

دارالحدیث القاہرۃ/الطبع ۲۰۰۰ء

۱۴۲۔ المنتخب من مسند عبد بن حمید

لابی محمد عبد بن حمید الکسی ۲۴۹ھ

مکتبۃ ابن عباس/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۹ء

۱۴۳۔ الفوائد الغراء من تھذیب سیر اعلام النبلاء

للشریف فہد بن احمد المھدلی

۱۴۴۔ کتاب الزھد

للامام ھناد بن السری الکوفی المتوفی ۲۴۳ھ

تحقیق: عبدالرحمٰن بن عبدالجبار

دارالخلفاء للکتاب الاسلامی/الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۸۵ء

۱۴۵۔ کتاب الزھد

للامام ابی عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ

تحقیق: الشیخ محمد احمد عیسیٰ

دارالغد الجدید المنصورۃ/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۵ء

۱۴۶۔ موت کے سائے

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

رحمانیہ دارالکتب/الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۸۲ء

۱۴۷۔ عالم برزخ
عبد الرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی
رحمانیہ دار الکتب/الطبعۃ الثالثۃ ۲۰۰۰ء

۱۴۸۔ احوال القبور
لعبد الحمید کشک

۱۴۹۔ المعجیات

۱۵۰۔ کتاب القبور
للحافظ ابن ابی الدنیا القرشی المتوفی ۲۸۱ھ
مکتبۃ الغرباء الاثریۃ/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۰ء

۱۵۱۔ این نحن من ھؤلاء
لعبد الملک القاسم
دار القاسم الریاض

۱۵۲۔ مجالس الابرار

۱۵۳۔ رحلۃ الخلود والدار الآخرۃ
للدکتور مصطفیٰ مراد
دار الفجر للتراث خلف الجامع الازھر/ طبع ۲۰۰۵ء

۱۵۴۔ سکب العبرات للموت والبشر والسکرات
للدکتور سید بن حسین العفانی
مکتبۃ معاذ بن جبل/الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۴ء

۱۵۵۔ مکاشفۃ القلوب
للامام حجۃ الاسلام محمد الغزالی
ترجمہ: علامہ ابوانس چشتی
ضیاء القرآن پبلی کیشنز/ طبع ۲۰۰۲ء

۱۵۶۔ المنتقٰی من کتاب التذکرۃ باحوال الموتی
لامام ابی عبداللہ محمد بن احمد القرطبی المتوفی ۶۷۱ھ
مکتبۃ دار المنھاج / الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۶ھ

۱۵۷۔ شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور
للحافظ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ
تحقیق: یوسف علی بدیوی
دار ابن کثیر دمشق / الطبعۃ الرابعۃ ۲۰۰۵ء

۱۵۸۔ دیوان ابی العتاھیۃ
دار الکتاب العربی / الطبعۃ الرابعۃ ۲۰۰۵ء

۱۵۹۔ تاریخ الاسلام للذھبی
للحافظ المؤرخ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ
تحقیق: الدکتور عمر عبدالسلام تدمری
دار الکتاب العربی / الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۲ء

۱۶۰۔ لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف
للحافظ ابن رجب الحنبلی
دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان / طبع ۱۹۹۷ء

۱۶۱۔ خزائن العرفان فی تفسیر القرآن
ترجمہ: حضرت امام احمد رضا خان بریلوی
تفسیر: حضرت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی
اتفاق پبلی کیشنز

۱۶۲۔ احوال الابرار عند الاختصار

۱۶۳۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد
محمد بن سعد بن منیع الزھری المتوفی ۲۳۰ھ

داراحیاءالتراث العربی/طبع ۱۹۹۶ء

۱۶۴۔ کتاب المحتضرین لابن ابی الدنیا

لابی بکر عبداللہ بن محمد ابن ابی الدنیا المتوفی ۲۸۱ھ

تحقیق: محمد خیر رمضان یوسف

دارابن حزم/الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۰ء

۱۶۵۔ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال

للحافظ المتقن جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی المتوفی ۷۴۲ھ

تحقیق: الدکتور بشار عواد معروف

مؤسسۃ الرسالۃ/الطبعۃ الاولی ۱۹۹۲ء

۱۶۶۔ تاریخ بغداد او مدینۃ السلام

للحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی المتوفی ۴۶۳ھ

دارالباز للنشر والتوزیع

۱۶۷۔ معالم التنزیل

للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی الشافعی المتوفی ۵۱۶ھ

تحقیق: عبدالرزاق المھدی

داراحیاءالتراث العربی/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۵ء

۱۶۸۔ الزھد والرقائق لابن المبارک

للامام شیخ الاسلام عبداللہ بن المبارک المروزی

تحقیق: الشیخ احمد فرید

دارالعقیدہ/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۴ء

۱۶۹۔ کتاب الروح

للعلامۃ الحافظ ابن قیم الجوزیۃ المتوفی ۷۵۱ھ

ترجمہ: محمد شریف نوری نقشبندی

شبیر برادرز/الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۷ء

۱۷۰۔ کتاب الروح

للعلامۃ الحافظ ابن قیم الجوزیۃ المتوفی ۷۵۱ھ

دارالمعرفۃ بیروت۔لبنان/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۳ء

۱۷۱۔ عمل الیوم واللیلۃ

لابی بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم المعروف بابن السنی

تحقیق: حلمی بن محمد بن اسماعیل الرشیدی

دارالکلم البصرۃ الاسکندریہ/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۶ء

۱۷۲۔ کتاب الدعاء

للامام ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: سامی انور جاھین/دارالحدیث القاہرہ

الطبع: ۲۰۰۷ء

۱۷۳۔ کتاب الدعاء

للامام ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: الدکتور محمد بن محمد حسن البخاری

مکتبہ: دارالبشائر الاسلامیہ/الطبع: ۱۹۸۷ء

۱۷۴۔ جامع صحیح الاذکار

محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبہ دارالمؤید/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۶ء

۱۷۵۔ صحیح الاذکار من کلام خیر الابرار

لابی عبید ماھر بن صالح آل مبارک

مکتبہ: دار علوم السنۃ/الطبعۃ الرابعۃ ۱۹۹۸ء

☆☆☆

# فہرست


| نمبر شمار | موضوعات | صفحہ |
|---|---|---|
| 1 | اخلاص وللّٰہیت یعنی ہر کام اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے اجر وثواب | 15 |
| 2 | اعمال صالحہ نیت صالحہ پر موقوف ہیں | 19 |
| 3 | فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ | 32 |
| 4 | فرمانبردار بندہ | 34 |
| 5 | قبولیتِ عمل کیلئے اخلاص شرط ہے | 37 |
| 6 | فلاح پانے والا | 40 |
| 7 | حلاوۃ الایمان | 50 |
| 8 | ایمان کامل | 52 |
| 9 | جہاد وہی ہے جو کلمۃ اللہ کی بلندی کیلئے ہو | 56 |
| 10 | حسن نیت کے سبب قیام اللیل کا اجر وثواب | 58 |
| 11 | نفس پر زیادہ شاق اخلاص وللّٰہیت | 61 |
| 12 | سراپا اخلاص کی زباں سے نکلی ہوئی بات دلوں پر اثر کرتی ہے | 62 |
| 13 | ہر وہ کام جس سے رضائے الٰہی مقصود نہ ہو وہ بے کار ہے | 63 |
| 14 | بندہ جب خلوص دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے | 64 |
| 15 | اخلاص کے سبب ایک نیکی کا اجر وثواب سات سو نیکی تک | 65 |
| 16 | حسن نیت سے سخیوں کا مرتبہ پانے والا | 69 |

| | | |
|---|---|---|
| 17 | خفیہ طور پر کیا گیا صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ | 75 |
| 18 | سیدنا زین العابدین بن سیدنا الحسین بن سیدنا علی۔رضی اللہ عنہم۔ | 77 |
| 19 | حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی پر خلوص سخاوت و دریا دلی کا راز ان کے وصال مبارک کے بعد عیاں ہوا | 79 |
| 20 | اخلاص کا فیض عام | 81 |
| 21 | حسد و بغض سے پاک | 85 |
| 22 | اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا گیا عمل پہاڑ سر کا دیتا ہے | 90 |
| 23 | غنا کی دولت سے لبریز | 100 |
| 24 | ہر عملِ صالح کا اجر پانے والا | 107 |
| 25 | امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد واعانت | 113 |
| 26 | حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں | 118 |
| 27 | رحمتِ الٰہی سے لبریز | .125 |
| 28 | اللہ تعالیٰ کی نظر کرم میں | 127 |
| 29 | اللہ تعالیٰ کا محبوب | 130 |
| 30 | حشر و نشر نیتوں پر | 133 |
| 31 | ظلِ الٰہی میں | 138 |
| 32 | عذاب الٰہی سے محفوظ ابدی انعامات سے سرور | 141 |
| 33 | اخلاص تمام نیکیوں کا جامع ہے | 145 |
| 34 | نیت صالحہ ہر چھوٹے بڑے کام میں | 153 |
| 35 | اخلاص چھوٹے عمل کو بڑا بنا دیتا ہے | 154 |
| 36 | سلطان الاولیاء کا اخلاص | 157 |
| 37 | حسن عمل سے آراستہ مومن کا اجر و ثواب ضائع نہیں ہوتا | 159 |

| | | |
|---|---|---|
| 38 | اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا مشتاق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے عبادت کرے | 161 |
| 39 | امام الاولیاء حضرت خواجہ حاتم اصم رحمہ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی | 163 |
| 40 | آخرت کو مدنظر رکھنے والا اخلاص سے آراستہ ہوتا ہے | 166 |
| 41 | ہر قول وفعل اللہ تعالیٰ کیلئے کرنے والا خیر و بھلائی سے آراستہ ہوتا ہے | 168 |
| 42 | حضرت منصور بن معتمر - رحمۃ اللہ علیہ - | 173 |
| 43 | حضرت محمد بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ | 175 |
| 44 | حضرت ایوب سختیانی - رحمۃ اللہ علیہ - | 177 |
| 45 | اللہ تعالیٰ کو مطلوب کثرتِ عمل نہیں بلکہ حُسنِ عمل | 178 |
| 46 | اللہ تعالیٰ کا حکم عبادت اخلاص سے کیجئے | 180 |
| 47 | اللہ تعالیٰ کو قربانی کا گوشت مطلوب نہیں بلکہ اسکی بارگاہ میں تقویٰ دیکھا جاتا ہے | 181 |
| 48 | اللہ تعالیٰ ہر انسان کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے | 182 |
| 49 | اخلاص سے آراستہ عمل کے ذریعے جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں | 187 |
| 50 | مسجد کی طرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کی نیت سے چلنے والے کا ہر قدم درجہ بلند کرتا ہے، ہر قدم گناہ مٹاتا ہے | 194 |
| 51 | سراپا اخلاص اپنے اعمال کو کوئی وقعت نہیں دیتے | 197 |
| 52 | سراپا اخلاص کا وجود وہ پھول ہے اسے ارادت سے سونگھنے والا اللہ تعالیٰ کا مشتاق بن جاتا ہے | 200 |
| 53 | حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نظر رحمت سے صحابہ کرام سراپا اخلاص بن گئے | 202 |
| 54 | اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے لا الٰہ الا اللہ کہنے والا آگ پر حرام ہے | 206 |
| 55 | صالحین کی صحبت اخلاص عطا کرتی ہے | 212 |
| 56 | سراپا اخلاص علماء حاکمان وقت سے دور رہتے ہیں | 213 |
| 57 | مخلص آدمی اللہ تعالیٰ کا سچا بندہ ہے | 214 |
| 58 | دل کا رونا آنکھ کے رونے سے افضل و برتر ہے | 215 |

| | | |
|---|---|---|
| 59 | رات کی تاریکی میں ادا کیے گئے نوافل جنت لے جاتے ہیں | 216 |
| 60 | جو رات کی تاریکی میں اللہ کو یاد نہ کرے وہ علم دین کے لائق نہیں | 217 |
| 61 | حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وصیت مبارکہ حضرت ابوالعالیہ کو | 219 |
| 62 | اقتدار کا طلبگار فلاح نہیں پا سکتا | 220 |
| 63 | شہرت کا خواہش مند مخلص نہیں ہو سکتا | 221 |
| 64 | ریا کار کے اعمال باطل ہیں | 222 |
| 65 | ریا کار کا عمل برباد ہے | 223 |
| 66 | ریا کار کی ریا کاری ایک دن عیاں ہو جاتی ہے | 225 |
| 67 | ریا کار کا کوئی ٹھکانہ نہیں | 227 |
| 68 | **سنت مبارکہ اہمیت وفضیلت** | 231 |
| 69 | اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت فرض ہے | 237 |
| 70 | حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت فرض ہے | 240 |
| 71 | قرآن کریم کا فیصلہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کیجئے | 241 |
| 72 | حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی زبان اقدس سے نکلنے والا کلام وحی الہی ہے | 243 |
| 73 | قرآن کریم کی طرح سنت بھی منزل من اللہ ہے | 244 |
| 74 | حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا ہے | 247 |
| 75 | حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جو حکم دیں وہ حسب استطاعت فرض وضروری ہے | 248 |
| 76 | متابعت سنت نفس پر بڑی شاق ہے | 251 |
| 77 | اسلام سنت ہے اور سنت اسلام ہے | 253 |
| 78 | سنت مصطفی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر کسی اور کو فوقیت نہ دو | 255 |
| 79 | سب سے بہتر طریقہ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا طریقہ ہے | 258 |

| | | |
|---|---|---|
| 80 | حضرت عمر بن عبدالعزیز اور سنت کی اہمیت | 260 |
| 81 | حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ غایت درجہ متبع سنت تھے | 262 |
| 82 | خلفاء راشدین کا طریقہ سنت مصطفیٰ ہی ہے | 264 |
| 83 | حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی سنت مبارکہ اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت سب پر لازم ہے | 268 |
| 84 | حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت سنتِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- مدنظر رہے | 271 |
| 85 | یہ امت بنی اسرائیل کی طرح فرقوں میں بٹ جائے گی نجات وہ پائے گا جو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اور آپ کے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کے طریقہ مبارکہ پر ہوگا | 273 |
| 86 | صحابہ کرام کے نظریات اور طریقے سے بالشت بھر جدا ہونے والا اسلام کی رسی سے نکل جاتا ہے | 275 |
| 87 | حضرت عمر بن عبدالعزیز اور سنت | 277 |
| 88 | عامل بالسنۃ حضرت عبداللہ بن عمر -رضی اللہ عنہما | 279 |
| 89 | سنت پر عمل جنون کی حد تک | 281 |
| 90 | حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سب سے زیادہ عالم باللہ ہیں | 282 |
| 91 | حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشادات میں سے ایک لفظ بدلنا بھی روا نہیں | 285 |
| 92 | حضرت محمد بن سیرین -رحمۃ اللہ علیہ- کے ہاں سنت کی اہمیت | 288 |
| 93 | حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا ہدایت یافتہ ہے | 291 |
| 94 | وصف ایمان سے متصف | 293 |
| 95 | حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی ذات اقدس تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے | 294 |
| 96 | حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علاوہ ہر آدمی کا قول قبول اور رد ہو سکتا ہے | 295 |
| 97 | امام ابن ابی ذئب -رحمہ اللہ- اور سنت مبارکہ | 296 |
| 98 | ایمان واسلام حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی عطاوکرم نوازی سے ہے | 298 |
| 99 | ایمان حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نظر کرم سے | 303 |
| 100 | کتاب وسنت قیامت تک اکٹھے رہیں گے | 309 |

| | | |
|---|---|---|
| 101 | سنتِ رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بغیر دین نامکمل ہے | 311 |
| 102 | حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا حرام کیا ہوا ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے | 314 |
| 103 | حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے معجزہ کا ظہور | 317 |
| 104 | حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے حواری -خاص لوگ اصحاب سنت ہیں | 319 |
| 105 | محدثین کرام خاندان نبوت سے ہیں | 321 |
| 106 | صحابہ کرام اور تابعین عظام کی معیت وصحبت | 322 |
| 107 | حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین کی صحبت میں | 325 |
| 108 | حضرت حذیفہ بن الیمان -رضی اللہ عنہ- کے ہاں سنت کی اہمیت | 327 |
| 109 | عاملین بالسنۃ قیامت تک رہیں گے | 329 |
| 110 | حق والے قرآن وسنت والے قیامت تک باقی رہیں گے | 331 |
| 111 | سنت پر عمل کرنے والے مخالفت کے باوجود قائم رہیں گے | 334 |
| 112 | اللہ تعالیٰ کے حکم پر مضبوطی سے قائم رہنے والے ہمیشہ رہیں گے | 337 |
| 113 | سنت کی حفاظت کرنے والا زمین میں حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا امین ہے | 339 |
| 114 | عامل بالسنۃ -سنتِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر عمل کرنے والے- حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پہلو میں | 341 |
| 115 | اے اہل سنت! پھیل جایئے اور سنت کا نور بکھیر دیجئے | 343 |
| 116 | صاحب سنت کو سلام پہنچا دیجئے | 345 |
| 117 | اسلام اور سنت پر مرنے والا ہر قسم کی خیر وبھلائی ساتھ لے گیا | 347 |
| 118 | حضرت ایوب سختیانی -رحمۃ اللہ علیہ- کا ارشاد عامل بالسنۃ کی وفات سے گویا میرے جسم کا ایک ٹکڑا گم ہو جاتا ہے | 349 |
| 119 | کامیاب وکامران | 351 |
| 120 | کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر کاربند کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگا | 353 |
| 121 | حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا انبیاء وصدیقین اور شھداء | 355 |

| | | |
|---|---|---|
| | وصالحین کی معیت میں | |
| 122 | ہدایت کی طرف بلانے والے کو اتنا ہی اجر وثواب ملتا ہے جتنا اس پر عمل کرنے والوں کو ملتا ہے | 357 |
| 123 | سنت کی دعوت دینے والے کو دیکھنا عبادت ہے | 359 |
| 124 | مرنے والے کی وصیت سنت کو لازم پکڑیے | 361 |
| 125 | اتباع سنت اس دور میں جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے | 364 |
| 126 | حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور اس کے گناہوں کی مغفرت ہے | 366 |
| 127 | حضرت ابی بن کعب -رضی اللہ عنہ- کے ہاں سنت کی اہمیت | 368 |
| 128 | حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا اللہ کے عذاب سے نجات پانے والا ہے | 371 |
| 129 | قیامت کے دن اہل سنت کے چہرے روشن ہونگے | 374 |
| 130 | اتباع سنت کے سبب بلند درجات اور منازل ابدا رتک رسائی | 376 |
| 131 | عامل بالسنۃ کو پچاس شہیدوں کے برابر اجر وثواب | 379 |
| 132 | شہید کے لئے چھ اعزازات | 382 |
| 133 | وصول الی اللہ اللہ کی توفیق سے اور اتباع سنت سے | 386 |
| 134 | حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا طریقہ مبارکہ سیدھا جنت لے جاتا ہے | 390 |
| 135 | حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا مطیع جنت جائے گا | 392 |
| 136 | حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- ہی فرق ہیں لوگوں کے درمیان | 394 |
| 137 | اللہ اور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا ایسی جنتوں میں داخل ہوگا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں اور وہ جنتوں میں ابدالآباد تک رہے گا | 398 |
| 138 | قصہ گوئی کا سنت سے کوئی تعلق نہیں | 401 |
| 139 | غرور وتکبر کی بنا پر سنت کو نظر انداز کرنے والے کا انجام | 403 |
| 140 | نماز میں صف سیدھی رکھنا سنت ہے اس کی مخالفت سے چہرے بگڑنے کا خدشہ | 405 |
| 141 | رات سونے سے پہلے آگ بجھانا سنت ہے | 408 |

| | | |
|---|---|---|
| 142 | انگلی پر کنکری رکھ کر مارنے کی ممانعت | 410 |
| 143 | گرا ہوا لقمہ شیطان کیلئے نہ چھوڑیئے | 413 |
| 144 | سنتِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو چھوڑنے والے قیامت کے دن رُسوا ہوں گے | 416 |
| 145 | سنت کی مخالفت کرنے والے عذاب کے حق دار ہیں | 420 |
| 146 | احادیث موضوعہ -من گھڑت احادیث- سے بچئے | 421 |
| 147 | علماء کرام موضوع احادیث کو الگ کر دیتے ہیں | 422 |
| 148 | بدعت اختیار کرنے والی قوم سنت سے محروم ہو جاتی ہے | 424 |
| 149 | اصحاب بدعت حدیث پاک سے نفرت کرتے ہیں | 425 |
| 150 | قرآن وسنت کی خدمت کرنے والے علما کا نام حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے رجسٹر میں درج ہے | 427 |
| 151 | خدمت حدیث میں دس لاکھ درہم خرچ کر دیئے | 429 |
| 152 | محدثین کرام رضی اللہ عنہم کے چہرے نور سے جگمگاتے ہیں | 430 |
| 153 | محدثین کرام -رحمۃ اللہ علیہم اجمعین- کی زبانیں بڑی بابرکت ہیں | 431 |
| 154 | حصول علم حدیث کیلئے طویل سفر | 434 |
| 155 | اطاعت رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- فرض ہے | 436 |
| 156 | حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرو اللہ کے محبوب بن جاؤ گے | 437 |
| 157 | سنت کا نور بکھیرنے والا عالم بادشاہوں سے افضل ہے | 438 |
| 158 | قبر میں جب منکر نکیر آتے ہیں اس وقت محدثین گھبراہٹ سے محفوظ رہتے ہیں | 440 |
| 159 | احادیث مبارکہ سونے کے پانی سے لکھی جاتی ہیں | 442 |
| 160 | امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری -رحمۃ اللہ علیہ- کی مجلس میں بیس ہزار سے زائد لوگ شریک ہوتے تھے | 443 |
| 161 | احادیث مبارکہ لکھنے والا حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اور صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کی معیت میں | 444 |
| 162 | حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی احادیث سے محبت کرنے والوں کی نظر رخ انور پر رہتی ہے | 446 |

| | | |
|---|---|---|
| 163 | اہل سنت کی قبریں جنت کے باغ ہیں اور اہل بدعت کی قبریں جہنم کے گڑھے ہیں | 448 |
| 164 | سنت کا علم رکھنے والے قابل زیارت ہیں | 450 |
| 165 | حدیث پاک کی دعوت دینے والے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی زیارت کرتے ہیں | 452 |
| 166 | محدثین کیلئے ان کے وصال کے بعد عرش کے نیچے کرسی بچھائی جاتی ہے اور ان پر ہیرے ، جواہرات نچھاور کیے جاتے ہیں | 454 |
| 167 | درس حدیث دینے والوں کیلئے ان کی ہر مجلس کے عوض جنت میں محل بنایا جاتا ہے | 456 |
| 168 | محدثین کرام کی تصانیف نور میں لپیٹ کر آسمان میں بلند کی جاتی ہیں | 457 |
| 169 | جو سر سے لے کر پاؤں تک سنت میں ڈوبا ہوا اس کے کپڑوں کو بھی آگ نہیں جلاتی | 458 |
| 170 | سنت مبارکہ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے والوں پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت | 460 |
| 171 | عامل بالسنہ کا قلم جس کاغذ پر چلے وہ کاغذ بھی جلنے سے محفوظ رہتا ہے | 463 |
| 172 | جن کی زندگی کے شب وروز خدمت حدیث میں بسر ہوں ان کے مزارات بھی سیلاب میں غرق نہیں ہوتے | 465 |
| 173 | عامل بالسنہ مستجاب الدعوات ہیں | 467 |
| 174 | امام اہل سنت کی روح کے استقبال کیلئے آسمان والوں نے جھنڈے لہرائے | 468 |
| 175 | محدثین کی قبر سے نور نکل کر آسمان تک پھیلتا ہے | 470 |
| 176 | قیامت کے دن اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے | 472 |
| 177 | بدعات وضلالات کے راستے حق سے پھرے ہوئے ہیں | 473 |
| 178 | مختلف فرقوں اور بدعات کا راستہ جہنم جاتا ہے | 475 |
| 179 | خلاف سنت عبادت میں جتنی بھی محنت کی جائے سب رائگاں ہے | 476 |
| 180 | ہر نئے سال بدعات کو رواج دیا جاتا ہے اور سنت کو مٹایا جاتا ہے | 478 |
| 181 | صاحب بدعت عبادت میں جتنی محنت کرتا ہے اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے | 479 |
| 182 | ہدایت وسنت کے راستہ پر چلئے راہ سنت پر چلنے والوں کی قلت سے نہ گھبرائیے | 480 |
| 183 | صاحب بدعت کی صحبت دل کو بیمار کر دیتی ہے | 481 |
| 184 | وہی قول وعمل قبول ہے جو سنت کے موافق ہو | 483 |

| | | |
|---|---|---|
| 185 | صاحب بدعت کی کوئی عبادت قبول نہیں نہ نماز، نہ روزہ، نہ حج، نہ زکوۃ، نہ صدقہ اور نہ جہاد | 484 |
| 186 | صاحب بدعت جس راستے سے آرہا ہو وہ راستہ بدل لیجئے | 486 |
| 187 | صاحب بدعت کے ہمنشین سے اللہ تعالٰی کی حفاظت ختم ہوجاتی ہے اور اسے اس کے نفس کے سپرد کردیا جاتا ہے | 487 |
| 188 | موت صاحب سنت کیلئے عزت وکرامت ہے | 488 |
| 189 | حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کی سنت پر کاربند رہنے کی دعا | 490 |
| 190 | صاحب بدعت کے پاس بیٹھنے والا حکمت سے محروم رہتا ہے | 491 |
| 191 | حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ ترک کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی | 492 |
| 192 | اتباع سنت اللہ تعالٰی کی محبت کی نشانی ہے | 494 |
| 193 | سنت مبارکہ کونظر انداز کرنا فتنہ وفساد کا موجب ہے | 495 |
| 194 | توحید ترک کرنے والا شرک میں سنت ترک کرنے والا بدعت میں طاعت ترک کرنے والا معصیت میں گرفتار ہوجاتا ہے | 497 |
| 195 | طریقت جس پر شریعت کی مہر نہ ہو کفر ہے | 499 |
| 196 | وصول الی اللہ سنت مبارکہ پر موقوف ہے | 500 |
| 197 | ہر عمل کی مقبولیت کیلئے سنت کے موافق ہونا شرط ہے | 502 |
| 198 | طریقت غفلت، گناہ، بدعات اور ضلالات سے بچنے کا نام ہے | 503 |
| 199 | صاحب طریقت کیلئے سنت مبارکہ کی پیروی لازم ہے | 504 |
| 200 | حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب کی رعائت نہ رکھنے والا اللہ کا ولی نہیں ہوسکتا | 506 |
| 201 | ہوا میں اڑنے والا آدمی اگر شریعت کی پاسداری نہیں کرتا اس کا طریقت سے کوئی تعلق نہیں | 508 |
| 202 | اتباع سنت طریقت کے اصولوں میں سے ہے | 509 |
| 203 | اصحاب طریقت کا وہ کشف قبول نہیں جس پر قرآن وسنت کی مہر نہ ہو | 511 |
| 204 | راہِ سنت چھوڑ کر کیا گیا ہر عمل باطل ومردود ہے | 512 |
| 205 | اصحاب طریقت اپنے اقوال واحوال کو ہر وقت قرآن وسنت پر پرکھتے ہیں | 513 |

| | | |
|---|---|---|
| 206 | وصول الی اللہ کا راستہ سوائے سنت مبارکہ کی پیروی کے کوئی نہیں | 515 |
| 207 | معرفت قرآن وسنت سے مقید ہے | 516 |
| 208 | معرفت وحقیقت وہی ہے جو قرآن وسنت سے مقید ومشید ہے | 517 |
| 209 | محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتباع سنت سے | 518 |
| 210 | حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کا وقت نزع خلاف سنت امر پر تنبیہ | 519 |
| 211 | سنت مبارکہ کو لازم پکڑنے والے کی زبان حکمت سے لبریز ہوتی ہے | 520 |
| 212 | احکام الٰہیہ کی بجا آوری میں سب سے زیادہ مجاہدہ کرنے والا اور سنت مبارکہ پر سب سے زیادہ کاربند ہی سب سے بڑا عارف باللہ ہے | 522 |
| 213 | اتباع سنت سے آراستہ کی فراست خطا نہیں کھاتی | 523 |
| 214 | حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں | 524 |
| 215 | حقیقی صبر کتاب وسنت پر کاربند رہنا ہے | 525 |
| 216 | شریعت مطہرہ کی حرام اشیاء کو حلال سمجھنے والا جہنم کا سزاوار ہے | 526 |
| 217 | محدثین کرام اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت میں | 527 |
| 218 | محدثین کرام پر اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت | 529 |
| 219 | طالب علم حدیث اور دوسرے لوگ برابر نہیں | 533 |
| 220 | احادیث مبارکہ بیان کرنے والا بادشاہوں سے افضل ہے | 534 |
| 221 | محدثین کرام ہی صراطِ مستقیم پر ہیں | 535 |
| 222 | احادیث مبارکہ آفات سے بچاؤ کیلئے قلعہ اور ڈھال ہیں | 537 |
| 223 | احادیث مبارکہ میں ہی راحت وسکون کا سامان ہے | 539 |
| 224 | حدیث وفقہ کے علاوہ ہر علم وسوسہ ہے | 540 |
| **225** | **حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحیِ الٰہی** | **543** |
| 226 | وحی کی ابتداء غار حراء میں | 545 |

| 227 | آسمان وزمین کے درمیان وحی والے فرشتے کا کرسی پر بیٹھنا | 550 |
|---|---|---|
| 228 | حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی الٰہی | 553 |
| 229 | نزول وحی کے وقت زبان کو حرکت نہ دینا | 556 |
| 230 | حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت جبریل امین علیہ السلام کا رمضان المبارک میں قرآن کریم کا دور کرنا | 559 |
| 231 | حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی ہرقل۔شاہِ روم کی زبان سے | 561 |
| 232 | نزول وحی کے وقت سر اقدس کا جھک جانا | 573 |
| 233 | نزول وحی کے وقت تکلیف ہونا اور چہرہ انور کا رنگ متغیر ہونا | 574 |
| 234 | نزول وحی کے وقت چہرہ انور کا رنگ سرخ ہونا اور لمبے سانس جیسی آواز آنا | 577 |
| 235 | نزول وحی کے وقت جسم اطہر کا سخت بھاری ہو جانا | 580 |
| 236 | مصادر ومراجع | 583 |
| 237 | فہرست | 608 |